لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ (الشورى: ١١)

أَحْسَنُ الْبَيَانِ فِي تَنْزِيهِ اللّٰهِ عَنِ الْجِهَةِ وَالْمَكَانِ

اللہ تعالیٰ بغیر جہت اور مکان کے موجود ہیں

مؤلف

حضرت مولانا ابو حفص اعجاز احمد اشرفی مدظلہ

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں)

نام کتاب	أحسن البيان في تنزيه الله عن الجهة والمكان اللہ تعالیٰ بغیر جہت اور مکان کے موجود ہیں
مصنف	مولانا ابو حفص اعجاز احمد اشرفی حفظہ اللہ
صفحات	384
طبع اول	رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ مطابق جولائی ۲۰۱۵ء
باہتمام	اعجاز احمد اشرفی

ملنے کے پتے

1۔مکتبۃ الفرقان اردو بازار گوجرانوالہ فون 055-4212716; 0333-4264487
2۔جامعۃ الطیبات للبنات اصلاحات گلی نمبر 4، ... گوجرانوالہ فون 0333-8150875
3۔قاری محمود اختر مسجد شاہ جمال ، جی ٹی روڈ گکھڑ فون 0300-6440651
4۔الکتاب، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور 0333-4380926
042- 37124803
5۔اسلامی کتاب گھر گلی جامع مسجد نور والی (نصرۃ العلوم) ، فاروق گنج، گوجرانوالہ
فون 0554448100 ;03338165702 ;0321-6432659
7۔مکتبہ نعمانیہ اردو بازار، گوجرانوالہ فون 055-4235072 0321-7475072

انتساب

پیر طریقت، رہبر شریعت، امام اہل سنت، مُحیی السُّنّۃ

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا

محمد سرفراز خان صفدرؒ

(المتوفی ۱۴۳۰ھ)

کے نام

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ان کے بلندیٔ درجات کا باعث بنائے۔ آمین!

اعجاز احمد اشرفی

اظہار تشکر

مصنف تہ دل سے حضرت مولانا سجاد الحجابی مدظلہ العالی (خادم الحدیث الشریف۔ مردان) کے تعاون اور حوصلہ افزائی کا مشکور ہے۔ حضرت مولانا سجاد الحجابی مدظلہ العالی کے خصوصی تعاون سے ان کے دو مقالے اور درج ذیل کتب میسر ہوئیں۔

١ حضرت امام رازی کی کتاب "اساس التقدیس فی علم الکلام"

٢ حضرت امام غزالی کی کتاب "الاقتصاد فی الاعتقاد"

٣ حضرت قاضی بدر الدین ابن جماعۃ کی کتاب "التنزیہ فی ابطال حجج التشبیہ"

٤ علامہ شیخ شہاب الدین احمد بن جہبل حلبی کی کتاب "الحقائق الجلیة فی الرد علی ابن تیمیة فیما اوردہ فی الفتوی الحمویة"

٥ سیف بن علی العصری مدظلہ کی کتاب "القول التمام باثبات التفویض مذهبا للسلف الکرام"

٦ شیخ سلیم علوان مدظلہ کی کتاب "تفسیر أولی النهی لقوله تعالی: الرحمن علی العرش استوی"

٧ شیخ خلیل دریان الازہری مدظلہ کی کتاب "غایة البیان فی تنزیه الله عن الجهة والمکان"

٨ شیخ عبد الفتاح بن صالح قدیش الیافعی مدظلہ کی کتاب "التجسیم والمجسمة وحقیقة عقیدة السلف فی الصفات الالهیة"

٩ شیخ سعید عبد اللطیف فودہ مدظلہ کی کتاب "تهذیب شرح السنوسیة ام البراهین"

١٠ حضرت امام بیہقی کی کتاب "القراءة خلف الامام"

اجمالی فہرست: ایک نظر میں

	تفصیلی فہرست	6
	تقریظات	13
1	تقریظ حضرت مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی دامت برکاتہم العالیہ	13
2	تقریظ حضرت مولانا مفتی واجد حسین دامت برکاتہم العالیہ	15
	پیش لفظ	17
باب 1	صفات باری تعالیٰ اور اہل السنۃ والجماعت کے عقائد کا بیان	21
باب 2	اللہ تعالیٰ کے لیے جہت کا ہونا محال ہے	61
باب 3	مسئلہ نزول اور جہت باری تعالیٰ	170
باب 4	صفت فوقیت باری تعالیٰ	235
باب 5	اللہ موجود بلا مکان: اللہ تعالیٰ بغیر مکان کے موجود ہیں	295
باب 6	عقیدہ تجسیم امت مسلمہ میں کیسے داخل ہوا؟	319
باب 7	استواء علی العرش اور جہت فوق کے بارے میں نواب صدیق حسن خانؒ اور دوسرے غیر مقلدین کا عقیدہ اور اس کا رد	356

تفصیلی فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
1	تقریظ حضرت مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی دامت برکاتہم العالیہ	13
2	تقریظ حضرت مولانا مفتی واجد حسین دامت برکاتہم العالیہ	15
	پیش لفظ	17
باب 1	**صفات باری تعالیٰ اور اہل السنت والجماعت کے عقائد کا بیان**	21
1.1	حضرت امام طحاوی (المتوفی ۳۲۱ھ) کے عقائد	21
1.2	حضرت امام عمر بن محمد بن احمد بن اسماعیل، ابو حفص نجم الدین النسفی (المتوفی ۵۳۷ھ) کے عقائد	29
1.3	حضرت شیخ محمد بن علی بن عراق الکنانی الشافعی (المتوفی ۹۳۳ھ) کے عقائد	35
1.4	حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی (المتوفی ۱۲۳۹ھ) کے عقائد	38
1.5	حضرت الشیخ ابی المحاسن محمد القاوقجی الطرابلسی الحنفی الحسنی (المتوفی ۱۳۰۵ھ) کے عقائد	40
باب 2	**اللہ تعالیٰ کے لیے جہت کا ہونا محال ہے**	61
2.1	جہت باری تعالیٰ کے بارے میں اہل السنت والجماعت کا عقیدہ	63
2.1.1	اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی مکان، زمان، جہت اور سمت نہیں	63
2.1.2	حضرت امام ابو الحسن اشعری کی تحقیق	64
2.1.3	حضرت امام قاضی ابو بکر باقلانی کی تحقیق	69
2.1.4	حضرت امام الحرمین جوینی کی تحقیق	71
2.1.5	علامہ شہاب الدین ابن جہبل کلابی کی تحقیق	72

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
2.1.6	حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری کی تحقیق	73
2.2	صفات متشابہات جیسے استواء علی العرش کی تحقیق	74
2.3	آیاتِ استواء	80
2.3.1	"استویٰ" کا معنی	84
2.3.2	"ثم استویٰ علی العرش" کی تفسیر	94
2.4	علو یا استواء میں بعض لوگوں کا غلط عقیدہ	99
2.5	علامہ ابن العربی المالکی (المتوفی ۵۴۳ھ) کی تحقیق	101
2.6	استواء کی مناسب تفسیر استیلاء (غالب ہونا) ہے	107
2.7	استقرار علی العرش کا عقیدہ راہِ صواب سے دور ہے	110
2.8	مکان کو قبول کرنا جہت کے قبول کو لازم ہے	111
2.9	قائلین جہت کا مذہب اور اس کا رد	112
2.9.1	علامہ سیف الدین آمدی (المتوفی ۶۳۱ھ) کی تحقیق	112
2.9.2	علامہ ابن جہبل (المتوفی ۷۳۳ھ) کی تحقیق	114
2.10	اثباتِ جہت کے دلائل اور ان کے جوابات	118
2.10.1	حدیثِ معراج سے دلیل اور اس کا جواب	118
2.10.2	الصعود سے استدلال اور اس کا جواب	118
2.10.3	الفوقیت سے استدلال اور اس کا جواب	122
2.10.4	حدیثِ جاریہ سے استدلال اور اس کا جواب	124
2.10.5	"أأمنتم من في السماء" سے استدلال اور اس کا جواب	135
2.10.5.1	حضرت امام ماتریدی (المتوفی ۳۳۳ھ) کی تحقیق	136
2.10.5.2	حضرت امام نووی (المتوفی ۶۷۶ھ) کی تحقیق	139
2.11	"ینزل ربنا" کے الفاظ سے استدلال اور اس کا جواب	141
2.11.1	علامہ ابن العربی المالکی (المتوفی ۵۴۳ھ) کی تحقیق	146
2.12	"اللہ تعالیٰ جسم و جہت سے منزہ ہیں" کے بارے میں علمائے امت کی تصریحات	149

2.12.1	حضرت امام ابو حنیفہؒ (المتوفی ۱۵۰ھ) کی تحقیق	149
2.12.2	حضرت امام بخاریؒ (المتوفی ۲۵۶ھ) کا عجیب تحقیق	150
2.12.3	حضرت امام طحاویؒ (المتوفی ۳۲۱ھ) کی تحقیق	152
2.12.4	امام محمد بن محمد بن محمود ابو منصور الماتریدیؒ (المتوفی ۳۳۳ھ) کی تحقیق	153
2.12.5	حضرت شیخ عبد القاهر بن طاهر بن محمد بن عبد الله البغدادي التميمي الأسفراييني، أبو منصورؒ (المتوفی ۴۲۹ھ) کی تحقیق	154
2.12.6	حضرت شیخ أبو الحسن سيف الدين علي بن أبي علي بن محمد بن سالم الثعلبي الآمديؒ (المتوفی ۶۳۱ھ) کی تحقیق	155
2.12.7	حضرت شیخ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری الخزرجی شمس الدین القرطبیؒ (المتوفی ۶۷۱ھ) کی تحقیق	157
2.12.8	شیخ ولی الدین ابو زرعہ احمد بن عبد الرحیم العراقیؒ (المتوفی ۸۲۶ھ) کی تحقیق	161
2.12.9	حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (المتوفی ۸۵۲ھ) کی تحقیق	162
2.12.10	علامہ بدر الدین عینیؒ (المتوفی ۸۵۵ھ) کی تحقیق	164
2.12.11	حافظ محمد بن عبد الرحمن سخاویؒ (المتوفی ۹۰۲ھ) کی تحقیق	166
2.12.12	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) کی تحقیق	166
2.12.13	حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (المتوفی ۱۱۷۶ھ) کی تحقیق	168
2.12.14	حضرت عبد الغنی النابلسی الحنفی الدمشقیؒ (المتوفی ۱۱۴۳ھ) کی تحقیق	169
باب3	**مسئلہ نزول اور جہت باری تعالیٰ**	170
3.1	نزول باری تعالیٰ کے بارے میں مذاہب کا بیان	170
3.2	نزول باری تعالیٰ اور مشبہین کی حدیث	171
3.3	حضرت امام غزالیؒ (المتوفی ۵۰۵ھ) کی تحقیق	172
3.4	حضرت امام فخر الدین رازیؒ (المتوفی ۶۰۶ھ) کی تحقیق	178
3.5	حافظ ابن حجرؒ (المتوفی ۸۵۲ھ) کی تشریح	193

3.6	علامہ نوویؒ (المتوفی ۶۷۶ھ) کی تحقیق	201
3.7	علامہ ابن جوزیؒ (المتوفی ۵۹۷ھ) کی تحقیق	202
3.8	ملا علی قاریؒ (المتوفی ۱۰۱۴ھ) کی تحقیق	208
3.9	قول بالجہت کے بارے میں علامہ کوثریؒ (المتوفی ۱۳۷۱ھ) کی تحقیق	210
3.10	صفت نزول باری تعالیٰ کے بارے میں علمائے امت کی تحقیقات	221
باب4	**صفت فوقیت باری تعالیٰ**	235
4.1	حضرت امام رازیؒ (المتوفی ۶۰۶ھ) کی تحقیق	235
4.2	باری تعالیٰ سے جسم و جہت کی نفی	239
4.3	جسم و جہت کی نفی	240
4.3.1	علامہ شہاب الدین ابن جہبل کلابیؒ (المتوفی ۷۳۳ھ) کی تحقیق	241
4.3.2	علامہ بدر الدین ابن جماعہؒ (المتوفی ۷۳۳ھ) کی تحقیق	254
4.4	ائمہ اربعہؒ اللہ تعالیٰ کے لیے جہت و جسم کی نفی کرتے تھے	261
4.5	حضرت امام غزالیؒ (المتوفی ۵۰۵ھ) کے ارشادات	276
4.6	حضرت علامہ عبد الوہاب شعرانیؒ کے ارشادات	283
4.7	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے ارشادات	284
4.8	حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی تحقیق	285
4.9	حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہیؒ کی تحقیق	290
4.10	فوقیت باری تعالیٰ کے بارے میں اہل السنت والجماعت اور غیر مقلدین کے مسلک میں فرق	291
باب5	**اللہ موجود بلا مکان: اللہ تعالیٰ بغیر مکان کے موجود ہیں**	295
5.1	یہ کہنا جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر مکان میں موجود ہے	295
5.1.1	علامہ بدر الدین ابن جماعہؒ (المتوفی ۷۳۳ھ) کی تحقیق	300
5.1.2	مولانا ابو محمد عبد الحق حقانیؒ کی تحقیق	[illegible]
5.2	آسمان قبلۂ دعا ہے	308

5.3	لفظ "أین" سے اللہ تعالیٰ کی ذات کا سوال کرنا	313
5.3.1	غیر مقلدین کا ایک غلط استدلال	313
باب 6	**عقیدۂ تجسیم اُمتِ مسلمہ میں کیسے داخل ہوا؟**	319
6.1	یہود ونصاریٰ میں عقیدۂ تجسیم	319
6.2	یہود ونصاریٰ سے یہ فتنہ اسلام میں کیسے آیا؟	326
6.2.1	حافظ ابن کثیرؒ اور حافظ ابن تیمیہؒ کا شکوہ	339
6.3	عقیدۂ تجسیم کا سبب سوءِ فہم، لغت اور غیروں کی سازش ہے	345
6.3.1	حضرت امام بدرالدین ابن جماعہ الشافعیؒ کی تحقیق	349
6.3.2	حضرت امام غزالیؒ کی تحقیق	354
باب 7	**استواء علی العرش اور جہت فوق کے بارے میں نواب صدیق حسن خانؒ اور دوسرے غیر مقلدین کا عقیدہ اور اس کا رد**	356
7.1	ایسا کہنا جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے ساتھ عرش پر مستوی ہیں	358
7.2	ایسا کہنا جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے جدا ہیں	367
7.3	کیا استواء علی العرش کا معنی جلوس واستقرار ہے؟	368
7.3.1	شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کی تحقیق	372
7.4	اللہ تعالیٰ کی صفت استواء متشابہات میں سے ہے	375
7.4.1	حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی تحقیق	375
7.5	نواب صدیق حسن خان کا ضعیف احادیث سے استدلال	380
7.6	نواب صدیق حسن خان کا ضعیف اقوال سے استدلال	383

مدح عقيدة أهل السّنة

لنا سنة حسنا من جمالها … على غير سني معون مخفر
فإن كشفت ريح العناية خدرها … فأبصرها من لم لها قط يبصر
سبت عقله الزاكي براهي جمالها … فهام بها من كان عنها ينفر
وجا منهجا من نورها فاهتدى به … عصابتها أهل العلو والزهو والفخر
أبو حامد منهم وكم من ملاحة … لها حجة الإسلام عنها تعبر
إمام الهدى بحر العلوم وكاشف … لأستار أسرار العلوم المستور
فكم من ستور كاشفا عن محاسن … فلاح در ألفاظ على سلك ينثر
فأضحت مليحات المعاني سواحكا … كما بمليح عن مليح تعبر
ومن كان قد يأتي سيد الورى … لموسى وعيسى فهو نعم المعبر
ونعم طريق سارها عن بصيرة … ونور وتوفيق بها فهو أجدر
أعندكم خبر كهذا فقل لا … وعندك ذا محمد على الدهر مفخر
عن المصطفى صلى عليه إلهنا … بهذا الشاذلي بحر الحقائق مخبر
مناما رآه عنه يرويه عانيا … لنا كابر عن كابر فهو أكبر
يحق لنا أن قد سلكنا طريقة … بها شار برضاها النذير المبشر
لها المصطفى مستحسن ومطالب … لتذكرها جلدا مدى الدهر نشكر
بها صح إسنادي عن ابن حرازم … فقيه بلاد الغرب إذ كان يذكر

(مرهم العلل المعضلة في الرد على أئمة المعتزلة، ص ٣٣، المؤلف: أبو محمد عفيف الدين عبد الله بن أسعد بن علي بن سليمان اليافعي (المتوفى ٧٦٨هـ)، المحقق: محمود محمد محمود حسن نصار، الناشر: دار الجيل، لبنان، بيروت، الطبعة: الأولى ١٤١٢هـ)

مصنف کی چند کتب

1:۔ایضاح المرام فی ترک القراءۃ خلف الامام (ترک قراءت مقتدی)

2:۔ راحۃ العینین فی ترک رفع الیدین (ترک رفع یدین)

3:۔الدر الثمین فی الاخفاء بآمین (اخفاء آمین)

4:۔ایضاح الدلیل فی بیان صفات الرب الجلیل
(صفات باری تعالیٰ اور مسلک اہل السنۃ والجماعۃ)

5:۔التنزیہ فی الرد علی اہل التشبیہ فی قولہ تعالیٰ الرحمٰن علی العرش استوی ''استواء علی العرش''

6:۔احسن البیان فی تنزیہ اللہ عن الجھۃ والمکان
''اللہ تعالیٰ بغیر جہت اور مکان کے موجود ہیں''

7:۔روشن حقائق اردو ترجمہ الحقائق الجلیۃ فی الرد علی ابن تیمیۃ فی ما اوردہ فی الفتوی الحمویۃ (مصنف علامہ ابن جہبل)

8:۔التنزیہ فی الرد علی عقائد اہل التجسیم والتشبیہ
صفات متشابہات اور غیر مقلدین کے عقائد

9:۔السنۃ الغراء فی وضع الیدین تحت السرۃ
''نماز میں ہاتھ باندھنے کا مسنون طریقہ''

10:۔الحبل المتین فی صفۃ صلوۃ رحمۃ للعالمین
(رحمۃ للعالمین ﷺ کا طریقہ نماز)

11:۔ازھار القلائد فی توضیح العقائد (عقائد اہل السنۃ والجماعۃ)

12:۔انوار المصابیح فی صلوۃ التراویح (نماز تراویح)

13:۔اسلام کے بنیادی عقائد

14:۔عقد الجید فی عقیدۃ التوحید (''لا الہ الا اللہ'' کا مفہوم و مطلب)

حضرت مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی دامت برکاتہم العالیہ

برادر ترجمان اہل سنت، مناظر اسلام حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حامداً و مصلیاً و مسلماً اما بعد!

اس دور فتن میں سب سے بڑا فتنہ اکابرین دین سے اعتماد اٹھا کر ہر کسی کو تحقیق پر لگانے کا فتنہ ہے۔ کہیں اعمال و مسائل میں تشکیک ہے تو کہیں عقائد میں۔ کہیں قرآن و سنت کی من مانی تشریح ہو رہی ہے۔ آج کل صفات متشابہات کو عوام کے سامنے غلط انداز میں پیش کیا جا رہا ہے۔ جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے، وہ سادہ لوح عوام کے دلوں کو بھی اسی کجی کا شکار بنا رہے ہیں۔ کچھ عرصہ سے صفات باری تعالیٰ بالخصوص استواء علی العرش کی بحث غیر مقلدین نے عوام میں چھیڑی ہوئی ہے۔ اس لیے اس بات کی ضرورت تھی کہ صفات کے اس مسئلہ کو عوامی انداز میں سمجھایا جائے۔ اس مشکل اور کٹھن کام کے لیے حضرت مولانا اعجاز احمد اشرفی زید علمہ نے کمر ہمت باندھی اور مسئلہ صفات پر عموماً اور استواء علی العرش پر خصوصاً اسلاف کی کتب سے بہت بڑا مواد اکٹھا کر کے علمائے وقت پر احسان کیا ہے اور ان کو بہت سی کتب کے مطالعہ سے مستغنی کر دیا ہے۔ حضرت مولانا اعجاز احمد اشرفی زید علمہ نے چار کتابیں تحریر کی ہیں:

1 ایضاح الدلیل فی صفات الرب الجلیل: ''صفات باری تعالیٰ اور مسلک اہل السنۃ والجماعۃ''

2 التنزیہ فی الرد علی اہل التشبیہ فی قولہ تعالیٰ: الرحمٰن علی العرش استوی ''استواء علی العرش''

3 احسن البیان فی تنزیہ اللہ عن الجھۃ والمکان: ''اللہ تعالیٰ بغیر جہت اور مکان کے موجود ہیں''

4 التنزیہ فی الرد علی عقائد اہل التجسیم والتشبیہ: ''صفات متشابہات اور غیر مقلدین کے عقائد''

یہ بحث اگرچہ کافی ضخیم ہو گئی ہے مگر اس کا حجم فوائد سے خالی نہیں ہے، کیونکہ اس میں اسلاف کے تمام اقوال جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بندہ نے یہ کتاب اجمالاً اور بعض مقامات تفصیلاً دیکھے ہیں۔ علمائے کرام کے لیے یہ کتاب بہر حال مفید ہے۔ چونکہ فی الحال پیش نظر اقوال

اسلاف کو جمع کر رہا تھا۔ اس لیے بعض جزئی تحریرات میں تضاد بھی معلوم ہوتا ہے۔ مگر اصولی طور پر متقدمین اور متاخرین کے مسلک کی وضاحت ہے۔ اس لیے بعض جزئیات کی تخریج میں تضاد نقصان دہ نہیں۔ اہل علم فہم خداداد سے اس میں ترجیحی اقوال بھی اسی مجموعہ سے معلوم کر سکتے ہیں۔ البتہ عوام کے لیے ضرورت ہے کہ اس کا خلاصہ علیحدہ شائع کر دیا جائے جس میں تمام اقوال کا احاطہ نہ ہو اور بظاہر متضاد اقوال بھی نہ ہوں۔ امید ہے کہ علمائے کرام اس مجموعہ کی قدر دانی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کو شرف قبولیت عطا فرمائیں اور ماحول میں پھیلنے والے زہریلے جراثیم کے خاتمے اور اہل حق کی استقامت کا ذریعہ بنائیں۔ اور مؤلف کے لیے دارین میں کامیابی کے حصول کا ذریعہ بنائیں۔ آمین!

کتبہ

مفتی محمد انور اوکاڑوی

مدرس جامعہ خیر المدارس، ملتان، مقیم گوجرانوالہ

۲۵ محرم ۱۴۳۵ھ، ۳۰ نومبر ۲۰۱۳ء

حضرت مولانا مفتی واجد حسین دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ والصلوٰۃ والسلام علی أشرف الرسل وھو خاتم النبیین. أما بعد!

عصر حاضر میں قلم اشاعت دین اور دفاع دین کا ایک اہم اور موثر ترین ذریعہ ہے، جس سے صاحب قلم احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ بخوبی سر انجام دے پاتا ہے۔ صفات باری تعالیٰ کی بابت مسلک اہل السنت والجماعت کی صحیح ترجمانی اور باطل فرقوں کے شکوک و شبہات زائل کرنے کے لیے محترم مولانا اعجاز احمد اشرفی مدظلہ (فاضل جامعہ اشرفیہ، لاہور) نے درج ذیل کتب تالیف کی ہیں:

1 إيضاح الدليل في صفات الرب الجليل: "صفات باری تعالیٰ اور مسلک اہل السنت والجماعت"

2 التنزيه في الرد على أهل التشبيه في قوله تعالى الرحمن على العرش استوى "استواء علی العرش"

3 أحسن البيان في تنزيه الله عن الجهة والمكان: "اللہ تعالیٰ بغیر جہت اور مکان کے موجود ہیں"

4 التنزيه في الرد على عقائد أهل التجسيم والتشبيه: "صفات متشابہات اور غیر مقلدین کے عقائد"

5 دقائق الحقائق اردو ترجمہ "الحقائق الجلية في الرد على ابن تيمية فيما أورده في الفتوى الحموية" مصنف علامہ ابن جہبل

زیر نظر کتاب أحسن البيان في تنزيه الله عن الجهة والمكان: "اللہ تعالیٰ بغیر جہت اور مکان کے موجود ہیں" میں اس عقیدہ کا بیان ہے کہ اللہ رب العزت کا وجود مکان کا محتاج نہیں ہے، اور نہ اس کے لیے کوئی جہت متعین ہے۔ وہ بغیر جہت اور بغیر مکان کے موجود ہے کیونکہ اللہ رب العزت کی ذات قدیم اور ازلی ہے۔ اس لیے وہ حادث ہونے اور ان تمام چیزوں سے منزہ ہے جو حدوث کی علامت ہیں۔ اللہ رب العزت کی ذات اس وقت بھی موجود تھی

جب نہ کوئی مکان تھا، نہ کوئی جہت۔ اور وہ اب بھی بغیر جہت اور مکان کے موجود ہے۔ مسئلہ ہذا کی تحقیق اور اس میں سیر حاصل بحث کے لیے کتاب ہذا کا مطالعہ بہت مفید اور مستحسن ہے۔

اللہ رب العزت مؤلف موصوف کی محنت اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول فرمائے۔ اس کا فیض عام فرمائے۔ دارین میں کامیابی اور نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین یا رب العالمین!

واجد حسین عفی عنہ

دار الافتاء، جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

۵ شوال ۱۴۳۵ھ بمطابق ۲ اگست ۲۰۱۴ء

پیش لفظ

الحمد لله الذي حجب العقول عن إدراك ذاته، ودلّ على وجوده بمصنوعاته وأفعاله وصفاته، ونزّه عن شبه التعطيل وشوائب التشبيه، وتعالى عن النظير والمثيل والشبيه: "ليس كمثله شيء وهو السميع البصير" (الشورى: ۱۱)، "لا إله إلا هو إليه المصير" (غافر: ۳)

وأفضل الصلاة وأتم السلام على نبيه محمد أشرف الأنام، وعلى آله وصحبه الكرام والتابعين لهم بإحسان على الدوام

أما بعد! فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم

قل هو الله أحد. الله الصمد. لم يلد ولم يولد. ولم يكن له كفوا أحد (الاخلاص: ۱-۴)

سلف صالحین سے لے کر عصر حاضر تک ہر دور کے علمائے امت تبلیغ دین کا فریضہ ادا کرتے رہے ہیں۔ ہر زمانے میں اہل باطل کا رد ان کے فریضہ میں شامل رہا ہے۔ وہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے فریضہ کو نبھاتے ہوئے اس آیت پر عمل پیرا رہے ہیں:

ولتكن منكم أمة يدعون إلى الخير ويأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر وأولئك هم المفلحون. (آل عمران: ۱۰۴)

ترجمہ: اور تمہارے درمیان ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جس کے افراد (لوگوں کو) بھلائی کی طرف بلائیں، نیکی کی تلقین کریں، اور برائی سے روکیں۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔

علمائے کرام کے ذمے یہ لازمی امر ہے کہ دین اسلام پر کیے گئے حملوں کا بھرپور جواب دیں اور اہل بدعت کا کامل رد کریں۔ صفات باری تعالیٰ میں اہل تشبیہ اور اہل تعطیل کے دلائل کا رد کرتے ہوئے توحید باری کی توضیح کریں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

فمن يرد الله أن يهديه يشرح صدره للإسلام ومن يرد أن يضله

يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ. كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ. (الانعام:۱۲۵)

ترجمہ: غرض جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت تک پہنچانے کا ارادہ کرلے، اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے، اور جس کو (اس کی ضد کی وجہ سے) گمراہ کرنے کا ارادہ کرلے، اس کے سینے کو تنگ اور اتنا زیادہ تنگ کر دیتا ہے کہ (اسے ایمان لانا ایسا مشکل معلوم ہوتا ہے) جیسے اسے زبردستی آسمان پر چڑھنا پڑ رہا ہو۔ اسی طرح (کفر کی) گندگی ان لوگوں پر مسلط کر دیتا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔

اب اس امت کے اندر معتزلہ کے زمانہ میں تعطیل کا مذہب پھیلا۔ دوسری طرف اہل تشبیہ کے ذریعے تجسیم اور حلول کا مذہب نمودار ہوا۔ اہل حق نے ان دونوں مذاہب کا کامل رد کیا۔ معتزلہ کا مذہب تو اب صرف کتابوں میں ہی رہ گیا ہے، رہے اہل تشبیہ تو اس میں سادہ لوح سیدھے سادے عوام پھنس گئے ہیں، کیونکہ یہ مذہب عوام کے ذہن اور فہم کے زیادہ قریب ہے:

بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ. كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ. (یونس:۳۹)

ترجمہ: بات دراصل یہ ہے کہ جس چیز کا احاطہ یہ اپنے علم سے نہیں کر سکے، اسے انہوں نے جھوٹ قرار دے دیا، اور ابھی اس کا انجام بھی ان کے سامنے نہیں آیا۔ اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے بھی (اپنے پیغمبروں کو) جھٹلایا تھا۔ پھر دیکھ لو کہ ان ظالموں کا انجام کیسا ہوا؟

قرآن وحدیث کے وہ الفاظ جو موہم تشبیہ ہیں، ان کی مکمل توضیح اور وضاحت احقر نے اپنی تین کتابوں:

1 إيضاح الدليل في صفات الرب الجليل: "صفات باری تعالیٰ اور مسلک اہل السنت والجماعت"

2 التنزيه في الرد على أهل التشبيه في قوله تعالى الرحمن على العرش استوى: "استواء علی العرش"

3 التنزيه في الرد على عقائد أهل التجسيم والتشبيه: "صفات متشابہات

اور غیر مقلدین کے عقائد"

میں کر دی ہے۔ ان میں وہ الفاظ بھی ہیں جو اظہار جہت کے بارے میں ہیں۔ ان الفاظ کا ظاہر اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جہات ستہ میں سے کسی ایک جہت میں ہیں۔ بعض مصنفین نے علم الکلام کی کتابوں میں یہ اسلوب اختیار کیا تھا کہ جہت کے متعلقہ الفاظ کو ایک ہی عنوان: "جہت کے معانی" کے تحت بیان کرتے تھے، جیسے آیات استواء، آیات فوقیت، آیات صعود وغیرہ۔ اسی طریقہ کو علامہ ابن جہبلؒ نے اپنی کتاب "الحقائق الجلية في الرد على ابن تيمية فيما أورده في الفتوى الحموية" میں اپنایا ہے۔ علامہ ابن جہبلؒ کی اس کتاب کا اردو ترجمہ احقر نے کیا ہے جس کا نام ہے:

روشن حقائق اردو ترجمہ "الحقائق الجلية في الرد على ابن تيمية فيما أورده في الفتوى الحموية" مصنف علامہ ابن جہبلؒ

اس کتاب کو الگ شائع کیا گیا ہے۔

یہ طریقہ بعض اوقات بہت ہی موزوں اور مناسب خیال کیا جاتا ہے۔ مگر ہم نے صفات باری تعالیٰ کے موضوع کو بیان کر کے استواء علی العرش کے مسئلہ کو الگ کتاب میں بیان کیا ہے اور مسئلہ جہت اور نزول باری تعالیٰ کو الگ بیان کیا ہے۔ اس کتاب کا نام: أحسن البيان في تنزيه الله عن الجهة والمكان: "اللہ تعالیٰ بغیر جہت اور مکان کے موجود ہیں" تجویز کیا ہے۔

یہ کتاب چھ (۶) ابواب پر مشتمل ہے۔

باب ۱ میں صفات باری تعالیٰ کے بارے میں اہل السنت والجماعت کے عقائد کو بیان کیا گیا ہے۔ اس باب میں حضرت امام طحاویؒ (المتوفی ۳۲۱ھ)، حضرت امام عمر بن محمد بن احمد بن اسماعیل، ابو حفص، نجم الدین النسفیؒ (المتوفی ۵۳۷ھ)، حضرت شیخ محمد بن علي بن عراق الكناني الشافعيؒ (المتوفی ۹۳۳ھ)، حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ (المتوفی ۱۲۳۹ھ) اور حضرت الشیخ أبي المحاسن محمد القاوقجي الطرابلسي الحنفي الحسنيؒ (المتوفی ۱۳۰۵ھ) کے

[illegible]

باب 2 [illegible]

باب 3 [illegible]

باب 4 [illegible]

باب 5 [illegible]

باب 6 [illegible]

باب 7 [illegible]

[illegible]

[illegible]

آمین ثم آمین!

[illegible]

[illegible]

باب 1

صفات باری تعالیٰ اور اہل السنّت و الجماعت کے عقائد کا بیان

1 1 حضرت امام [illegible] (المتوفی ۳۲۱ھ) کے عقائد

[illegible] (المتوفی ۳۲۱ھ) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اس میں وہ اصول دین بھی ذکر کیے گئے ہیں

[illegible] اللہ تعالیٰ کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تعالیٰ واحد، لا شریک له

[illegible] واحد (ایک) ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔

2 ولا شیء [illegible]

[illegible]

3 ولا شيء يعجزه

[illegible]

4 ولا إله غيره

[illegible]

5 قديم بلا ابتداء دائم بلا انتهاء

[illegible]

6 لا يفنى ولا يبيد

[illegible]

7 ولا يكون إلا ما يريد

[illegible]

8 لا تبلغه الأوهام ولا تدركه الأفهام

[illegible]

9 ولا يشبه الأنام

[illegible]

10 حي لا يموت قيوم لا ينام

[illegible]

11 خالق بلا حاجة رازق بلا مؤنة

[illegible]

12 مميت بلا مخافة باعث بلا مشقة

[illegible]

13 ما زال بصفاته قديما قبل خلقه لم يزدد بكونهم شيئا لم يكن قبلهم

[illegible]

... استفاد اسم "الخالق" ولا بإحداثه البرية ...

[illegible]

... ليس كمثله شيء وهو السميع ...

[illegible]

... ليس كمثله شيء وهو السميع البصير

[illegible]

[illegible]

19 وقدّر لهم أقداراً

[illegible]

20 وضرب لهم آجالاً

[illegible]

21 ولم يخف عليه شيء قبل أن يخلقهم، وعلم ما هم عاملون قبل أن يخلقهم

[illegible]

22 وأمرهم بطاعته، ونهاهم عن معصيته

[illegible]

23 وكل شيء يجري بتقديره ومشيئته، ومشيئته تنفذ، لا مشيئة للعباد إلا ما شاء لهم، فما شاء لهم كان، وما لم يشأ لم يكن

[illegible]

24 يهدي من يشاء ويعصم ويعافي فضلاً، ويضل من يشاء ويخذل ويبتلي عدلاً

[illegible]

25 وكلهم يتقلبون في مشيئته بين فضله وعدله

[illegible]

26 وهو متعالٍ عن الأضداد والأنداد

[illegible]

27 لا رادّ لقضائه، ولا معقب لحكمه، ولا غالب لأمره

[illegible]

28 آمنا بذلك كله، وأيقنا أن كلاً من عنده

[illegible]

وإن القرآن كلام الله تعالى، منه بدا بلا كيفية قولاً، وأنزله على رسوله وحياً، وصدقه المؤمنون على ذلك حقاً، وأيقنوا أنه كلام الله تعالى بالحقيقة، ليس بمخلوق ككلام البرية، فمن سمعه فزعم أنه كلام البشر فقد كفر، وقد ذمه الله وعابه، وأوعده بسقر، حيث قال تعالى: {سأصليه سقر} (المدثر ٢٦)، فلما أوعد الله بسقر لمن قال: {إن هذا إلا قول البشر} (المدثر ٢٥)، علمنا وأيقنا أنه قول خالق البشر، ولا يشبه قول البشر

[illegible]

سے مشابہت نہیں رکھتا۔

30 [illegible]

[illegible] کا بشر

[illegible]

[illegible] کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا۔

31 [illegible] كما نطق به كتاب ربنا

[illegible] ناضرة إلى ربها ناظرة" (القيامة ٢٢، ٢٣) وتفسيره

[illegible]

وسلم [illegible] إلى عالمه

[illegible]

[illegible] قرآن مجید نے اس کو بیان کیا ہے

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ (القیامۃ ۲۲،۲۳)

[illegible]

[illegible]

32 [illegible]

[illegible] لا مؤمناً مصدقاً، ولا جاحداً مكذباً

[illegible]

وشرائع [illegible]

[illegible]

معناه أحد من البرية

[illegible]

4. محويه الجهات الست كسائر المبتدعات

وأكرمه الله بما شاء، وأوحى إليه ما أوحى

وهو عز وجل مستو على العرش وما دونه

محيط بكل شيء وبما فوقه وقد اعجز عن الاحاطة خلقه

ولا يشبه شيء الله ولا يساوي في ذاته الله تعالى

اہل السنة والجماعة على مذهب الفقهاء الملة أبي حنيفة وأبي

12. حضرت امام عمر بن محمد بن احمد بن اسماعیل، ابو حفص، نجم الدین النسفی (المتوفی ۵۳۷ھ) کے عقائد

1. والمحدث للعالم هو الله تعالى الواحد القديم، القادر، الحي، العليم، السميع، البصير، الشائي، المريد، ليس بعرض، ولا جسم، ولا جوهر، ولا مصور، ولا محدود، ولا معدود، ولا متبعض، ولا

متجزٍ ولا مركب ولا متناه ولا يوصف بالماهية ولا بالكيفية، ولا
يتمكن في مكان، ولا يجري عليه زمان ولا يشبهه شئ ولا يخرج
عن علمه وقدرته شئ

2 وله صفات أزلية قائمة بذاته وهي لا هو ولا غيره، وهي العلم
والقدرة والحياة والسمع والبصر والإرادة والمشيئة والفعل
والتخليق والترزيق، والكلام

3 وهو متكلم بكلام هو صفة له أزلية ليس من جنس الحروف والأصوات
وهو صفة منافية للسكوت والآفة

4 والله تعالى متكلم بها، آمر وناه ومخبر

5 والقرآن كلام الله تعالى غير مخلوق وهو مكتوب في مصاحفنا
محفوظ في قلوبنا مقروء بألسنتنا مسموع بآذاننا غير حال فيها

6 والتكوين صفة لله تعالى أزلية وهو تكوينه للعالم ولكل جزء من
أجزائه لوقت وجوده، وهو غير المكون عندنا

7 والإرادة صفة لله تعالى أزلية قائمة بذاته

8 ورؤية الله تعالى جائزة في العقل واجبة بالنقل وقد ورد الدليل
السمعي بإيجاب رؤية الله تعالى في دار الآخرة فيرى لا في مكان
ولا على جهة ومقابلة أو اتصال شعاع أو ثبوت مسافة بين الرائي وبين الله
تعالى

9 والله تعالى خالق لأفعال العباد من الكفر والإيمان والطاعة
والعصيان وهي كلها بإرادته ومشيئته وحكمه وقضيته وتقديره

10 وللعباد أفعال اختيارية يثابون بها ويعاقبون عليها والحسن منها
برضاء الله تعالى والقبيح منها ليس برضائه تعالى والاستطاعة مع
الفعل وهي حقيقة القدرة التي يكون بها الفعل ويقع هذا الاسم
على سلامة الأسباب والآلات والجوارح

متن العقائد لعمر النسفي، ملحق شرح العقائد النسفية، ص۲۰۹-۲۱۰
(مؤلف: عمر بن محمد بن أحمد بن اسماعيل أبو حفص، نجم الدين
...ھ) الناشر مكتبة البشرى، كراچی، ۱۴۳۲ھ)

[illegible]

[illegible] جو اجسام کی صفات ہیں اور [illegible]

[illegible]
نہ فوق میں ہے اور نہ تحت میں، نہ ان دونوں کے علاوہ میں کیونکہ جہات یا تو
[illegible]
[illegible] اس پر زمانہ جاری نہیں ہوتا ہے۔

[illegible]

[illegible]

معلومات [illegible] کا تعلق قائم ہونے کے
وقت [illegible] ایک ایسی ازلی صفت ہے جو
[illegible] ساتھ اس صفت کا تعلق قائم ہونے
کے وقت [illegible] کی صفت) حیات ہے (اور وہ ایک ایسی ازلی صفت ہے جو علم
کی صحت اور امکان کا باعث ہوتی ہے)۔ اور (چوتھی صفت) سمع ہے (وہ ایسی صفت
[illegible]
[illegible] ہے (اور ان دونوں سے مراد قدرہ میں ایک ایسی صفت ہے [illegible]
[illegible]
منکشف ہوتی ہے)۔ اور صفات ازلیہ حقیقیہ میں سے (فعل اور تخلیق [illegible]
[illegible]

تشریح [illegible]
[illegible]
اس کے وضع کردہ لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے گویا یہ نظم جس کا نام قرآن ہے [illegible]
موضوع اور دال (دلالت [illegible]) ہے۔ اور یہ کلام لفظی ہے اور وہ صفت ازلیہ

[illegible]
[illegible] (کیونکہ حروف واصوات ایسے
[illegible] (یعنی کلام) ایک ایسی صفت ہے (یعنی ایک ایسی
[illegible] (اس) سکوت کے منافی ہے (جو تکلم
[illegible]
[illegible] ان کا ایک ہی
[illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ کا کلام غیر مخلوق ہے۔ اور (یعنی قرآن جو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے)
[illegible]
صورتوں [illegible] کی شکلوں کے واسطے سے)۔ ہمارے دلوں میں محفوظ ہے (محفوظ
[illegible]
واسطے سے اس کو لکھا جاتا ہے)۔
[illegible] حس و عقل، خلق،

[illegible] مطلب معدوم [illegible]

[illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible] اس کے علم اور قدرت کے مطابق اس کے وجود کے وقت میں [illegible]

تکوین اور [illegible] باقی ہے اور وہ (تکوین) [illegible]

غیر ہے۔

7 [illegible]

8 اور اللہ تعالیٰ کی رؤیت عقلاً ممکن [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

9 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

10 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جاتا ہے اسباب و آلات اور اعضائے ظاہری کی سلامتی ہے۔

13 حضرت شیخ محمد بن علی بن عراق الکنانی الشافعی (متوفی ۹۳۳ھ) کے عقائد

وله جمع الله به عقيدة مختصرة وهي هذه

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله

1 [illegible] ولا يحدك حد [illegible]

[illegible] وتعالى

[illegible] قدرته ليس لها نهاية

[illegible] بالاضداد

[illegible]

سمعه ليس بجارحة فالجارحة محدودة بصره ليس بحدقة

فالحدقة مصنوعة

1 [illegible] بعلم ولا

[illegible] على الارادة والاعزام [illegible]

كلامه ليس بصوت فالاصوات توجد وتعدم ولا بحروف،

فالحروف تؤخر وتقدم

ذاته ليس بجوهر فالجوهر بالتحيز معروف ولا بعرض، فالعرض

[illegible] ولا بجسم فالجسم بالجهات محفوف

[illegible] على العرش استوى [illegible]

[illegible] ولا استواؤه في

جهة [illegible]

[illegible]

[illegible]

9 والقديم لا يحدث ولا يزول [illegible]

10 جل عن التشبيه والتقدير والتكييف والتغيير والتأليف والتصوير «ليس كمثله شيء وهو السميع البصير»

11 والصلاة والسلام على سيدنا محمد البشير النذير

12 ونستغفر الله من كل تقصير غفرانك ربنا وإليك المصير

تمت العقيدة وشرحها شيخ الإسلام ابن حجر الهيتمي

(النور السافر عن أخبار القرن العاشر، ص [illegible] المؤلف محيي الدين عبد القادر بن شيخ بن عبد الله العيدروس (المتوفى [illegible]هـ) الناشر دار الكتب العلمية، بيروت الطبعة الأولى [illegible]هـ)

[illegible]

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله [illegible]

1 [illegible]

2 [illegible]

3 [illegible]

4 [illegible]

[illegible]

ليس كمثله شيء وهو السميع البصير (شورى ١١)

[illegible]

11 [illegible]

12 [illegible]

[illegible]

1.4 ۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (المتوفی ۱۲۳۹ھ) کے عقائد

[illegible]

[illegible]

عقیدہ20 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کو عبادت، رضامندی اور خوشنودی کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

1.5 ۔ حضرت الشیخ أبی المحاسن محمد القاوقجی الطرابلسی الحنفیّ الحسنیٰ (المتوفیٰ ۱۳۰۵ھ) کے عقائد

بسم الله الرحمن الرحيم

1 الحمد لله [illegible] الواحد لا من قلة، الموجود لا من علة، واشهد ان لا اله الا الله [illegible] واشهد ان محمدا رسول الله [illegible] صلى الله عليه وسلم وبارك عليه وعلى آله وأصحابه [illegible] وقام برهان على نفي التعطيل والتشبيه

2 وبعد فهذه عقيدة في التوحيد خالصة من [illegible] والتعقيد يحتاج

[illegible] جميع العباد [illegible]

[illegible] فان قيل لك فمن معبودك؟ فقل: أعبد الله الذى لا إله إلا هو [illegible] في الأرض ولا في السماء كان قبل المكان [illegible] كما كان لا يمكن تصويره في القلب لأنه لا شبيه [illegible] في [illegible] وفي الجنة [illegible] وفي النار [illegible]

فاذا قال لك ما اسمه؟ فقل: إن سألت عن اسمه فالله الرحمن الرحيم، له الأسماء الحسنى. وإن سألت عن صفته فحياة ذاتية [illegible] وحكمته باهرة [illegible] في كل شيء

[illegible] خالق المخلوقات ووسع كل شيء [illegible]

[illegible] عن ذاته فليس بجسم ولا عرض وليس مركبا، وكل ما [illegible] ذلك فانه بخلاف ذلك، بل ذاته موجودة ووجوده واجب، [illegible] ولم يولد ولم يكن له كفوا احد ليس كمثله شيء وهو السميع البصير ومن قال [illegible] الذات [illegible] بالصفات فهو [illegible]

[illegible] فان قال لك ما دليلك على وجود الله؟ فقل [illegible] السماء [illegible] الأرض [illegible] وهذه النباتات [illegible] باختلاف اشكالها [illegible] كلها تدل على وجود خالقها ووحدانيته وقدمه وقدرته [illegible] وكل ما كان [illegible] حادثة [illegible] او قل انها موجودة بعد عدم، وكل موجود بعد عدم لا بد له من موجد [illegible] العدم فهذه [illegible] لا بد لها من موجد

أو جسمٌ وهو الله سبحانه وتعالى

8 فإذا قال لك ما دليلك على حدوثها؟ فقل اتصافها بالأعراض المتغيرة من عدم إلى وجود ومن وجود إلى عدم وكل متغير حادث، وهو حدث بنفسه لزم ترجيح [illegible] وهو [illegible] بلا سبب وهو باطلٌ لأن القديم [illegible] عدم [illegible] الوجود [illegible] [illegible] انتقاله [illegible] لا يكون [illegible] [illegible] ترجيح وجوده على عدمه ولو [illegible] [illegible] حقيقته لأن حقيقة [illegible] لا يقوم بنفسه [illegible] [illegible] [illegible] لأن [illegible] متحرك [illegible] ساكن [illegible] يكون في حال حركته ساكنًا [illegible] [illegible] [illegible] ولا يمكن [illegible] بمتحرك ولا ساكن ولا مفترق ولا مجتمع ولا يمكن [illegible] الأجزاء عن بعض الأعراض لأنه لو جاز [illegible] عن بعضها [illegible] عن جميعها وهو باطلٌ

9 فإذا قال لك [illegible] مع كل [illegible] وفرق كل [illegible] كل شيء [illegible] [illegible] لا يمكن تصويره في [illegible] [illegible] فلا يقال له يمينٌ ولا شمالٌ ولا خلفٌ ولا أمامٌ، ولا فوق [illegible] ولا تحته، ولا عن يمينه ولا عن شماله، ولا داخلٌ في العالم ولا خارجٌ عنه

10 ولا يقال [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] لأنه [illegible] [illegible] ما دليلك على ذلك؟ فقل لأنه لو كان له جهة [illegible] متحيزًا، وكل متحيزٍ حادثٌ والحدوث عليه محال

11 فإذا قال لك ما يجب له تعالى وما يستحيل عليه؟ فقل يجبُ له كلُّ كمالٍ في حقه ويستحيلُ عليه كلُّ نقصٍ

12 ومما يجب له تعالى بعد الوجود في حقه

القِدَمُ ومعناه لا أول لوجوده ويستحيل عليه الحدوث والدليلُ على ذلك [illegible] لكان حادثًا ولو كان حادثًا لافتقر إلى محدِث لأن كل حادث لا بد له من محدِث ومحدِثه يفتقر إلى محدِث [illegible] لا نهاية له في التناهي محال، والمتوقف على المحال محال

[illegible] ويجب له تعالى

[illegible] والدليل على [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حادث والحدوث عليه محال

[illegible] مخالفته للحوادث [illegible] [illegible] ذاتًا وصفةً وفعلًا والدليل على ذلك أنه لو ماثل شيئًا منها لكان حادثًا مثلها، والحدوث عليه محال

ويجب له تعالى القيام بنفسه ومعناه أن ذاته لا يحتاج إلى محلٍ يقوم به ولا إلى مُوجِد، ويستحيل عليه ضدُّ ذلك والدليلُ على [illegible] يكون صفة تقوم بغيره وهو من [illegible] [illegible] إلى مُوجِد لكان حادثًا [illegible] عليه محال

[illegible] ويجب له تعالى الوحدانية في ذاته وصفاته وأفعاله ويستحيل عليه أن يكون مُركّبًا، أو له مماثلٌ في ذاته أو صفاته، أو يكون معه في

الوجود مؤثرٌ حقيقيٌّ في [illegible] على الحقيقة فالأكل يشبع بطبعه والماء [illegible] والنار تحرق بخلق الله الإحراق عند مماستها والسكين تقطع بخلق الله القطع عند استعمالها فإنه هو الخالق للأسباب ومسبباتها وحصول الأكل والشبع لدى تحصيل الأكل فمن اعتقد أن الأكل يشبع بطبعه وأن النار تحرق بذاتها والسكين تقطع بطبعها بدون خلق الله لذلك فهو كافر [illegible] لأنه يلزم أن يستغني ذلك الأثرُ عن الله تعالى وهو باطلٌ

17 ومن اعتقد أن الله يخلق فيه قوة مودعة فيه فهو كافر أيضاً لأنه يلزم أن يكون سبحانه وتعالى مفتقراً في خلق الأفعال إلى واسطة ولو احتاج في الفعل إلى شيء لكان عاجزاً وكلّ عاجز حادثٌ والحدوث عليه تعالى مُحال

18 ومن اعتقد أن الله هو المؤثر الحقيقيُّ بخلقه وحده في جميع الحادثات فهو المؤمنُ الناجي

19 والدليل على وحدانيته تعالى أنه لو كان له شريك لكان حادثاً [illegible] لأنه لا يخلو [illegible] فإن اتفقا [illegible] وإن اختلفا [illegible] الآخر [illegible] وإذا عجز أحدهما يلزم عجز الآخر لأنه مثله وإن لم ينفذ [illegible] وإن اتفقا على وجود شيء فإما أن يوجداه معاً فيلزم اجتماع مؤثرين على أثر واحد وهو باطلٌ وإما أن يوجده الأول ثم الثاني فيلزم تحصيل الحاصل قال تعالى "لو كان فيهما آلهةٌ إلا الله لفسدتا فسبحان الله رب العرش عما يصفون" (سورة الأنبياء: 22) أي لم توجد السموات والأرض سواءٌ اختلفت الآلهةُ أو اتفقت

20 ويجب له تعالى القدرة ويستحيل عليه العجز والدليل على ذلك أنه لو لم يكن قادراً لكان عاجزاً ولو كان عاجزاً لما وجد شيء من العالم وهو باطلٌ

21 ويجب له الإرادة ويستحيل عليه الاضطرار والدليل على ذلك أنه لو لم يكن مريداً لما وجد هذه الأشياء [illegible] لكان مضطراً ولو كان مضطراً لكان عاجزاً وكل عاجزٍ حادثٌ

22 ويجب له تعالى العلم وهو صفة قديمة تتعلق بالموجودات والمعدومات على وجه الإحاطة دون سبق خفاء ويستحيل عليه الجهل وما في معناه والدليل على ذلك أنه لو لم يكن عالماً لكان جاهلاً [illegible] لأنه لو اتصف بالجهل لما وجد العالم وهو باطلٌ

23 ويجب له تعالى الحياة وهي صفة قديمة قائمة بذاته لا تنفكّ عنه ولا تتعلق بشيء [illegible] سبحانه وتعالى ويستحيل عليه الموت والدليل عليه أنه لو لم يتصف بالحياة لما وجد العالم وهو باطلٌ

ولأن اتصافه بالعلم والقدرة والإرادة موقوف على الاتصاف بالحياة لأنها شرط فيها، ووجودُ المشروط بدون شرطه باطلٌ

ويجب له تعالى السمع والبصر [illegible] ويستحيل عليه الصمم والعمى [illegible] والدليل على ذلك قوله تعالى "قال لا تخافا إنني معكما أسمع وأرى" (سورة طه: 46) وقوله "وهو السميع البصير" (سورة الشورى: 11). ولو لم يتصف بهما لاتصف بضدهما وهو نقصٌ والنقص عليه محالٌ لاحتياجه إلى من يكمله وذلك يستلزمُ حدوثَه والحدوثُ عليه محالٌ

25 ويجب له تعالى الكلام وهو صفة أزلية قائمة بذاته تعالى تدل على جميع المعلومات ليس بحرف ولا صوت ولا يوصف بتقدم ولا بتأخر ولا لحن ولا إعراب ويستحيل عليه البكم وما في معناه والدليل على ذلك قوله تعالى "وكلم الله موسى تكليما" (سورة النساء ١٦٤) ولأنه لو لم يتصف بالكلام لاتصف بضده وهو نقص وهو عليه محال

26 فإن قيل إذا كان كلام الله من غير حروف ولا أصوات كيف سمعه موسى؟

فالجواب أنه من باب خرق العادة، أزال الله عنه المانع، فسمع الكلام الأزلي من غير كيف ولا تحديد ولا جهة

27 فإذا قال لك القرآن كلام الله وهو مكتوب في المصاحف، مقروء بالألسن، مسموع بالآذان وهو من صفات الحوادث بالضرورة؟

فقل نعم هو في مصاحفنا بأشكال الكتابة وصور الحروف الدالة عليه محفوظ في قلوبنا بألفاظ متخيلة مقروء بألسنتنا بحروفه الملفوظة مسموع بآذاننا ومع ذلك ليس حالا فيها بل هو معنى قديم قائم بذات الله يكتب ويقرأ بنقوش وأشكال موضوعة للحروف الدالة عليه فلو كشف عنا الحجاب وسمعنا الكلام الأزلي فهمنا منه الأمر كـ "وأقيموا الصلاة" (سورة البقرة ٤٣) والنهي كـ "ولا تقربوا الزنى" (سورة الإسراء ٣٢) ونحو ذلك.

فالمعتمد أن يسمى اللفظ المنزل الدال على معنى كلام الله ولا يجوز أن يقال إنه حادث وإن كان هو الواقع وقد أريد بكلام الله اللفظ المنزل على سيدنا محمد فهو صوت وحروف محدثة وهو عبارة عن الكلام القديم ليس عينه فإذا قيل القرآن كلام الله قديم

بمعنى أنه يدل على الكلام الأزلي القائم بذات الله وإذا قيل عن اللفظ المنزل على سيدنا محمد يراد به هذه الألفاظ التي هي حروف وأصوات علمها جبريل محمدا، وهو أي جبريل تلقاها من اللوح المحفوظ بأمر الله وليس من تأليفه. لكن يجوز القول بأن القرآن بمعنى اللفظ المنزل في مقام التعليم إنه حادث مخلوق أما في غير ذلك فلا يقال لأنه يوهم حدوث الكلام القائم بذات الله أما في مقام التعليم فلا بد من تعليم ذلك لئلا يعتقد أن اللفظ أزلي أبدي وذلك مكابرة للعقل ولا يجوز أن يعتقد أنه غير اللفظ القرآني كما [illegible] لكان [illegible]

فإذا قال لك بم وجد الكون؟

فقل وجد بقدرة الله تعالى على ذلك لأنه لم يكن موجودا فكان غير مكون، ولو كان غير مكون لما وُجد الكون وهو باطل

فإذا قال لك ما التكوين؟ فقل هو صفة قديمة قائمة بذاته تعالى بها الإيجاد من العدم فإن تعلقت بالخلق سميت خلقا وإن تعلقت بالتصوير سميت تصويرا، وإن تعلقت بالرزق سميت رزقا، وإن تعلقت بالإحياء سميت إحياء وبالإماتة سميت إماتة ونحو ذلك ويقال لها صفات الأفعال

31 فإذا قال لك ما دليلك على قدمها؟

فقل لأنها لو كانت حادثة لزم خلو ذاته تعالى في الأزل عنها ثم اتصافه بها فيقتضي التغير عما كان عليه وهو من شأن الحوادث ويلزم من ذلك استحالة تكوين العالم وهو باطل ولو حدث التكوين بدون تكوين لزم أن يستغني الحادث عن المحدث وهو واضح البطلان

32 فإذا قال هل يمكن أن يصور الله ما يوجد أحسن من هذا العالم أو

[illegible]

مدور اس کے عذاب، عقاب کی جگہ ہے۔

[illegible]

بعده؟

فقل [illegible]

ولذا مثلاً

33 فإذا قال لك: ما يجوز في حقه سبحانه وتعالى؟

فقل [illegible]

[illegible]

كان عاجزًا لما وُجد شيء من العالم وهو باطل

34 [illegible]

فقل [illegible]

[illegible] (سورة القيامة ٢٣،٢٢)

[illegible]

بإذن مجلس المؤلف، القاهرة)

ترجمہ

1 تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible] موجود ہے، کسی علت اور سبب کی وجہ سے نہیں، [illegible]

[illegible]

6 [illegible]

7 [illegible]

8 [illegible]

[illegible] کیونکہ اس کو ایک مرجح کی احتیاج ہوگی جو اس کو عدم

[illegible] کرلیا جائے کہ عرض تو اپنی ذات کے ساتھ قائم

[illegible] اور جو کمال کی طرف لے جانے والی ہو وہ خود بھی

[illegible] کے ساتھ قائم ہوتا اور فعل ہوتا کمال ہے۔ اس

[illegible] کہ اگر جسم سے خالی ہونا مان لیا جائے تو

[illegible] ہو جائے گا اور یہ باطل ہے۔

[illegible]

[illegible]

11 [illegible] اس کے لیے محال ہے۔

12 جو امور اللہ تعالیٰ کے وجود کے بعد اس کی بارگاہ میں [illegible]
قدیم ہونا اس کا حق ہے۔ اس کے وجود سے پہلے کسی کا وجود [illegible] محال ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے [illegible] اپنے محدث سے پیدا ہوا ہے [illegible] ہے۔ اور جو بھی محال پر موقوف ہو وہ بھی محال ہوتی ہے۔

13 اللہ تعالیٰ کے لیے جو چیزیں واجب ہیں [illegible] بقا بھی ہے۔ اس کا معنی ہے اس کے وجود کا کوئی اختتام نہیں ہے۔ اس پر عدم [illegible] اس کی دلیل یہ ہے [illegible] ہو جائے گا۔ لیکن عدم کا اس کو لاحق ہونا محال ہے [illegible] کے لاحق ہونے کو ممکن مانا جائے تو اس سے صفت قدم [illegible] حدوث کا آنا اس پر محال ہے۔

14 جس [illegible] میں **مخالفة للحوادث** [illegible] اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور افعال میں مماثلت محال ہے [illegible] مماثلت کسی بھی شے سے ہو گی تو [illegible]

[illegible]

[illegible] حدوث کا آنا [illegible] محال ہے

[illegible] افعال میں [illegible] کسی بھی فعل میں مؤثر حقیقی اور خالق ہو [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] اللہ تعالیٰ کی مخلوق [illegible] اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے [illegible] جو کھانے سے حاصل ہوتی ہے) کا خالق اللہ تعالیٰ [illegible] کے ساتھ بھوک مٹاتا [illegible]

[illegible] فعل [illegible] کی قوت سے کرتا ہے [illegible] کیونکہ اس [illegible]

[illegible]

[illegible] اور جو عاجز ہوگا وہ حادث ہوگا اور

حادث ہونا اللہ تعالیٰ کی ذات میں محال ہے۔

18 اور جس نے یہ عقیدہ رکھا کہ اللہ تعالیٰ تمام حوادث میں [illegible]

ہے۔ تو وہ نجات پانے والا کیسے ہو سکتا ہے۔

19 [illegible]

اتفاق ہوگا یا اختلاف۔ پھر اگر ان دونوں کا آپس میں [illegible]

[illegible] پھر اگر دونوں میں ایک کا حکم نافذ ہو جائے گا تو

[illegible] میں سے ایک عاجز ہوگیا تو لازماً دوسرا بھی

[illegible]

ترجمہ [illegible]

[illegible] میں صفت قدرت بھی

[illegible]

[illegible] ہونا محال

[illegible]

محال ہے۔ [illegible] ہوں گے اور ہر عاجز حادث ہوتا ہے۔

[illegible] ماننا بھی ضروری ہے۔ اور یہ ایک ہی [illegible]

[illegible]

جاہل ہوں گے اور اس کے لیے جہالت کا ہونا محال ہے۔

اس لیے کہ اگر اللہ تعالیٰ جہالت سے متصف ہو جائے تو اس عالم کا وجود ہی نہ ہوتا۔

[illegible]

[illegible] بھی ضروری ہے جو کان اور کانوں کے سوراخ سے

[illegible] اس کے لیے بصارت کا ماننا بھی ضروری ہے جو [illegible]

کے ہاتھ وغیرہ سے پاک اور منزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی [illegible] کے لیے بیرونی اوزار اعضا

نہیں بلکہ [illegible]

قال لا تخافا اننی معکما اسمع واری (طٰہٰ ۴۶)

ترجمہ [illegible]

دیا ہوں

۲ وھو السمیع البصیر (الشوریٰ)

ترجمہ [illegible]

[illegible]

25 [illegible]

[illegible]

وکلم اللہ موسیٰ تکلیما (النساء ۱۶۴)

ترجمہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تو اللہ تعالیٰ نے براہ راست ہم کلام ہوا۔

[illegible]

ہوں گے اور یہ نقص ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے محال ہے۔

26 [illegible] اللہ تعالیٰ کا کلام [illegible] اور اصوات کے مجموعے سے تو

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو کیسے سنا؟

جواب یہ خرقِ عادت کے طور پر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے [illegible] تو

[illegible] اور بغیر جہت کے سنا تھا

[illegible] مصاحف میں لکھا

[illegible]

[illegible] اور ہمارے مصاحف میں کتابت کی اشکال کے

ساتھ موجود ہے اور حروف کی صورتیں اس پر دلالت کر رہی ہیں۔ یہ ہمارے دلوں میں

تخیل کے الفاظ کے ساتھ محفوظ ہے [illegible]

[illegible] ہمارے کانوں سے سنا جاتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بات

[illegible] بلکہ وہ قدیم معنی ہے جو اس کی

[illegible] اور اشکال کے ساتھ لکھا اور پڑھا جاتا ہے

[illegible] جو ان پر دلالت کرتے ہیں [illegible]

[illegible] اور ہم کلام الٰہی کو [illegible]

[illegible] جائیں گے جیسے

[illegible]

ترجمہ [illegible]

ولا تقربوا الزنی (بنی اسرائیل ۳۲)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ قائم ہے۔

[illegible] ہمارے سردار و آقا حضرت محمد مصطفی ﷺ [illegible]

[illegible] محمد مصطفی ﷺ [illegible]

[illegible]

29 [illegible]

[illegible]

[illegible] صفات افعال کہا جاتا ہے۔

11 [illegible] سوال کرے اس صفت کے قدیم ہونے کی تیرے پاس کیا دلیل [illegible] صفت حادث ہوتی تو اس سے یہ [illegible] اللہ تعالیٰ اس [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ کی قدرت کے شان کے [illegible]

[illegible]

ہوتے تو اس عالم میں کسی بھی چیز کا وجود ہی نہ ہوتا، اور یہ باطل ہے

34 [illegible]

لا تدركه الابصار وهو يدرك الابصار وهو اللطيف الخبير

(الانعام:103)

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

[illegible]

جواب: [illegible]

[illegible]

[illegible]

امر کے ساتھ متعلق کیا ہے [illegible]

ہو متعلق ہوگی وہ بھی جائز ہوگی۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ کی رؤیت جائز ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة (قیامۃ:22،23)

ترجمہ: [illegible]

باب 2

اللہ تعالیٰ کے لیے جہت کا ہونا محال ہے

[illegible]

[illegible] الرحمٰن على العرش [illegible]

[illegible] اهل التجسيم والتشبيه [illegible]

[illegible]

آیت 1: ليس كمثله شيء وهو السميع البصير (الشوریٰ:11)

[illegible]

آیت 2: قل هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد

(سورۃ اخلاص:1-4)

ترجمہ: [illegible] ہے کہ اللہ ہر لحاظ سے ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسا ہے کہ سب اس کے محتاج ہیں [illegible] اس کی کوئی اولاد ہے، اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔

[illegible]

آیت 3 فَلَا تَضْرِبُوا لِلّٰهِ الْأَمْثَالَ (النحل ۷۴)

ترجمہ لہٰذا تم اللہ تعالیٰ کے لیے مثالیں مت گھڑو۔

آیت 4 أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ (النحل ۱۷)

ترجمہ [illegible] جو کچھ پیدا نہیں کرتے؟ کیا پھر بھی تم کوئی سبق نہیں لیتے؟

آیت 5 سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ (الصافات ۱۸۰)

ترجمہ [illegible]

[illegible] منہدم کرنے والا ہے۔

[illegible] جہت [illegible] عنوان "جہت کے عنوان" کے تحت [illegible] الصحائف [illegible] فی الرد علی ابن تیمیہ [illegible] فی الفتوی الحمویة [illegible] علی اهل التشبیه فی قوله تعالیٰ الرحمن علی العرش استوی [illegible]

2.1 ۔ جہت باری تعالیٰ کے بارے میں اہل السنّت و الجماعت کا عقیدہ

[illegible] تعالیٰ اور مسلک اہل السنّت والجماعت [illegible]

[illegible] الرحمن علی العرش [illegible]

2.1.1 ۔ اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی مکان، زمان، جہت اور سمت نہیں

[illegible] مکان اور زمان [illegible] بھی اسی شان سے ہے جس شان سے وہ

پڑتا ہے۔

[illegible] حادث ہیں [illegible] لیکن یہ کہ اللہ تعالیٰ ازل میں کسی جہت یا سمت کے ساتھ مخصوص ہو۔ جہت اور سمت حادث کے لیے ہوتی ہیں ازلی کے لیے نہیں ہوتی۔ [illegible] تعالیٰ [illegible] جہت ہے اور نہ کوئی سمت ہے۔ مکان، جہت اور سمت تو محدود و متناہی [illegible] ذکر کی گئی ہے۔

[illegible] سمت، جہت، مکان [illegible] اللہ تعالیٰ سے متعلق [illegible] [illegible] سبحانہ وتعالیٰ عما یصفون [illegible]

(اعتقاد [illegible])

2.1.2۔ حضرت امام ابوالحسن اشعریؒ (المتوفی ۳۲۴ھ) کی تحقیق

كتب إلي الشيخ أبو القاسم نصر بن نصر بن علي العكبري عن القاضي أبي المعالي بن عبد الملك وذكر أن لأبي الحسن الأشعري نضر الله وجهه وقدس روحه

١ فإنه نظر في كتب المعتزلة والجهمية والرافضة وإنهم عطلوا وأبطلوا فقالوا لا علم لله ولا قدرة ولا سمع ولا بصر ولا حياة ولا بقاء ولا إرادة وقالت الحشوية والمجسمة والمكيفة المحددة إن لله علما كالعلوم وقدرة كالقدر وسمعا كالأسماع وبصرا كالأبصار

فسلك رضي الله عنه طريقة بينهما فقال إن الله سبحانه وتعالى علما لا كالعلوم وقدرة لا كالقدر وسمعا لا كالأسماع وبصرا لا كالأبصار"

وكذلك قال جهم بن صفوان العبد لا يقدر على إحداث شيء ولا على كسب شيء وقالت المعتزلة هو قادر على الإحداث والكسب معا فسلك رضي الله عنه طريقة بينهما فقال العبد لا يقدر على الإحداث ويقدر على الكسب ونفى قدرة الإحداث وأثبت قدرة الكسب

وكذلك قالت الحشوية المشبهة إن الله سبحانه وتعالى يرى مكيفا محدودا كسائر المرئيات وقالت المعتزلة والجهمية والنجارية إنه سبحانه لا يرى بحال من الأحوال فسلك رضي الله عنه طريقة بينهما فقال يرى من غير حلول ولا حدود ولا تكييف كما يرانا هو سبحانه وتعالى وهو غير محدود ولا مكيف فكذلك نراه وهو غير محدود ولا مكيف"

٤ وكذلك قالت النجارية إن الباري سبحانه بكل مكان من غير حلول ولا جهة وقالت الحشوية والمجسمة إنه سبحانه حال في العرش وإن العرش مكان له وهو جالس عليه فسلك طريقة بينهما فقال كان ولا مكان فخلق العرش والكرسي ولم يحتج إلى مكان، وهو بعد خلق المكان كما كان قبل خلقه"

وقالت المعتزلة له يد يد قدرة ونعمة، ووجهه وجه وجود وقالت الحشوية يده يد جارحة ووجهه وجه صورة فسلك رضي الله عنه طريقة بينهما فقال يده يد صفة ووجهه وجه صفة كالسمع والبصر"

٥ وكذلك قالت المعتزلة النزول نزول بعض آياته وملائكته

والاستواء بمعنى الاستيلاء وقالت المشبهة والحشوية النزول [illegible] بحركة وانتقال من مكان الى مكان والاستواء [illegible] على العرش [illegible] رضي الله عنه [illegible]

"النزول صفة من صفاته والاستواء"

7 وكذلك [illegible] كلام الله [illegible] و [illegible] والاجسام [illegible] عليه [illegible] رضي الله عنه [illegible] والاجسام [illegible]

العالم من المكيفات مخلوق مُبدع مخترع"

[illegible] علي بن الحسين بن [illegible] بيروت الطبعة الثالثة [illegible])

[illegible] قاضی ابو المعالی بن عبد الملک کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

ہم بھی اللہ تعالیٰ کو بغیر کسی حد اور کیف کے دیکھیں گے"۔

[illegible] لوگ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر مکان میں بغیر حلول اور جہت [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ عرش میں حلول کیے ہوئے ہیں۔

عرش [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

4 [illegible]

فرمایا: "اللہ تعالیٰ موجود تھے حالانکہ [illegible] اللہ تعالیٰ نے

عرش [illegible]

کے پیدا کرنے کے بعد بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ [illegible] پہلے تھے

5 [illegible]

[illegible]

6 [illegible]

[illegible] سمجھ

[illegible]

صورت کی [illegible]

7 حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

8 [illegible]

[illegible]

☆ مشبہہ اور حشویہ [illegible] اللہ تعالیٰ کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

☆ حضرت [illegible] عقیدہ [illegible]

فرمایا [illegible] اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے یہ صفت [illegible]

بھی [illegible] صفت ہے۔

7 اسی طرح [illegible] کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا مخلوق [illegible]

☆ حشویہ اور مجسمہ کہتے ہیں قرآن مجید [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

11 [illegible] قاضی ابوبکر باقلانی (المتوفی ۴۰۳ھ)

[illegible]

[illegible] الله تعالى متقدس عن الاختصاص بالجهات، والاتصاف [illegible] لا يوصف بالتحول والانتقال [illegible] كمثله شيء، وهو السميع البصير (الشورى: ١١) وقوله تعالى ولم يكن له كفوا احد (اخلاص: ٣) ولأن هذه الصفات تدل على الحدوث والله يتقدس عن ذلك. فإن قيل أليس قد قال الرحمن على العرش استوى (سورة طه: ٥)؟ قلنا بلى، قد قال ذلك ونحن نطلق ذلك وأمثاله على ما جاء في الكتاب والسنة، لكن ننفي عنه أمارة الحدوث، ونقول استواءه لا [illegible] ولا نقول ان العرش له قرار، ولا مكان، لأن الله تعالى كان ولا مكان، فلما خلق المكان لم يتغير عما كان.

(الانصاف فيما يجب اعتقاده ولا يجوز الجهل به، ص ٦٤، ٦٥، طبع عالم الكتب [illegible] العقيدة وعلم الكلام ص ١٣ [illegible])

[illegible]

لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر [illegible]

[illegible]

الرحمن علی العرش استوی [illegible]

[illegible]

2.1.4۔ حضرت امام الحرمین جوینیؒ (المتوفی ۴۷۸ھ) کی تحقیق

[illegible]

[illegible] تعالى متقدس عن الاختصاص بالجهات والاتصاف [illegible] لا تحيط به الأقطار ولا تكتنفه الأقتار ويجل عن قبول الحد والمقدار والدليل على ذلك

[illegible] مختص بجهة شاغل لها متحيز وكل متحيز قابل لملاقاة [illegible] يقبل الاجتماع والافتراق لا يخلو عنهما [illegible]

[illegible] الاختصاص بالجهة [illegible]

[illegible] الاختصاص بمكان وملاقاة جرام وأجسام

فإن قيل: قوله تعالى "الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى"

قلنا المراد بـ "الاستواء" القهر والغلبة والعلو

[illegible] على [illegible] عليه

والظهور عليه ومنه قول الشاعر

قد استوى بشر على العراق … من غير سيف ودم مهراق

لمع الأدلة في قواعد عقائد أهل السنة والجماعة ص [illegible] المؤلف عبد الملك بن عبد الله بن يوسف بن محمد الجويني، أبو المعالي، ركن [illegible]

[illegible]

[illegible]

2.1.5 ۔ علامہ شہاب الدین ابن جہبل کلابیؒ (المتوفی ۷۳۳ھ) کی تحقیق

نحن نذكر عقيدة أهل السنة فنقول عقيدتنا:

"أن الله قديم أزلي، لا يشبه شيئاً، ولا يشبهه شيء، ليس له جهة، ولا مكان، ولا يجري عليه وقت ولا زمان، ولا يقال له أين ولا حيث، يرى لا عن مقابلة ولا على مقابلة، كان ولا مكان، كوّن المكان، ودبّر الزمان، وهو الآن على ما عليه كان"

[illegible] الفتوى [illegible]

المحقق: [illegible] الناشر: مطبعة الفجر الجديدة، مصر

طبقات الشافعية الكبرى ج۹ ص۳۵ رقم ۱۳۰۲، المؤلف: تاج الدين [illegible] السبكي [illegible] المحقق: د. محمود محمد الطناحي، د. عبد الفتاح محمد الحلو، الناشر: هجر للطباعة والنشر والتوزيع، الطبعة: الثانية، ۱۴۱۳ھ

[illegible]

2.1.6 ۔ حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ (المتوفی ۱۳۵۲ھ) کی تحقیق

[illegible] کہ اس سے جہت ثابت ہوئی اور خدا کے لیے جو جہت کا انکار کرتے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تیمیہ کو سوچنا چاہیے تھا کہ جس ذات نے سارے عالم کو کم [illegible]

[illegible]

العیاذ باللہ [illegible] سے تجاوز کریں۔

(فیض الباری علی صحیح البخاری ج ۴ ص ۴۳۰ [illegible])

2.2۔ صفت متشابہات جیسے استواء علی العرش کی تحقیق

[illegible]

[illegible] آیات اور احادیث میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کو آسمان و عرش کی طرف [illegible] مطلب نہیں کہ آسمان اور عرش اللہ تعالیٰ کا مکان اور مستقر ہے بلکہ اس [illegible] عظمت اور کبریائی کو بیان کرنا مقصود ہے۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] نہیں کیونکہ کسی جسم پر وہی چیز متمکن ہو سکتی ہے کہ جو اسی مقدار [illegible] میں محال [illegible]

[illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

وھو القاہر فوق عبادہ (الانعام ۱۸، ۶۱)

[illegible]

[illegible] الکبیر (سبا ۲۳)

[illegible]

[illegible] وھو العزیز الحکیم

[illegible]

[illegible] حکمت والا ہے۔

وفوق کل ذی علم علیم (یوسف ۷۶)

ترجمہ: اور جتنے علم والے ہیں ان سب کے اوپر ایک بڑا علم رکھنے والا موجود ہے۔

[illegible] قاھرون (الاعراف ۱۲۷)

[illegible]

ما يكون من نجوى ثلاثة الا هو رابعهم ولا خمسة الا هو سادسهم ولا ادنى من ذلك ولا اكثر الا هو معهم اين ما كانوا (المجادلة ٧)

[illegible]

ونحن اقرب اليه منكم ولكن لا تبصرون (الواقعة ٨٥)

[illegible] ہم اس کے قریب ہوتے ہیں مگر تمہیں نظر نہیں آتا۔

[illegible] وهو الحكيم العليم (الزخرف ٨٤)

[illegible] علم کا بھی مالک۔

[illegible] شان کو اور اس کا احاطہ علم وقدرت کو بیان کرتا [illegible] علم اور قدرت [illegible] کائنات کو محیط ہے جیسا کہ ایک حدیث قدسی میں آیا

قلب المومن بين اصبعين من اصابع الرحمن

مومن کا دل رحمن کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔

[illegible]

ترجمہ: حجراسود زمین میں اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے۔

[illegible]

[illegible]

میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

[illegible] (الفتح: ١٠)

ترجمہ: (اے پیغمبر) جو لوگ تم سے بیعت [illegible]

کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔

[illegible]

شان اور رفعت مرتبہ کو بتلانا ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

رفیع الدرجات ذو العرش (المومن: ١٥)

ترجمہ: وہ رفیع الدرجات ہے، وہ عرش کا مالک ہے۔

اسی طرح جس حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شب آسمان دنیا [illegible]

[illegible]

[illegible] تعالیٰ کا بندے سے قرب اور بعد باعتبار مسافت کے مراد نہیں بلکہ [illegible]

[illegible]

بعید ہے۔

[illegible]

[illegible] مسافت میں مکاں سے کم ہوتا ہے اور اعلیٰ مقدار مسافت

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور کرسی، زمین اور آسمان [illegible] اپنی قدرت سے عرش، کرسی،

[illegible] اللہ تعالیٰ ان چیزوں کے پیدا کرنے کے بعد اسی شان سے ہے کہ

[illegible] پیدا کرنے سے پہلے تھا۔ ہم اہل السنت

[illegible]

[illegible] عرش پر حق ہے جس معنی کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا

[illegible]

[illegible]

ہے اور قضا سے ہوئے ہے۔

[illegible]

[illegible] وهو الحكيم العليم (الزخرف: ٨٤)

[illegible]

۔ جو حکمت والا بھی مالک ہے علم کا بھی مالک۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(عقائد الاسلام [illegible])

2.3: آیات استواء

[illegible] جبکہ ایک جگہ "الرحمن على العرش استوى" (سورۃ طٰہٰ:5) (رحمٰن نے عرش پر استواء فرمایا ہے) کے الفاظ آئے ہیں۔

جواب [illegible]

1 إن ربكم الله الذي خلق السماوات والأرض في ستة أيام ثم استوى على العرش يغشي الليل النهار يطلبه حثيثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بأمره ألا له الخلق والأمر تبارك الله رب العالمين (الأعراف:54)

ترجمہ [illegible] پھر اس نے عرش پر استواء فرمایا [illegible]

2 إن ربكم الله الذي خلق السماوات والأرض في ستة أيام ثم استوى

على العرش يدبر الأمر ما من شفيع إلا من بعد إذنه ذلكم الله ربكم فاعبدوه أفلا تذكرون (يونس:3)

[illegible] پروردگار ہے لہٰذا اس کی عبادت [illegible]

[illegible] ثم استوى على العرش [illegible]

[illegible]

4 الرحمن على العرش استوى (طٰہٰ:5)

[illegible]

5 الذي خلق السماوات والأرض وما بينهما في ستة أيام ثم استوى على العرش الرحمن فاسأل به خبيرا (الفرقان:59)

[illegible]

6 الله الذي خلق السماوات والأرض وما بينهما في ستة أيام ثم استوى على العرش ما لكم من دونه من ولي ولا شفيع أفلا تتذكرون يدبر الأمر من السماء إلى الأرض ثم يعرج إليه في يوم

[illegible] (سورۃ [illegible])

ترجمہ [illegible]

[illegible]

7 هو الذي خلق السموات والارض في ستة ايام ثم استوى على العرش يعلم ما يلج في الارض وما يخرج منها وما ينزل من السماء وما يعرج فيها وهو معكم اين ما كنتم والله بما تعملون بصير (الحديد ۴)

ترجمہ [illegible]

[illegible]

تشریح ثم استوى على العرش [illegible]

[illegible]

وكني بالعرش عن العز والسلطان والمملكة (راغب)

۱ والمراد بالاستواء على العرش نفاذ القدرة وجريان المشيئة

(تفسیر کبیر)

۲ واذا استقام له ملكه واطرد امره وحكمه، قالوا استوى على عرشه [illegible] ما قاله القفال والقول ان الذي قاله حق وصدق وصواب

(تفسیر کبیر)

[illegible] حقیقت [illegible] اور یہ معنی تو [illegible] کہ اللہ تعالیٰ کسی تخت پر

[illegible] لله مالا يعلمه البشر على الحقيقة الا بالاسم وليس كما [illegible] لكن كمالا به تعالى عن [illegible]

[illegible]

[illegible] استوى فلان على العرش يريدون [illegible]

[illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ عرش [illegible]

[illegible] قادر ہے۔

[illegible] انه مالك العرش [illegible]

(تفسیر [illegible])

۱ [illegible] ومالكه

[illegible]

۲ اور مقصود اس سے اس کے کمال قدرت اور عظمت و ہیبت کا اظہار ہے۔

و [illegible] في تخصيص العرش بالذكر هو انه اعظم الاجسام

(تفسیر [illegible] دار الکتب العلمیہ، بیروت [illegible])

وقيل هو اشارة الى مملكته وسلطانه

([illegible] راغب ص ۳۶۹) (تفسیر ماجدی ج ۲ ص ۱۵۵، ۱۵۶)

استواء

۱ [illegible] مطابق ہو گیا۔

استوی بمعنی [illegible] (تفسیر [illegible])

۲ [illegible]

[illegible]

اما [illegible] الاستيلاء [illegible] على [illegible]

۳ [illegible]

معنی [illegible] معنى الاستيلاء (راغب)

۴ [illegible]

[illegible]

الذي [illegible] على عرشه [illegible]

[illegible] كما يكون استواء المخلوقين (قرطبی)

[illegible]

2.3.1۔ ''اِسْتَوٰی'' کا معنی

اِستوی کا معنی [illegible]

[illegible]

[illegible] کے معنی مساوی اور برابر ہونے کے

[illegible]

لا يستوى الخبيث والطيب (المائدة: ۱۰۰)

۱ برابر نہیں ناپاک اور پاک۔

۲ [illegible] کے معنی ہوتے ہیں

[illegible]

۱ [illegible]

[illegible]

استووا على ظهوره (الزخرف ۱۳)

[illegible]

[illegible]

ثم استوى الى السماء [illegible]

[illegible]

[illegible]

۲ [illegible]

[illegible] على [illegible] معنى الاستيلاء، كقوله

الرحمن على العرش استوى (طه ۵)

(مفردات القرآن [illegible] اصفہانی [illegible])

[illegible]

[illegible]

الرحمن على العرش استوى (طه ۵)

ترجمہ: وہ بڑی رحمت والا عرش پر [illegible]

علامہ شبیر احمد عثمانی فرماتے ہیں

[illegible]

[illegible] اعتقاد رکھنا ہوگا کہ ابصار (دیکھنے) کا مبدا اس کی ذات [illegible]

[illegible]

لیس کمثله شیء وهو السمیع البصیر (الشوریٰ)

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

"استواء علی العرش" کو بھی اسی قاعدہ سے سمجھو [illegible]

[illegible] تشبیہ کا انکار [illegible] اور ظاہری صورت [illegible]

[illegible]

[illegible] اس طرح استواء فرمایا کہ وہ ہر چیز کا انتظام کرتا [illegible] کے بغیر (اس کے سامنے) کسی کی سفارش کرنے والا [illegible]

[illegible]

[illegible] الذی خلق السموات و الارض فی ستة ایام ثم استوی علی العرش [illegible] النهار یطلبه حثیثا و الشمس و القمر

[illegible] مسخرات بأمره ألا له الخلق والأمر تبارك [illegible]
العالمين (الاعراف:۵۴)

[illegible]

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم [illegible]
دفتر تمام گشت و بپایاں رسید عمر [illegible]

اے وہ ذات جو خیال، قیاس، گمان اور وہم سے بالا [illegible]
لوگوں سے کہا اور ہم نے سنا اور پڑھا ہے۔

[illegible]

ليس كمثله شيء وهو السميع البصير [illegible]

[illegible] ہے جو ہر بات سے بالا ہے [illegible]
(تفسیر عثمانی [illegible])

[illegible]

يعلم ما بين أيديهم وما خلفهم ولا يحيطون به علما (طه: ۱۱۰)

[illegible]

[illegible] محمد بن أحمد قال [illegible] عبد الصمد [illegible] محمد بن عمر بن [illegible] بالكوفة [illegible] محمد بن [illegible] قال [illegible] عن أمه عن أم سلمة [illegible] على العرش استوى [illegible] قالت الكيف غير [illegible] والإقرار به إيمان والجحود به كفر
(شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة ج۳ ص [illegible] رقم ۶۶۳)
السنة لابي القاسم هبة الله بن الحسن بن منصور الطبري الرازي اللالكائي (متوفى ۴۱۸ھ) تحقيق احمد بن سعد بن حمدان الغامدي [illegible] السعودية الطبعة [illegible]

[illegible] الرحمن على العرش استوى (طه:۵) [illegible] کے بارے میں فرماتی ہیں: استواء کی کیفیت [illegible] ہے [illegible] اس کا اقرار ایمان ہے اور [illegible]

[illegible] محمد بن [illegible] محمد بن يحيى [illegible] حدثنا محمد بن صدقة، قال: ثنا أحمد بن محمد بن يحيى بن سعيد [illegible] عن يحيى بن آدم، عن ابن عيينة [illegible] ربيعة عن قوله الرحمن على العرش استوى (طه:۵) كيف استوى؟ [illegible] الاستواء غير مجهول، والكيف غير معقول، ومن الله الرسالة وعلى الرسول البلاغ، وعلينا التصديق"
(شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة ج۳ ص [illegible] رقم ۶۶۵)

[illegible] بن منصور [illegible]
[illegible] تحقيق [illegible]
الناشر دار طيبة، السعودية، الطبعة [illegible] هـ)

☆ ومن طريق [illegible] كيف استوى على العرش؟ فقال: الاستواء غير مجهول، والكيف غير معقول، [illegible] الرسالة وعلى رسوله البلاغ وعلينا التسليم.

[illegible]

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

ترجمہ: حضرت امام [illegible]
[illegible] قرآن مجید میں [illegible]

پر [illegible] جھکا لیا اور خوف سے پسینہ پسینہ ہو گئے۔ پھر سر اٹھایا اور فرمایا: "وہ [illegible] کی صفت کو بیان [illegible] کیف (کیفیت) کا [illegible] نہیں کیا [illegible] تو اللہ تعالیٰ کی ذات سے مرفوع ہے اور سائل تو [illegible] بدعتی شخص ہے۔" پھر اپنے اصحاب سے فرمایا: "اس کو یہاں سے [illegible]"

[illegible] اور [illegible] راویوں سے منقول ہیں۔
[illegible] روایات کو اس طرح بھی نقل کرتے [illegible]

[illegible]

[illegible] العباس [illegible]
[illegible] (النبویۃ، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ [illegible] هـ)

اس کی تفسیر بعض علماء نے یوں کی ہے:

[illegible]

[illegible] ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات [illegible]

والکیف [illegible]

اس کا معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی [illegible] کو ان احوال [illegible] جیسے [illegible] وغیرہ سے موصوف نہیں کیا جاسکتا۔

والایمان بہ واجب"

[illegible] قرآن مجید [illegible]

4 "والسؤال عن کیفیتہ بدعۃ"

[illegible] بدعت ہے [illegible] سلف صالحین [illegible]
[illegible] ان مسائل کی تحقیق [illegible]
کرتے تھے۔

[illegible]

ہے اور انھوں نے اس کی نفی کردی جس سے [illegible]

[illegible]

ہو گیا ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] ومعلوم

[illegible]

[illegible]

5 [illegible] مجھول

[illegible]
[illegible] اُمت میں سے کسی کے کلام
[illegible]
[illegible] اس لیے اس کے بعد کہا گیا ہے۔

6 "والایمان بہ واجب"

اس پر ایمان لانا یعنی استواء کے معلوم [illegible]

[illegible] یعنی مجرد استواء پر ایمان لانا جیسا
کہ قرآن مجید میں [illegible] واجب ہے۔

4 [illegible] عن کیفیتہ بدعۃ

[illegible] بدعت کا معنی جیسا کہ مشہور و معروف
[illegible]
[illegible] عوام [illegible]
[illegible] اس کے بعد حضرت امام مالک
[illegible]

[illegible] سے حضرت امام مالک کا مقصود ہوا
[illegible] کسی چیز کے بارے میں سکوت کرنا، اس کے
[illegible]

[illegible] ہوئے اور حرکت [illegible]

[illegible] اہل السنۃ والجماعت کے ہاں معروف [illegible]
[illegible] سکوت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مخلوق [illegible]
[illegible] سے علاوہ [illegible]
[illegible] تھے۔

[illegible] روایت کرتے ہیں

[illegible] القاضي أبو العلاء صاعد بن محمد في كتاب الاعتقاد عن أبي يوسف عن الإمام أبي حنيفة أنه قال: "لا ينبغي لأحد أن ينطق في الله تعالى بشيء من ذاته، ولكن يصفه بما وصف سبحانه به نفسه ولا يقول فيه برأيه شيئا تبارك الله تعالى رب العالمين"

(روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی [illegible]
المؤلف: شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الآلوسی [illegible]
[illegible]) المحقق: علی عبد الباری عطیۃ الناشر: دار الکتب العلمیۃ
بیروت، الطبعۃ الأولی [illegible])

حضرت [illegible] [illegible] کہ وہ اللہ تعالیٰ [illegible]
اس کی [illegible] [illegible]
خود اللہ تعالیٰ [illegible]
والے [illegible]

2.3.2:۔ ”ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ“ کی تفسیر

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی
عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ
الْعٰلَمِیْنَ [illegible]

ترجمہ: [illegible]
پھر اس نے عرش پر استوا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے!

تشریح: اس آیت میں [illegible] کا ذکر ہے جو عرش سے فرش تک ہے۔ یہ آیت [illegible]
[illegible] ہے

اول: [illegible] کے سوا کوئی خالق نہیں۔
دوم: اس کا بیان کہ اللہ تعالیٰ [illegible] اس کے علم اور [illegible]
سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں

[illegible]

قسم اول میں تفصیل کا بیان

[illegible] إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ
[illegible]
[illegible]

[illegible] اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا
[illegible] وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] اسی لیے اس کو ترتیب [illegible]

قسم ثانی یا اجمالی کلام ہے۔

[illegible] الا لہ الخلق والامر [illegible]

[illegible]

''الا'' تاکید کے لیے آیا ہے۔

2 [illegible]

3 والامر [illegible]

کے مقابل ہے۔

4 [illegible] الا لہ الخلق والامر [illegible]

قسم ثالث تبارک اللہ رب العالمین [illegible]

[illegible]

[illegible] بات کی مستحق ہے [illegible]

[illegible] کا شکر ادا کریں گے۔

[illegible]

[illegible] اس مقام پر اچھے کے بارے میں کلام کرنا مقصود اصلی نہیں ہے۔

[illegible] کا بیان ہے، یعنی اس بات کا اثبات کرنا کہ اللہ تعالیٰ ہی [illegible] اس کائنات کے تدبیر و انتظام کرنے والے ہیں۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] اصحاب الجنة [illegible] اللہ حرمهما على الكافرين الذين اتخذوا [illegible] فاليوم ننساهم كما نسوا لقاء يومهم هذا وما كانوا بآياتنا يجحدون ولقد جئناهم بكتاب فصلناه

عَلَىٰ عِلْمٍ هُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُ يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلُهُ يَقُولُ الَّذِينَ نَسُوهُ مِن قَبْلُ قَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَل لَّنَا مِن شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ قَدْ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ (الاعراف ...)

ترجمہ: [illegible]

ترجمہ: [illegible]

[illegible] ان کی مخالفت نہ کریں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بے شمار حکمتیں عطا کی ہیں۔ اس کے بعد آیت میں بھی یہی مضمون بیان ہوا ہے

ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ حَتَّىٰ إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ كَذَٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

(الاعراف ۵۵-۵۷)

ترجمہ: [illegible] اور ان سے سبق حاصل کرو۔

[illegible] تاکہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و عبادت کا وجوب ثابت ہو جائے۔

24۔ باب استواء میں بعض لوگوں کا غلط عقیدہ

[illegible] میں بعض لوگ بڑی غلطی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ مشابہت بنا ڈالی۔

1. اللہ تعالیٰ کے لیے استقرار اور مماست کی نسبت پیدا کر ڈالی۔
2. اللہ تعالیٰ نے عرش کو [illegible]
3. اللہ تعالیٰ کی ذات پاک [illegible]
[illegible]
4. [illegible]
5. [illegible]

جواب

1. فرمانِ باری تعالیٰ ہے

سبحانہ وتعالیٰ عما یقولون علوا کبیرا [illegible]

ترجمہ: حقیقت یہ ہے [illegible]

2 [illegible]

3 [illegible] اللہ تعالیٰ کی ذات ان چیزوں سے پاک ہے۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] فی الرد علی عقائد أهل التجسیم والتشبیه [illegible] صفات متشابہات [illegible]

[illegible] فی الرد علی ابن تیمیه [illegible]
فی الفتوی الحمویة (مصنف علامہ ابن جہبل [illegible]ھ) اور
[illegible] مفتی عبدالواحد کی کتاب ”صفات متشابہات اور سلفی عقائد“

26 علامہ ابن العربی المالکیؒ (المتوفی ۵۴۳ھ) کی تحقیق

[illegible] حدیث النزول [illegible]

فمنهم من رده لانه خبر واحد [illegible]

ومنهم من قبله وامره كما جاء [illegible] ولا تكلم فيه مع اعتقاده ان الله ليس كمثله شيء

ومنهم من تاوله وفسره وبه اقول لانه معنى قريب عربي فصيح

[illegible] هذا الحديث قوم ليسوا من اهل العلم بالتفسير [illegible]

وقالوا في هذا الحديث دليل على ان لله في السماء على العرش من فوق سبع سموات

قلنا هذا جهل عظيم وانما قال ينزل الى السماء ولم يقل في هذا

[illegible] ولا كيف يعرف؟

4 قالوا: "وحجتهم ظاهرة. قال الله تعالى "الرحمن على العرش استوى"

قلت له: وما العرش في العربية؟ وما الاستواء؟

5 قالوا: "كما قال الله تعالى لتستووا على ظهوره"

قلت: [illegible]

6 قالوا: "وكما قال: واستوت على الجودي"

قلت: [illegible]

7 [illegible]

قلت: [illegible]

8 [illegible]

9 قالوا: قال الله عز وجل: ثم استوى على العرش. ثم استوى إلى السماء

قلت: [illegible] على العرش [illegible] السماء [illegible] أنه في السماء لقوله: أأمنتم من في السماء وقلت: إن معناه على السماء [illegible] الرحمن على العرش استوى أي إلى العرش

10 قالوا: [illegible] يدبر الأمر من السماء إلى الأرض

قلت: هذا صحيح ولكن ليس فيه لمعتقدكم دليل

11 قالوا: [illegible] الدعاء إلى السماء [illegible] موسى [illegible] فرعون [illegible]

[illegible]

قلت: [illegible]
[illegible] فرعون الذي اعتقد أن الباري في جهة فأراد أن يرقى إليه بسلم
فهنيئكم أنكم من أتباعه وأنه إمامكم

قالوا: وهذا أمية بن أبي الصلت يقول

[illegible] ومن هو فوق العرش فرد موحد

مليك على عرش السماء مهيمن لعزته تعنو الوجوه وتسجد

[illegible]

قلت: [illegible] فرعون [illegible] المحرفة

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

2 [illegible]

3 [illegible]

4 [illegible]

الرحمن على العرش استوى [illegible]

5 [illegible]

فاستووا على ظهوره [illegible]

ترجمہ: [illegible]

6 [illegible]

واستوت على الجودي [illegible]

ترجمہ: وہ کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری۔

[illegible]

7 [illegible]

[illegible]

هو الذي خلق لكم ما في الأرض جميعا ثم استوى إلى السماء فسواهن سبع سماوات وهو بكل شيء عليم [illegible]

[illegible]

10 [illegible]

يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ (سجدہ:5)

ترجمہ وہ آسمان سے لے کر زمین تک ہر کام کا انتظام خود کرتا ہے۔

ہم کہتے ہیں یہ سچ ہے لیکن اس میں تمہاری اس بدعت کی کوئی [illegible] نہیں ہے۔

11 یہ کہتے ہیں اہل توحید کا اس پر اجماع ہے کہ [illegible] آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ اگر ایسا ہو تو حضرت موسیٰ [illegible] [illegible]

[illegible]

وقال فرعون [illegible] لعلي ابلغ الاسباب اسباب السماوات فاطلع الى اله موسى وانى لاظنه كاذبا [illegible] لفرعون سوء عمله وصد عن السبيل وما كيد فرعون [illegible]

[illegible]

[illegible] کہ میں ان راستوں تک پہنچوں، جو آسمانوں کے راستے ہیں، پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے خدا کو جھانک کر دیکھوں۔ [illegible] جھوٹا ہوں"۔ اسی طرح فرعون کی [illegible] سے روک دیا گیا [illegible] [illegible]

[illegible]

12 [illegible]

فسبحان من لا يقدر الخلق قدره ومن هو فوق العرش فرد موحد مليك على عرش السماء مهيمن لعزته تعنو الوجوه و تسجد

[illegible] مخلوق پہچان ہی نہیں سکتی۔ وہ [illegible] آسمان کے عرش پر بادشاہ [illegible] اور سجدہ کرتے [illegible]

[illegible]

[illegible] کو مشتبہ بنا رہا ہے کہ تم جاہلیت کے [illegible] اقوال سے دلیل پکڑتے ہو اور تم لوگ تحریف اور [illegible] کا انکار کرتے ہو اور جو اللہ تعالیٰ کی [illegible] میں ذرہ برابر [illegible]

26۔ [illegible] تفسیر استیلاء (غالب ہونا) ہے

[illegible] نہیں ہے وہ مراد نہیں ہے، جیسے قعود (بیٹھنا) اور اعتدال [illegible] اللہ تعالیٰ کے لائق [illegible] [illegible] بلند اور پاک [illegible] کی ذات کو [illegible] [illegible]

[illegible] مانتے ہیں۔

2 پس اللہ تعالیٰ کے فرمان "استویٰ" کے معانی [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]
متصف ہو تو زمان اور مکان کا قدیم ہونا بھی لازم آئے گا [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]
پہلے موجود ہونا [illegible] جیسا کہ حدیث میں ہے [illegible]
تھا اس کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی [illegible] اللہ تعالیٰ کے لیے مکان کا محتاج ہونا
لازم آئے گا، حالانکہ اللہ تعالیٰ غنی مطلق ہے [illegible]
اللہ تعالیٰ کی ذات موجود تھی جب [illegible]
ہے جیسے وہ پہلے تھا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ذات تو ہمیشہ سے ازلی اور ابدی ہے۔

3 حضرت [illegible]

الرحمن علی العرش استوی۔ (سورۃ طٰہٰ ۵)

ترجمہ وہ خدائے رحمٰن عرش (حکومت) پر قائم ہے۔

[illegible]
[illegible]
ہو جاتا ہے۔

[illegible] الاستیلاء بالاقتدار [illegible]
(تفسیر ماجدی ص ۶۲۷ طبع تاج کمپنی لاہور کراچی)

اعتراض اگر یہ کہا جائے کہ "استولیٰ" (غالب ہونا) تو اس وقت بولا جاتا ہے، جب وہ پہلے سے غالب نہ ہو، یا کسی پر غالب آنے کے لیے اس سے جھگڑا کرے، یا پہلے عاجز ہو پھر اس پر قادر ہو جائے؟

[illegible] (کامل قدرت) ہے، جو جسم کے معارضہ اور جھگڑا
سے خالی ہو۔
[illegible] لفظ "ثم" ترتیب کے لیے نہیں ہے [illegible] کی ترتیب کی قسم سے ہے اس میں بعض کا بعض پر عطف ہے۔

[illegible] بہت ہی اچھا جواب دیا ہے وہ فرماتے ہیں:
[illegible] الاستیلاء مسبوقا بالمغالبة، ولکن لا یلزم [illegible] مسبوقا بھا ولا لفظ الاستیلاء مشعر بہ، [illegible] کذلک [illegible] قولہ تعالی واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون (یوسف ۲۱)

[illegible] المعروف ابو الحسن سیف الدین [illegible] الآمدی (متوفی [illegible]) المحقق احمد المہدی الناشر دار الکتب والوثائق القومیة، القاہرة، [illegible])

[illegible]
[illegible] ہرگز نہیں ہے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے

واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون (یوسف ۲۱)

ترجمہ [illegible] بہت سے لوگ نہیں جانتے۔

اعتراض [illegible] تمام مخلوقات کی نسبت سے حاصل ہے پھر عرش کی تخصیص کا کیا فائدہ؟

جواب عرش کی تخصیص [illegible] کہ عرش تمام مخلوقات میں سب سے بڑا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے
وھو رب العرش العظیم (توبہ ۱۲۹)

ترجمہ اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے

اور وہ ہر چیز کا مالک اور رب ہے جب وہ عرش، جس نے ہر چیز کو گھیرے ہوئے

[illegible] ہے، پر غالب ہے اور وہ مطلقاً ہر چیز پر غالب ہے۔

حضرت امام آمدیؒ فرماتے ہیں

[illegible] العرش [illegible] لخلق اعظم المخلوقات، واجل الكائنات

(أبكار الأفكار في أصول الدين [illegible] المؤلف: [illegible] الحسن سيف الدين علي بن أبي علي بن محمد بن سالم الثعلبي الآمدي [illegible] المحقق: أحمد المهدي، الناشر: دار الكتب والوثائق القومية، القاهرة [illegible])

ترجمہ: [illegible] عرش [illegible] مخلوق کے [illegible] تمام مخلوقات میں سب سے عظیم [illegible] کی ہے۔

2.7 :۔استقرار علی العرش کا عقیدہ راہِ صواب سے دور ہے

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] عرش [illegible]

اس لیے [illegible]

[illegible] کہ اللہ تعالیٰ [illegible] عرش پر [illegible] عظیم [illegible] بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہی ہے۔ [illegible]

[illegible] زمان اور مکان کا قدیم ہونا [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] مکان [illegible] مکان جو اللہ تعالیٰ کی جانب استقرار [illegible] مخلوق [illegible] باطل ہیں اس لیے کہ یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ قدیم [illegible] ہر چیز سے

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] ہے۔

2.8 ۔مکان کا قول کرنا جہت کے قول کو لازم ہے

[illegible]

[illegible] وجود [illegible] جهة [illegible] الجهات [illegible] الجهة [illegible] المكان [illegible] والخالق لا يحويه شيء، ولا تحدث له صفة

(شرح [illegible] المواقف [illegible])

ترجمہ: [illegible] مکان [illegible] جہت [illegible] بالکل اسی طرح جس نے اللہ تعالیٰ کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہ قدیم تو واجب الوجود ہے اور قدیم جہت کے کمالات سے ہے۔ [illegible]

ہوگا تو وہ مقداری اور محدود ہوگا۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نہیں ہو سکتی۔

2.9: قائلین جہت کا عقیدہ اور اس کا رد

[illegible] ان لوگوں میں محمد بن کرام اور بعض حنابلہ شامل ہیں۔

2.9.1: علامہ سیف الدین آمدیؒ (المتوفی ۶۳۱ھ) کی تحقیق

حضرت امام آمدیؒ فرماتے ہیں

اتفقت المشبهة على أنه تعالى في جهة وخصصوه بجهة الفوق

دون غيرها من الجهات ثم اختلف مذهب (محمد بن كرام) إلى أن كونه في الجهة ككون الأجسام فيها، حتى إنه قال إنه مماس للصفحة العليا من العرش، وجوز عليه الحركة والانتقال وتبدل [illegible] العرش ليئط من تحته كأطيط الرحل الجديد، وأنه يفضل على العرش من كل جانب أربعة أصابع وقف والفهم على جواز مماسته [illegible] المتمكنين من المستحيل بالعرض الرب تعالى في الدنيا والآخرة

ومنهم من قال إنه محاذ للعرش من غير مماسة، ومنهم من قال إن كون الرب تعالى في الجهة لا ككون الأجسام فيها

(ابكار الأفكار في أصول الدين ج ٢ص٢٣ المؤلف أبو الحسن سيف الدين علي بن أبي علي بن محمد بن سالم الثعلبي الآمدي (المتوفى ٦٣١ھ) المحقق د. أحمد المهدي الناشر دار الكتب والوثائق القومية، القاهرة [illegible])

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کا بھی یہی مذہب ہے۔ ان لوگوں نے یہاں تک کہہ دیا عرش اللہ تعالیٰ کی نچلی جانب سے ایسے چرچراتا ہے جیسے نیا پالان سوار سے چرچراتا ہے۔ عرش پر ہر طرف سے چار انگل کی جگہ باقی بچ جاتی ہے۔ رب تعالیٰ کے ساتھ اجسام کی مماست کرنے میں بعض مشبہہ نے بھی ان [illegible]

[illegible]

2.9.2 ۔علامہ ابن جہبل (المتوفی ۷۳۳ھ) کی تحقیق

[illegible]

[illegible]

[illegible]

4 [illegible]

اور پھر تم جلوس کے علاوہ اس کو قبول کرنے کا باب بھی بند کر دو۔

5 [illegible]

☆ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ (الحدید ۴)

ترجمہ تم جہاں کہیں ہو وہ تمہارے ساتھ ہے۔

☆ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ (سورۃ ق ۱۶)

ترجمہ اور ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

ان آیات میں بھی یہ کہو [illegible]

[illegible]

ہے کہ "استواء" عرش میں اللہ تعالیٰ کے افعال میں سے فعل نہیں ہے؟

[illegible]

[illegible] کا معنی بھی واضح نہیں ہے جس کو تم بغیر جسم کے مانتے ہو۔

6 [illegible]

لائق نہیں ہے۔

[illegible]

[illegible] ہے تو اس پر کسی بھی قسم کا کوئی وہم ثابت نہیں ہوتا ہے۔

[illegible]

[illegible] جا ہوں۔ اس آیت

[illegible]

ہے۔ [illegible] اس کو بادشاہی سے کنایہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ تو اہل

[illegible]

[illegible] جیسے حضرت امام جعفر صادق وغیرہ کا کلام پہلے گزر چکا ہے۔

[illegible] ہے استویٰ کا استولیٰ (غالب ہوا) کے معنی میں لینا اگر چہ درست

[illegible]

[illegible]

2.10:۔ اثبات جہت کے دلائل اور ان کے جوابات

2.10.1:۔ حدیث معراج سے دلیل اور اس کا جواب

[illegible]

سبحان الذي اسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى الذي باركنا حوله لنريه من آياتنا انه هو السميع البصير

[illegible]

2.10.2:۔ الفاظ صعود سے استدلال اور اس کا جواب

[illegible]

اليه يصعد الكلم الطيب والعمل الصالح يرفعه (فاطر 10)

[illegible]

... ثم يعرج اليه في يوم كان مقداره ... سنة مما تعدون (السجدة 5)

[illegible]

مجموعی جواب [illegible] کا بیان کرنا ہے بلکہ امور و معاملات [illegible]

[illegible] ہے جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے

صراط اللّٰه الذی له ما فی السمٰوٰت وما فی الارض [illegible] تصیر الامور (الشوریٰ ۵۳)

[illegible]

[illegible] طرف لوٹیں گے۔

٭ ولله غیب السمٰوٰت والارض والیه یرجع الامر کله فاعبده [illegible] علیه وما ربک بغافل عما تعملون (ہود ۱۲۳)

[illegible]

[illegible] کی طرف سارے معاملات لوٹائے جائیں گے۔ لہٰذا (اے پیغمبر!) اس کی [illegible]

[illegible]

۳ [illegible]

[illegible]

۴ [illegible]

[illegible]

۵ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ثابت ہو گیا تو ان آیات میں تاویل کرنا [illegible] یہ کلمات اور اعمال مرکی جگہ اور منزل [illegible] یا اس سے مراد مراتب اور درجات کا بلند [illegible] اس سے مراد درجات [illegible]

[illegible]

۱ اذ قال اللّٰه یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ (آل عمران:۵۵)

[illegible] میں تمہیں پورا سالم واپس لے لوں گا اور [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] حکمت کا اظہار مقصود تھا [illegible]

[illegible] (مدارک)

[illegible]

۲ [illegible] عزیز حکیم (النساء ۱۵۸)

[illegible] بڑا صاحب قدرت اور بڑا حکمت والا ہے۔

[illegible]

[illegible]

2.10.3 ۔ الفاظ فوقیت سے استدلال اور اس کا جواب

اعتراض: [illegible]

جواب: [illegible]

اللہ تعالیٰ کا فرمان:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نصرّف الآیات لعلهم یفقهون (الانعام ۶۵)

[illegible]

2.10.4 ۔ حدیث جاریہ سے استدلال اور اس کا جواب

[illegible]

[illegible] ... اور توحید الوہیت کا اقرار کریں ... [illegible]

[illegible] کلام میں وسعت پیدا کرنے کے لیے [illegible]

[illegible]

[illegible]

4 [illegible] ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں

قوله صلى الله عليه وسلم [illegible] قالت في السماء [illegible]

[illegible]

[illegible] تعالى الله عن ذلك علوا كبيرا

(فتح الباري شرح صحيح البخاري، [illegible] المؤلف: احمد بن علي بن حجر ابو الفضل العسقلاني الشافعي الناشر: دار المعرفة، بيروت [illegible])

[illegible] حضور اکرم ﷺ نے اس پر ایمان کا حکم لگایا کہ وہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

5 حضرت علامہ نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج [illegible]

باب تحريم الكلام في الصلاة ونسخ ما كان من اباحته [illegible]

[illegible] التراث العربي،

بيروت الطبعة الثانية، [illegible])

[illegible]

[illegible]

[illegible] جب دعا مانگنے والے دعا مانگتے ہیں تو وہ آسمان کی طرف منہ [illegible]

[illegible] جب نماز پڑھتا ہے تو کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تو اس سے یہ بات معلوم ہوگی کہ وہ موحدہ ہے اور وہ [illegible]

[illegible]

[illegible] الآية في [illegible]

[illegible]

[illegible] خالق السماء

[illegible]

[illegible] الكتب العلمية بيروت [illegible]

[illegible] آپ ﷺ کا سوال [illegible] عقیدہ [illegible]

[illegible]

[illegible] جب اس لونڈی نے آسمان کی طرف اشارہ کرکے [illegible]

[illegible] ﷺ نے جان لیا کہ وہ لونڈی بتوں کی پجاری نہیں ہے۔

[illegible] اشارہ کرنے کو اس بات پر محمول کیا کہ اس کا ارادہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے جو آسمانوں کا خالق ہے۔

7 امام رازیؒ فرماتے ہیں

[illegible]

منها يمكن الإشارة لقصور عقلها وقلة فهمها

[illegible] محمد بن الحسن بن الحسين التيمي الرازي الملقب بفخر الدين الرازي [illegible]

الطبعة الأولى ١٤١٥ھ)

[illegible]

اس اشارے پر ہی اکتفاء کیا گیا۔

8 علامہ محمد زاہد بن حسن الکوثری حنفیؒ کی تحقیق

[illegible]

[illegible] سے روایت کے مختلف الفاظ مروی ہیں، ایک روایت کے الفاظ [illegible]

فقالت رسول الله قال اعتقها فانها مسلمة

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

مضطرب ہونے کا حکم لگایا ہے، فرماتے ہیں

فدعت الرواية بالمعنى في الحديث ما تراه من الاضطراب

[illegible] (قاہرہ مصر)

[illegible] دیکھ رہے ہیں۔

[illegible]

حدیث کے ماہرین اور اہل علم و نظر اس بات سے متفق نہیں ہیں۔

[illegible]

٤ [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] کی شہادت دی [illegible]

[illegible]

٥ [illegible]

[illegible]

٦ [illegible]

[illegible] جانب ہو جائے گا۔

9 حضرت امام ابن فورکؒ (المتوفی ۴۰۶ھ) کی تحقیق

حضرت امام ابن فورکؒ (المتوفی ۴۰۶ھ) فرماتے ہیں

ذكر خبر آخر مما يقتضي التأويل ويوهم ظاهره التشبيه

[illegible]

1 [illegible]

[illegible] "اعتقها فإنها مؤمنة"

2 فاعلم أن الكلام في ذلك من وجهين

[illegible]

والثاني قوله أنها مؤمنة من غير ظهور عمل منها

3 [illegible]

4 [illegible]

بين "منزلة فلان منك" وأين فلان من الأمير" واستعملوه في استعلام الفرق بين الرتبتين بأن يقولوا أين فلان من فلان" [illegible]

[illegible]

لمرتبة والدرجة في التقريب والتبعيد والإكرام والإهانة

5 [illegible] ... ذي طو رفيع الشأن عظيم المقدار

6 كذلك [illegible] في قلبها ومعرفتها به

7 [illegible] والتكييف

8 [illegible] سبحانه "أمنتم من في السماء" لم ينكر ذلك

9 [illegible] هي علامة من علامات الإيمان

10 ويحتمل أن يكون [illegible]

[illegible] لا يعتبر بعد ذلك ظهور الأعمال والوفاء

مشكل الحديث وبيانه ص ١٥٨،١٥٩ المؤلف محمد بن الحسن بن فورك الأنصاري الأصبهاني، أبو بكر (المتوفى ٤٠٦ھ) المحقق موسى محمد علي الناشر عالم الكتب، بيروت الطبعة الثانية، ١٩٨٥ء)

[illegible]

[illegible] اس حدیث میں دو وجوہ سے تحقیق کی گئی ہے

[illegible]

(کہاں ہے؟) کا لفظ ہے جو مکان کے سوال کے لیے وضع کیا گیا ہے [illegible] بس [illegible] یہ اس لیے ہے کہ اہل لغت کہتے ہیں جب اہل زبان کی [illegible] مکان یا جگہ کے بارے میں سوال کرنا مشکل ہوجاتا ہے تو کہتے ہیں کیا [illegible] جگہ میں ہے؟ [illegible] وہ مسئول سے مکان کے بارے میں "أين؟" سے سوال کر کے پوچھتے ہیں۔

4 [illegible]

[illegible] جب [illegible] ذات سے مستوں کی قدر و منزلت معلوم کرنی ہو تو وہ [illegible]

[illegible] سے ان کی مراد قرب و بعد اور اکرام و اہانت کے لحاظ سے مرتبہ اور [illegible]

5 [illegible] والا اور بلند قدر و منزلت کا مالک ہے۔

6 اسی طرح اس لونڈی کا قول "آسمان میں" [illegible] کہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی معرفت اور عظمت ہے۔

7 [illegible] معانی پر محمول کرنا [illegible] حیثیت کا حق نہ [illegible]

8 [illegible] "اللہ تعالیٰ [illegible]" [illegible] اس سے ان کی مراد یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ صفت کے لحاظ سے فوق ہے، نہ کہ جہت کے لحاظ سے، جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

[illegible] (الملک ۱۶)

[illegible] تو وہ ایک [illegible] لے گئے؟ تو اس کا [illegible] نہیں کیا [illegible]

9 جناب رسول اللہ [illegible] "اس کو آزاد کر دو کیونکہ یہ مؤمنہ ہے" [illegible] کے یہاں [illegible] اس کے [illegible] ایمان کی علامت [illegible]

10 [illegible] مطلوب ہے اور اس سے اقبال اور وفا کا ظہور [illegible] جانا جاتا۔

2.10.5 ـ الفاظ "مَن فی السّمآء" سے استدلال اور اس کا جواب

[illegible] (الملک ۱۶)

[illegible]

تشریح [illegible]

[illegible]

(... [illegible] ۱۱۲۵ ... [illegible])

2.10.5.1 ۔ حضرت امام رازی ([illegible]) کی تحقیق

[illegible]

[illegible] في في السماء والجواب عنه [illegible]

[illegible]

لأن عادة الله تعالى [illegible]

[illegible]

[illegible]

دفعة واحدة في مكانين، فوجب أن [illegible]

[illegible]

السموات وفي الأرض، فكذا هاهنا

ورابعها: لم لا يجوز أن يكون المراد بقوله من في السماء الملك الموكل

[illegible]

بأمر الله وإذنه

(مفاتيح الغيب = التفسير الكبير، ج ٣٠/ص ٥٩٢، المؤلف: أبو عبد الله محمد بن عمر بن الحسن بن الحسين التيمي الرازي الملقب بفخر الدين الرازي خطيب الري (المتوفى ٦٠٦هـ) الناشر: دار إحياء التراث العربي، بيروت، الطبعة الثالثة ١٤٢٠هـ)

[illegible]

ہے اس آیت سے احتجاج کیا ہے

[illegible]

(الملک ۱۶)

[illegible]

جواب [illegible]
ممکن نہیں ہے۔

1 [illegible]

2 [illegible]

ترجمہ (ان سے) پوچھو کہ آسمانوں اور زمین میں جو [illegible]
(پھر اگر وہ جواب نہ دیں تو خود ہی) کہہ [illegible]
پھر اگر اللہ تعالیٰ کو آسمان میں [illegible]
ہو جائے گی کہ اللہ تعالیٰ [illegible]

3 [illegible]

[illegible] کے آنے کی جگہ ہے جیسا کہ آسمان اللہ تعالیٰ کی رحمت [illegible]

ثالثاً [illegible]

[illegible] کے ساتھ ہی وہ مشبہ کے قول کے موافق اللہ تعالیٰ کو آسمان میں [illegible] کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے یوں خطاب کر کے [illegible] کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے۔

[illegible]

ترجمہ اور وہی اللہ آسمانوں میں بھی ہے اور زمین میں بھی۔

[illegible] اور وہ اللہ تعالیٰ کے امر اور اس کے [illegible]

2.10.5.2 ۔ حضرت امام نوویؒ (المتوفی ۶۷۶ھ) کی تحقیق

[illegible]

2.11 ـ "اِنزال و نُزول" کے الفاظ سے استدلال اور اس کا جواب

جہت میں ہے

2 [illegible]

[illegible] تعالیٰ کے [illegible] میں ہے

5 وَإِنَّا لَهُ كَاتِبُونَ (الانبیاء: ۹۴)

ترجمہ: اور ہم اس (کوشش) کو لکھتے جاتے ہیں۔

اس سے مراد یہ ہے کہ ہم نے اس کے لکھنے کا حکم دیا ہے۔

3 قائلین جہت کے دلائل کا ادارہ اس حدیث سے نزول پر ہے

عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم

قال [illegible] كل ليلة إلى السماء الدنيا حين يبقى

ثلث الليل الآخر يقول من يدعوني فأستجيب له من يسألني فأعطيه

من يستغفرني فأغفر له

([illegible])

(۲۴) الترغیب فی الدعاء والذکر فی آخر اللیل [illegible]

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کرے تاکہ میں اسے بخش دوں۔

قائلین بالجہت نے اس حدیث کو اس کے ظاہر پر محمول کیا ہے۔

جواب: [illegible]

1 [illegible]

اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔

2 [illegible] میں جہات اور جہان کو بہت ساری حرکات ہیں

[illegible] ساری انتقالات (منتقل ہونا) کا سبب

[illegible] تھوڑے سے وقت سے پیدا ہوتی

[illegible] کہ اللہ تعالیٰ کا منتقل ہونا اس بات کو

[illegible]

[illegible]

3 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

4 [illegible]

[illegible] کے ساتھ ان لوگوں نے تخلیق سے وہ مراد لی ہے جو اللہ

[illegible] اہل تاویل نے کہا ہے۔ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی

[illegible]

5 [illegible]

[illegible]

[illegible] سے استواء، علو اور فوقیت کے اثبات کے بے شمار نصیب کا

[illegible] آگے گزر گئے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہنا شروع

[illegible]

[illegible]

[illegible] صفات سے بھی جو اللہ تعالیٰ کے حق میں وارد

[illegible] ایک قاعدہ بھی [illegible]

کر دیا ہے

أن كل كمال ثبت للمخلوق فالخالق أولى به

[illegible]

المدينة النبوية، المملكة العربية السعودية عام النشر [illegible]

[illegible]

6 [illegible]

7 [illegible]

[illegible] کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے

[illegible]

محمد علي الناشر عالم الكتب بيروت الطبعة الثانية [illegible]

[illegible] میں وہ فرماتے ہیں

[illegible] عن النبي صلى الله عليه [illegible]

[illegible]

علي الناشر عالم الكتب بيروت الطبعة [illegible]

[illegible] اور ان لوگوں نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اس لفظ کو [illegible]

8 حافظ ابن حجر [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت ابوسعید خدریؓ [illegible] جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے
ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مہلت دیتے ہیں یہاں تک کہ
جب رات کا پہلا حصہ گزر جاتا ہے [illegible] پھر ایک منادی [illegible] والا [illegible]
[illegible] الحدیث
حضرت امام ترمذیؒ فرماتے ہیں [illegible]

2.11.1: علامہ ابن العربی المالکیؒ (المتوفی ۵۴۳ھ) کی تحقیق

1 قوله "ينزل ويجيء ويأتي" وما أشبه ذلك من الألفاظ التي لا تجوز على الله في ذاته معانيها، فإنها ترجع إلى أفعاله

2 وههنا نكتة وهي أن أفعاله [illegible] في ذاته، [illegible] في ذاته ولا ترجع [illegible] في مخلوقاته [illegible] في المخلوقات لا في [illegible]

3 وقد بين ذلك الأوزاعي [illegible] هذا الحديث فقال "يفعل الله ما يشاء" [illegible] لا يتوهم [illegible] ولا يشبهه شيء من المخلوقات ولا يدخل [illegible] التأويلات

4 فقالوا "نقول ينزل ولا نكيف"

ب [illegible] كما علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم، وكما علمنا من العربية التي نزل بها القرآن

5 قال النبي عليه السلام "يقول الله عبدي مرضت فلم تعدني وجعت فلم تطعمني وعطشت فلم تسقني" وهو لا يجوز عليه شيء من ذلك ولكن شرف هؤلاء بأن عبر به عنهم

6 كذلك قوله "ينزل ربنا" [illegible] عبده وملكه الذي ينزل بأمره

باسمه فيما يعطي من رحمته ويهب من كرمه ويفيض على الخلق من عطائه وقال الشاعر

وقد نزلت فلا تظني غيره ... مني بمنزلة المحب المكرم

والنزول قد يكون في المعاني وقد يكون في الأجسام [illegible] [illegible] الله عنه [illegible] حمله على [illegible] ملكه ورسوله وعبده [illegible] على أنه كان لا يفعل شيء من ذلك [illegible] ثلث الليل [illegible] وسمى ذلك نزول عن مرتبة إلى مرتبة ومن صفة إلى صفة فتلك عربية محضة خاطب بها عرف [illegible] وأكثر توحيد وأقل من [illegible]

ا [illegible] رحمته لم تخص بذلك الثلث من الليل، لأن رحمته تنزل بالليل والنهار

ب [illegible] وفي ساعة [illegible] يكون نزولها أكثر وعطاؤها أوسع

عارضة الأحوذي بشرح صحيح الترمذي ج٢ ص٢٣٦ [illegible] القاضي محمد بن عبد الله أبو بكر بن العربي المعافري الاشبيلي المالكي (المتوفى ۵۴۳ھ) الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان)

1 [illegible] ينزل ويجيء ويأتي [illegible]
[illegible]
[illegible]

2 یہاں تک بہت اہم نکتہ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]
ہیں اور اللہ تعالیٰ [illegible] میں نہیں ہوتے ہیں۔ پھر جب [illegible]
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں ایسا کروں گا تو اس کا معنی ہوتا ہے [illegible]
[illegible]

3 [illegible]

4 [illegible]

5 [illegible]

6 اسی طرح حدیث مبارک کے الفاظ [illegible]

ولقد نزلت فلا تظني غيره   مني بمنزلة المحب المكرم

ترجمہ: [illegible]

7 [illegible]

[illegible]

2.12: "اللہ تعالیٰ جسم و جہت سے منزہ ہیں" کے بارے میں علمائے اُمت کی تحقیقات

2.12.1 ۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ (المتوفی ۱۵۰ھ) کی تحقیق

حضرت امام ابو حنیفہ (المتوفی ۱۵۰ھ) [illegible]

نقر بأن الله على العرش استوى من غير أن يكون له حاجة واستقرار عليه وهو الحافظ للعرش وغير العرش من غير احتياج فلو كان محتاجا لما قدر على ايجاد العالم وتدبيره كالمخلوقين ولو كان محتاجا الى الجلوس والقرار فقبل خلق العرش اين كان الله تعالى؟

تعالى الله عن ذلك علوا كبيرا .

[illegible]

2.12.2 ۔ حضرت امام بخاریؒ (المتوفی ۲۵۶ھ) کا فہم و تحقیق

[illegible]

[illegible]

عن المكان انتهى

[illegible] العرش محتاج الى الله تعالى [illegible]

[illegible]

[illegible]

2.12.3۔ حضرت امام طحاویؒ (المتوفی ۳۲۱ھ) کی تحقیق

[illegible]

[illegible]

2.12.4۔ حضرت شیخ ابو منصور ماتریدی (المتوفی ۳۳۳ھ) کی تحقیق

[illegible]

[illegible]

2.12.5۔ حضرت شیخ عبد القاهر بن طاهر بن محمد بن عبد اللہ البغدادی التمیمی الأسفرایینی، ابو منصور (متوفی ۴۲۹ھ) کی تحقیق

[illegible]

لقدرته لا مكان لذاته

وقال ايضا: قد كان ولا مكان وهو الآن على ما كان

(الفرق بين الفرق وبيان الفرقة الناجية ص۳۲۱، المؤلف: عبد القاهر بن طاهر بن محمد بن عبد الله البغدادي [illegible])

[illegible]

2.12.6۔ حضرت شیخ ابو الحسن سیف الدین علی بن ابی علی بن محمد بن سالم الثعلبی الآمدی (المتوفی ۶۳۱ھ) کی تحقیق

[illegible]

(غاية المرام في علم الكلام ص۱۱۲، المؤلف: ابو الحسن سيف الدين علي بن ابي علي بن محمد بن سالم الثعلبي الآمدي (المتوفى ۶۳۱ھ) المحقق: حسن محمود عبد اللطيف، الناشر: المجلس الأعلى للشئون الإسلامية، القاهرة)

[illegible]

[illegible] فالله يحكم بينهم يوم القيامة فيما كانوا فيه يختلفون

[illegible]

[illegible]

القاعدة الثانية في ابطال التشبيه وبيان ما لا يجوز على الله تعالى

معتقد اهل الحق ان الباري لا يشبه شيئا من المحدثات ولا يشبهه شيء من الكائنات بل هو بذاته منفرد عن جميع المخلوقات وانه ليس بجوهر ولا جسم ولا عرض ولا تحله الكائنات ولا تمازجه المحدثات ولا له مكان يحويه ولا زمان هو فيه [illegible] لا يعد به ليس كمثله شيء وهو السميع البصير (الشورى ١١)

(غاية المرام في علم الكلام ص١٨٠ المؤلف ابو الحسن سيف الدين علي بن ابي علي بن محمد بن سالم الثعلبي الآمدي (المتوفى ٦٣١ھ) المحقق حسن محمود عبد اللطيف الناشر المجلس الأعلى للشئون الاسلامية القاهرة)

دوسرا قاعدہ عقیدۂ تشبیہ کے بطلان میں، اور اس چیز کا بیان جس کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر جائز نہیں

[illegible]

ليس كمثله شيء وهو السميع البصير (الشورى ١١)

[illegible]

2.12.7: حضرت شیخ ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری الخزرجی شمس الدین القرطبی (المتوفی ٦٧١ھ) کی تحقیق

[illegible] تنزّه عن القدر والمنزلة لا عن [illegible] عن التحيّز

(الجامع لأحكام القرآن = تفسير القرطبي [illegible] المؤلف ابو عبد الله محمد بن احمد بن ابي بكر بن فرح الانصاري الخزرجي شمس الدين القرطبي (المتوفى ٦٧١ھ) تحقيق احمد البردوني وابراهيم اطفيش الناشر دار الكتب المصرية، القاهرة الطبعة الثانية، ١٣٨٤ھ)

[illegible]

[illegible] تنزيهه عن الحركة والانتقال وشغل الأمكنة

(الجامع لأحكام القرآن = تفسير القرطبي ج٦ ص٣٩٠ المؤلف ابو عبد الله محمد بن احمد بن ابي بكر بن فرح الانصاري الخزرجي شمس الدين القرطبي (المتوفى ٦٧١ھ) تحقيق احمد البردوني وابراهيم اطفيش الناشر دار الكتب المصرية، القاهرة الطبعة الثانية، ١٣٨٤ھ)

ترجمہ: قاعدہ اور اصول بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات مبارکہ حرکت، انتقال ہونے اور کسی بھی مکان میں ہونے سے پاک ہے۔

3 ومعنى ﴿فوق عباده﴾ (الانعام ۱۸) فوقية الاستعلاء بالقهر والغلبة عليهم؛ أي هم تحت تسخيره لا فوقية مكان، كما تقول: السلطان فوق رعيته، أي بالمنزلة والرفعة

(الجامع لأحكام القرآن = تفسير القرطبي، ج ۶ ص ۳۹۹ المؤلف أبو عبد الله محمد بن أحمد بن أبي بكر بن فرح الأنصاري الخزرجي شمس الدين القرطبي (المتوفى ۶۷۱ھ)، تحقيق أحمد البردوني وإبراهيم أطفيش الناشر دار الكتب المصرية القاهرة الطبعة الثانية، ۱۳۸۴ھ)

ترجمہ: "فوق عبادہ" کا معنی یہ ہے کہ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] ہیں [illegible] مکان کے لحاظ سے اوپر ہیں [illegible] منزلت اور رفعت کے لحاظ سے۔

4 قوله تعالى ﴿يأتي بعض آيات ربك﴾ (الانعام ۱۵۸) کے تحت فرماتے ہیں

وليس مجيئه تعالى حركة ولا انتقالا ولا زوالا، لأن ذلك إنما يكون إذا كان الجائي جسما أو جوهرا. والذي عليه جمهور أئمة أهل السنة أنهم يقولون: يجيء وينزل ويأتي. ولا يكيفون، لأنه "ليس كمثله شيء وهو السميع البصير"

(الجامع لأحكام القرآن = تفسير القرطبي، ج ۷ ص ۱۴۵ المؤلف أبو عبد الله محمد بن أحمد بن أبي بكر بن فرح الأنصاري الخزرجي شمس الدين القرطبي (المتوفى ۶۷۱ھ)، تحقيق أحمد البردوني وإبراهيم أطفيش الناشر دار الكتب المصرية القاهرة الطبعة الثانية، ۱۳۸۴ھ)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا آنا حرکت، انتقال [illegible] نہیں ہے، کیونکہ یہ جگہ سے جگہ کی طرف منتقل ہونا تو جسم [illegible] جوہر ہو۔ جمہور اہل السنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ یوں تو کہتے ہیں وہ آیا، وہ نازل ہوا [illegible] اور اس کی کیفیت بیان نہیں کرتے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی مثال یہ ہے۔

﴿ليس كمثله شيء وهو السميع البصير﴾ (الشوریٰ ۱۱)

کوئی چیز اس کے مثل نہیں ہے اور وہی ہے جو ہر بات سنتا سب کچھ دیکھتا ہے۔

5 [illegible]

وقال أبو المعالي: قوله صلى الله عليه وسلم "لا تفضلوني على يونس بن متى" المعنى فإني لم أكن وأنا في سدرة المنتهى بأقرب إلى الله منه، وهو في قعر البحر في بطن الحوت. وهذا يدل على أن الباري سبحانه وتعالى ليس في جهة

(الجامع لأحكام القرآن = تفسير القرطبي، ج ۱۱ ص ۳۳۳، ۳۳۴ المؤلف أبو عبد الله محمد بن أحمد بن أبي بكر بن فرح الأنصاري الخزرجي شمس الدين القرطبي (المتوفى ۶۷۱ھ) تحقيق أحمد البردوني وإبراهيم أطفيش الناشر دار الكتب المصرية، القاهرة الطبعة الثانية، ۱۳۸۴ھ)

ترجمہ: [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان "لا تفضلوني على يونس بن متى" کا معنی یہ ہے کہ میں [illegible] سدرۃ المنتہیٰ میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب نہیں ہوں، بہ نسبت حضرت یونس علیہ السلام کے جب وہ مچھلی کے پیٹ میں سمندر کی تہہ میں تھے۔ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کسی جہت میں نہیں ہے۔

[illegible] تفسیر [illegible] میں لکھتے ہیں

والله جل ثناؤه لا يوصف بالتحول من مكان إلى مكان، وأنى له

[illegible] ولا [illegible] ولا يجري عليه وقت ولا [illegible] لأن في جريان الوقت على الشيء فوت الأوقات، ومن فاته شيء فهو عاجز

الجامع لأحكام القرآن = تفسير القرطبي [illegible] المؤلف أبو عبد الله محمد بن أحمد بن أبي بكر بن فرح الأنصاري الخزرجي شمس الدين القرطبي [illegible] تحقيق أحمد البردوني وإبراهيم أطفيش [illegible] دار الكتب المصرية القاهرة الطبعة الثانية، ١٣٨٤ھ)

اللہ تعالیٰ ایک مکان سے دوسرے [illegible]
اللہ تعالیٰ کے لیے آمد و رفت اور حرکت [illegible]
[illegible]
کر کسی شے پر وقت کا جاری [illegible]
فوت ہو جائے [illegible]

[illegible]

[illegible] وصفه بالعلو والعظمة [illegible] الجهات و [illegible] صفات الأجسام [illegible] مهبط الوحي ومنزل القطر ومحل القدس ومعدن المطهرين من الملائكة [illegible] سرادق عرشه [illegible] وفوقها غرفة وحشه، كما جعل الله الكعبة قبلة للدعاء والصلاة [illegible] وهو غير محتاج [illegible] حين لا مكان ولا زمان [illegible] ولا زمان وهو الآن على ما عليه كان

الجامع لأحكام القرآن = تفسير القرطبي [illegible] المؤلف أبو عبد الله محمد بن أحمد بن أبي بكر بن فرح الأنصاري الخزرجي

شمس الدين القرطبي [illegible] تحقيق أحمد البردوني وإبراهيم أطفيش الناشر دار الكتب المصرية القاهرة الطبعة الثانية، ١٣٨٤ھ)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

2128 ۔ حضرت شیخ ولی الدین ابو زرعہ احمد بن عبد الرحیم العراقی (المتوفی ۸۲۶ھ) کی تحقیق

[illegible] لأن [illegible] والله تعالى منزه عن الاستقرار والتحيز والجهة [illegible] من حضرة [illegible] بل من حضرة الشرف [illegible] ووضع ذلك الكتاب في محل معظم عنده

طرح التثريب في شرح التقريب المقصود بالتقريب تقريب الأسانيد

وترتيب المسانيد، ج٨، ص٨٢، المؤلف: أبو الفضل زين الدين عبد الرحيم بن الحسين بن عبد الرحمن بن أبي بكر بن إبراهيم العراقي المتوفى ٨٠٦هـ [illegible] المصري، أبو زرعة ولي الدين، ابن العراقي (المتوفى ٨٢٦هـ) الناشر: دار إحياء التراث العربي، بيروت)

[illegible]
كتاب (لوح محفوظ) اللہ تعالیٰ کے پاس عرش والی جگہ میں ہے۔

2.12.9۔ حافظ ابن حجر عسقلانی (المتوفی ۸۵۲ھ) کی تحقیق

1 [illegible] الجهة وقال [illegible] وأنكر ذلك الجمهور لأن القول بذلك يفضي إلى التحيز [illegible] عن ذلك

(فتح الباري شرح صحيح البخاري، ج١٣، ص٣٠، المؤلف: أحمد بن علي بن حجر [illegible] العسقلاني الشافعي [illegible]، الناشر: دار المعرفة، بيروت، ١٣٧٩هـ)

[illegible]

[illegible] ولا يوصف [illegible] ذلك من [illegible] ولم يرد هذا ذلك وإن كان قد أحاط بكل شيء علما جل وعز

(فتح الباري شرح صحيح البخاري [illegible]، المؤلف: أحمد بن علي بن حجر [illegible] العسقلاني الشافعي [illegible]، الناشر: دار المعرفة، بيروت، ١٣٧٩هـ)

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible] اللہ منزہ عن الحركة والتحول والحلول، ليس كمثله شيء

(فتح الباري شرح صحيح البخاري، ج١٣، ص١٢٣، المؤلف: أحمد بن علي بن حجر أبو الفضل العسقلاني الشافعي (المتوفى ٨٥٢هـ)، الناشر: دار المعرفة، بيروت، ١٣٧٩هـ)

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]
ليس كمثله شيء وهو السميع البصير [illegible]
[illegible] ہے جو بات مناسب ہو کہا گیا ہے۔

4 [illegible]
[illegible] لا [illegible]

(فتح الباری شرح صحیح البخاری، ج۱۳ص۴۰۵، المؤلف: أحمد بن علی بن حجر [illegible] دار المعرفة، بیروت، ۱۳۷۹ھ)

ترجمہ: [illegible]

2.12.10 ۔علامہ بدرالدین عینیؒ (المتوفی ۸۵۵ھ) کی تحقیق

علامہ بدرالدین عینی فرماتے ہیں:

باب "وکان عرشه على الماء"، "وهو رب العرش العظيم"

أی: هذا باب في [illegible] السموات والأرض في ستة أيام وكان عرشه على الماء [illegible] أحسن عملا ولئن قلت إنكم مبعوثون من بعد الموت ليقولن الذين كفروا إن هذا إلا سحر مبين" في قوله "فإن تولوا فقل حسبي الله لا إله إلا هو عليه توكلت وهو [illegible] وذكر هاتين القطعتين من [illegible] تنبيها على [illegible]

من قوله [illegible] العرش [illegible] الحديث [illegible] وكان عرشه على الماء [illegible] وهو الذي خلق السموات والأرض في ستة أيام وكان عرشه على الماء ليبلوكم أيكم أحسن عملا ولئن قلت إنكم مبعوثون من بعد الموت ليقولن الذين كفروا إن هذا إلا سحر مبين [illegible]

[illegible] في دولته وحده ولا عرش معه

[illegible] المجسمة معناه استقر وهو فاسد لأن الاستقرار من صفات [illegible]

[illegible]

[illegible] شیء لم یکن [illegible] وكان عرشه على الماء، ثم خلق السموات والأرض الخ

[illegible]

2.12.11 ۔ حافظ محمد بن عبد الرحمٰن سخاویؒ (المتوفی ۹۰۲ھ) کی تحقیق

1

2.12.12 ۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) کی تحقیق

نوٹ

2.12.13 ۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (المتوفی ۱۱۷۶ھ) کی تحقیق

وهو بريء عن الحدوث والتحدد من جميع الوجوه ليس بجوهر ولا عرض ولا جسم ولا في حيز وجهة ولا يشار اليه بهنا وهناك ولا [illegible] ولا الكذب وهو فوق العرش كما وصف نفسه ولكن لا بمعنى [illegible] والراسخون في العلم ممن أتاه الله من لدنه علما

[illegible]

[illegible]

اور وہ باری تعالیٰ ہر جہت اور ہر طریق پر حدوث اور [illegible]

[illegible]

ظاہر فرمادیا ہے۔

2.12.14 ۔ حضرت شیخ عبد الغنی الغنیمی المیدانی الحنفی الدمشقیؒ (المتوفی ۱۲۹۸ھ) کی تحقیق

والله تعالى ليس بجسم فليست رؤيته كرؤية الأجسام، فإن الرؤية [illegible] في مكان وجهة لا يرى لا في [illegible] بجسم فرؤيته كذلك ليس في مكان ولا جهة

(شرح العقيدة الطحاوية، ص ۹۸، ۹۹ المؤلف عبد الغني الغنيمي [illegible])

[illegible] رؤیت نہیں ہوگی۔ اس [illegible] لہٰذا جو ذات کسی مکان [illegible] ہوگی۔ [illegible] طرح اس کی رؤیت بھی مکان اور جہت میں نہیں ہوگی۔

باب3

مسئلہ نزول اور جہتِ باری تعالیٰ

3.1 نزول باری تعالیٰ کے بارے میں مذاہب کا بیان

3.2 نزول باری تعالیٰ اور صحیحین کی حدیث

[illegible] وابي عبد الله الاغر عن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول

الله صلى الله عليه [illegible]

[illegible]

[illegible]

3.3 ۔ حضرت امام غزالی کی تحقیق

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عزة يقال امره في السماء السابعة

وفي معارضته إذا سقطت رتبته يقال قد هوى إلى أسفل السافلين [illegible]

إلى أدنى الدرجات

[illegible]

لذته بصفاته وجلاله، ولا يمكن زوال علوه

[illegible] وعدم المبالاة فهو ممكن، فيحمل النزول عليه.

[illegible] بهم، مستجيب لهم، مع الاستغناء إذا دعوه

[illegible]

[illegible] على [illegible] بالأدعية [illegible] على الركوع [illegible]
فإن من استشعر بقلبه طاقته مبادي جلال الله تعالى استحقر سجوده
وركوعه

فإن [illegible] بالإضافة [illegible] جلال الله [illegible]
تحريك [illegible] على [illegible]
ملوك [illegible] الملوك [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بعض الخلفاء!

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ولفظ [illegible] في موضعه [illegible]

فإن قيل فلم خصص السماء الدنيا؟

[illegible] عبارة عن [illegible] الأخيرة [illegible]
[illegible] على [illegible]
الكواكب، والثرى أسفل المواضع

فإن قيل فلم خصص بالليالي، فقال: "ينزل كل ليلة"

قلنا لأن [illegible] الدعوات [illegible]
[illegible] ذكرهم [illegible]
الله تعالى [illegible] هذا الدعاء هو [illegible] الاستجابة [illegible]
[illegible] القلوب عند تزاحم الأشغال.

(الاقتصاد في الاعتقاد ص [illegible]) المؤلف: أبو حامد محمد بن محمد
الغزالي الطوسي (المتوفى ٥٠٥)، وضع حواشيه: أنس محمد عدنان
[illegible]

[illegible] الله تعالى [illegible] السماء [illegible]
[illegible] اس میں دو طرح سے تاویل کی گئی ہے
[illegible] اور یہاں [illegible] مراد ہے۔ [illegible]
[illegible] نزول کی نسبت فرشتوں میں سے کسی ایک فرشتہ کی طرف
[illegible] "[illegible] القرية التي [illegible] فيها"
[illegible] بستی والوں سے پوچھنا مراد ہے۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] شہر میں ہوتا
[illegible]
[illegible] کے لشکر کا نزول مراد ہوگا۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اور جس کا کلام بلند
[illegible] اس کے بارے میں کہا جاتا ہے۔ اس کلام [illegible] آسان ہے۔

[illegible]

۲ مرتبے سے نیچے آنے میں اس کے ترک کرنے یا چھوڑنے کی وجہ سے

۳ [illegible]
تقاضے کے باوجود اس کام کو چھوڑ دینا۔

[illegible]

۲ اپنے رتبہ و مقام سے نیچے گر جانا تو یہ بھی محال ہے۔ اس لیے [illegible]
صفات و جلال کے ساتھ قدیم ہے لہٰذا اس کی صفت علو [illegible]

۳ نزول بمعنی لطف و رحمت اور استغناء اور بے نیازی کو [illegible]
ہیں۔ لہٰذا نزول باری تعالیٰ کے لیے یہی معنی متعین ہو جائے گا۔

[illegible] "رفيع الدرجات ذو العرش" نازل ہوئی تو [illegible] کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و ہیبت کی وجہ سے [illegible] [illegible] قبول کرنے والے ہیں باوجود استغناء کے جب بندے اس کو پکارتے ہیں۔

[illegible]

[illegible] کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان بندوں کی حوصلہ افزائی ہو جو [illegible]

[illegible]

[illegible] کی تابع کرتے رہتے ہیں ان کی اس [illegible] کے علاوہ دوسروں کی خدمت سے اپنے آپ کو بلند رکھتے ہوئے [illegible] بعض علماء کی عادت بھی رہی ہے۔

[illegible] لوگوں نے مجبور رکھا ہے۔

اعتراض: [illegible]؟

جواب: [illegible] یہ آخری وجہ سے عبارت ہے کہ اس کے بعد کوئی وجہ نہیں ہے۔ جیسا

[illegible] ... سب سے پہلی بات ہے۔

اعتراض: اگر یہ کہا جائے ... [illegible]

جواب: ہم کہتے ہیں ... [illegible]

3.4۔ حضرت امام فخر الدین رازیؒ (متوفی ۶۰۶ھ) کی تحقیق

في المجيء والنزول

1 احتجوا بقوله تعالى "هل ينظرون إلا أن يأتيهم الله في ظلل من الغمام"

2 وبقوله تعالى: "وجاء ربك"

1 واعلم أن الكلام في قوله "هل ينظرون إلا أن يأتيهم الله في ظلل من الغمام" من وجهين

الأول أنه لا يمكن إجراء الآية على ظاهرها ويدل عليه امتناع المجيء والذهاب

والثاني أن نذكر التأويلات في هذه الآيات

أما النوع الأول فنقول الذي يدل على امتناع المجيء والذهاب على الله تعالى وجوه.

الأول ما ثبت في علم الأصول أن كل ما يصح عليه المجيء والذهاب فإنه

لا ينفك عن المحدث وما لا ينفك عن المحدث فهو محدث فثبت أن كل ما يصح عليه المجيء والذهاب وجب أن يكون محدثاً مخلوقاً، والإله القديم يستحيل أن يكون كذلك

الثاني أن كل ما يصح عليه الانتقال والمجيء من مكان إلى مكان فهو محدود متناه فيكون مختصاً بمقدار معين مع أنه كان يجوز في العقل وقوعه على مقدار أزيد منه وأنقص فيكون اختصاصه بذلك المقدار لأجل مخصص ومرجح وذلك على الإله القديم محال

الثالث وهو أن من جوز الحركة فيما يصح عليه المجيء والذهاب أن يكون إلهاً قديماً ... لا يمكنه الحكم بنفي إلهية الشمس والقمر

الرابع أنه تعالى حكى عن الخليل عليه السلام أنه طعن في إلهية الكوكب والقمر والشمس بكونه آفلاً لا أحب الآفلين ولا معنى للأفول إلا الغيبة والحضور فمن جوز الغيبة والحضور على الله تعالى فقد طعن في دليل الخليل وكذب الله في تصديق الخليل في ذلك حيث قال: "وتلك حجتنا آتيناها إبراهيم على قومه"

وأما النوع الثاني في بيان التأويلات المذكورة في هذه الآية فنقول فيه وجهان

الأول المراد هل ينظرون إلا أن يأتيهم آيات الله فجعل مجيء آيات الله مجيئاً له على التفخيم لشأن الآيات كما يقال جاء الملك إذا جاء جيش عظيم من جهته والذي يدل على صحة هذا التأويل أنه تعالى قال في الآية المتقدمة فإن زللتم من بعد ما جاءتكم البينات فاعلموا أن الله عزيز حكيم فذكر ذلك في معرض الزجر والتهديد ثم إنه تعالى أكد ذلك بقوله هل ينظرون إلا أن يأتيهم الله ومن المعلوم أن بتقدير أن يصح المجيء والذهاب على الله تعالى لم يكن مجرد حضوره سبب الزجر والتهديد، لأنه عند الحضور

[illegible]

تأويل حسن موافق لنظم الآية

الوجه الثاني [illegible]

[illegible] والذي يؤكد صحة هذا التأويل وجهان

الأول أن قوله تعالى [illegible]

[illegible] والقصة واحدة لم يبعد حمل بعضها على البعض

والثاني أنه تعالى قال بعد هذه الآية "وقضي الأمر" [illegible]

[illegible] قلنا الأمر في اللغة له معنيان [illegible]

[illegible] فيحمل الأمر في

[illegible] من الأهوال

[illegible] الأول الذي ذكرناه وأما إن

حمل الأمر على الأمر الذي هو ضد النهي ففيه وجهان

الأول [illegible]

[illegible] ووصول تلك الظلل في زمن واحد

الثاني [illegible]

[illegible]

[illegible] فيعلمون أن الأمر قد قرب وحضر

[illegible]

[illegible] باب الوعيد وإذا لم يذكره كان أبلغ في التهويل لأنه حينئذ تنقسم [illegible] ومثله قوله تعالى "فأتاهم الله من حيث لم يحتسبوا وقذف في قلوبهم الرعب يخربون بيوتهم بأيديهم وأيدي المؤمنين" [illegible] "فأتى الله بنيانهم من القواعد"

ويقال في الكلام [illegible] [illegible] فلان [illegible]

الوجه الرابع [illegible] في بمعنى [illegible] بعضها مقام بعض [illegible] هل ينظرون إلا أن يأتيهم الله في [illegible] من الغمام والملائكة [illegible]

الوجه الخامس [illegible] في التفسير [illegible]

[illegible]

[illegible] وإلى الله ترجع [illegible]

[illegible] فالكلام فيه أيضا على وجهين

الأول [illegible]

[illegible] وجاء أمر ربك بالمحاسبة والمجازاة

[illegible]

الثاني [illegible]

[illegible]

والسياسة ما لا يظهر بظهور عساكره كلها

[illegible] بن عمر بن الحسن بن الحسين التيمي الرازي الملقب بفخر الدين [illegible] بيروت الطبعة الأولى [illegible]

[illegible]

هل ينظرون إلا أن يأتيهم الله في ظلل من الغمام والملائكة وقضي الأمر وإلى الله ترجع الأمور (البقرة ٢١٠)

[illegible]

[illegible]

2 وجاء ربك والملك صفا صفا (الفجر ٢٢)

ترجمہ اور آپ کا پروردگار اور قطاریں باندھے ہوئے فرشتے، میدان حشر میں آئیں گے۔

جواب دلیل اول کی توضیح

[illegible]

هل ينظرون [illegible]

لامر [illegible] ترجع [illegible]

ترجمہ یہ (کفار ایمان لانے کے لیے) اس کے سوا کس بات کا [illegible] اس کے ساتھ بادلوں میں ان [illegible] ہوں) اور سارا معاملہ ابھی چکا دیا جائے [illegible] ہی کی طرف لوٹ کر رہیں گے

1 ہم دلائل قاہرہ سے بتا [illegible]

2 ہم [illegible]

نوع اول [illegible] (جانے) کا ممتنع ہونا بیان کرتے ہیں

1 [illegible] درست ہو سکتا ہے، وہ حادث ہو گی۔ اس لیے کہ [illegible] حادث کی صفت [illegible] آنے اور جانے کی صفت کا اطلاق ہو گا تو [illegible] تحقق [illegible] اللہ جو قدیم ذات ہے محال ہے کہ وہ ایسا ہو۔

2 [illegible] صفت [illegible]

[illegible]

[illegible] ستارے، چاند اور سورج کی الوہیت کی نفی بیان کرنے میں

فلما أفل قال لا أحب الآفلين (الانعام ٧٦)

ترجمہ پھر جب وہ ڈوب گیا تو انہوں نے کہا میں ڈوبنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

[illegible] افول کا معنی تو صرف غائب ہونا [illegible] [illegible] اللہ تعالیٰ رب العالمین ہیں [illegible] ابراہیم [illegible] کی اس بیان کردہ دلیل میں [illegible] ابراہیم خلیل اللہ [illegible] کی تصدیق کی ہے، اس کی [illegible]

[illegible]

[illegible] میں عطا کی تھی۔

نوع ثانی: تاویلات کے بیان میں

پس ہم اس میں دو وجوہ سے اس کو بیان کرتے ہیں

وجہ اول [illegible]

هل ينظرون إلا أن يأتيهم آيات الله

ترجمہ یہ (کفار ایمان لانے کے لیے) اس کے سوا کس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی آیات اور نشانیاں ان کے سامنے آ موجود ہوں۔

[illegible]

ہے سے مضمون کا آیت کی [illegible]

[illegible]

ترجمہ: [illegible] کے سائبانوں میں ان کے سامنے آموجود ہو [illegible]

[illegible] ہی کی طرف لوٹ کر رہیں گے۔

[illegible]

المثال الثانی [illegible]

هَلْ يَنْظُرُونَ اِلَّآ اَنْ تَأْتِيَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ

[illegible] تعالیٰ کا امر اور حکم ان کے سامنے آموجود ہو۔

[illegible]

[illegible] (المجادلة: ۵)

[illegible]

یہاں مراد اللہ تعالیٰ کے اولیاء کی مخالفت کرنا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

[illegible]

ترجمہ: اور جس بستی میں ہم تھے اس سے پوچھ لیجیے۔

[illegible]

[illegible]

پروردگار کا حکم ہی آجائے۔

[illegible]

(البقرہ ۲۱۰) میں مقصود [illegible]

اعتراض: اگر کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ [illegible]

جواب: ہم کہتے ہیں کہ علت [illegible]

وما امرنا الا واحدة كلمح بالبصر (القمر ٥٠)

[illegible] ایک ہی مرتبہ آنکھ جھپکنے کی طرح (پورا) ہو جاتا ہے۔

وما امر فرعون برشيد (هود ٩٧)

حالانکہ فرعون کی بات کوئی ٹھکانے کی بات نہیں تھی۔

[illegible] مناسب ہے۔

یہ ہے وہ پہلی تاویل جس کا ذکر ہم نے کردیا ہے [illegible] کریں جس کی ضد نہی ہے تو اس میں دو وجوہ ہیں

[illegible]

اس کا مطلب یہ ہوگا: خدا کا سمنا اور ان بادلوں کا آنا ایک ہی وقت میں ہو۔

[illegible] حال کے مطابق ہو۔

[illegible] میدان حشر میں ہر ایک موقف کے لحاظ سے [illegible]

الوجہ الثالث

تاویل میں یہ کہنا ممکن ہے

هل ينظرون الا ان ياتيهم [illegible] العذاب والحساب

[illegible]

بیٹھے ہے [illegible] تفسیر [illegible]
واقعہ [illegible] کا سبب بنا ہے اسی طرح [illegible] قول ہے

فأتاهم الله من حيث لم يحتسبوا وقذف في قلوبهم الرعب يخربون بيوتهم بأيديهم وأيدي المؤمنين (الحشر ۲)

ترجمہ: پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس ایسی جگہ سے آ پہنچا جہاں ان کا گمان بھی نہیں تھا [illegible] اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے بھی اجاڑ رہے تھے۔

[illegible] اللہ تعالیٰ ان کے پاس [illegible] جہاں سے ان کا گمان بھی نہ تھا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

فأتى الله بنيانهم من القواعد (النحل:۲۶)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ان کی بنیاد سے اکھاڑ پھینکا

اسی طرح [illegible] علم [illegible] ہیں [illegible]

الوجہ الرابع

یہاں [illegible]
ہیں [illegible] تقدیر یوں ہوگی

هل ينظرون إلا أن يأتيهم الله في ظلل من الغمام والملائكة

ترجمہ: یہ کفار [illegible] بادلوں کے سائبانوں [illegible] کے سامنے موجود ہو اور فرشتے بھی (ان کے ساتھ ہوں)۔

یہاں مراد اللہ تعالیٰ کا بادلوں کے ذریعے مع فرشتوں کے آنا ہے۔

الوجہ الخامس

یہ وجہ مذکورہ سابقہ وجوہات سے زیادہ واضح اور قوی ہے [illegible] ذکر کیا

[illegible]

يا أيها الذين آمنوا ادخلوا في السلم كافة ولا تتبعوا خطوات الشيطان إنه لكم عدو مبين (البقرة ۲۰۸)

اے ایمان والو! اسلام میں پورے [illegible] شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

[illegible] اس قول میں بھی یہود کے ساتھ خطاب ہے

فإن زللتم من بعد ما جاءتكم البينات فاعلموا أن الله عزيز حكيم (البقرة ۲۰۹)

[illegible]

هل ينظرون إلا أن يأتيهم الله في ظلل من الغمام والملائكة وقضي الأمر وإلى الله ترجع الأمور (البقرة ۲۱۰)

یہ کفار ایمان لانے کے لیے اس کے منتظر [illegible] بادل کے سائبانوں میں ان کے سامنے آموجود ہو [illegible] فرشتے بھی (ان کے ساتھ ہوں) اور سارا معاملہ ہی چکا دیا جائے [illegible]

[illegible]

وإذ قلتم يا موسى لن نؤمن لك حتى نرى الله جهرة فأخذتكم الصاعقة وأنتم تنظرون (البقرة ۵۵)

[illegible]

گے جب تک اللہ تعالیٰ کو ہم خود کھلی آنکھوں نہ دیکھ لیں۔ [illegible]
تمہیں اس طرح آ پکڑا کہ تم دیکھتے رہ گئے۔

[illegible] ثابت ہوگئی کہ یہ یہود کے احوال اور ان کے اعتقاد کی حکایت ہے۔ تو یہ
[illegible] کے ظاہر سے منع نہیں کرتی۔ یہ اس لیے کہ یہود کا دین تشبیہ والا

[illegible]

[illegible] موسیٰ علیہ السلام کے بیٹے والوں کے سامنے پیش کی گئی

[illegible]

اعتراض [illegible]
میں فرمایا گیا ہے "وإلى الله ترجع الأمور"

جواب [illegible]
جاری کرتے ہوئے کہا ہے: وإلى الله ترجع الأمور

ترجمہ [illegible]

دلیل ثانی کی توضیح

وجاء ربك والملك صفا صفا (الفجر ۲۲)

ترجمہ [illegible] میدان حشر میں آئیں گے۔
اس کی توضیح و تشریح دو وجوہ سے کی گئی ہے

[illegible]

ہم اس آیت میں مضاف کو محذوف مانتے ہیں۔ اس طرح اس آیت میں کئی وجوہ ہیں

1 وجاء أمر ربك بالمحاسبة و [illegible]

[illegible] (جزا و سزا کا فیصلہ) کے لیا گیا ہے۔

[illegible]

[illegible]

ہم اس آیت کو حذف مضاف پر محمول نہیں کرتے۔ پھر اس کی مراد یہ ہوگی
اس آیت کی مراد اللہ تعالیٰ کی آیات [illegible] ظہور کا تمسک اور اس کی [illegible]
[illegible]
وہاں حاضر ہو جائے۔ اس کے صرف حاضر ہونے سے ہیبت اور قوت کے
آثار ظاہر ہو جاتے ہیں جو اس کے تمام لشکروں کے آنے سے بھی نہیں ہوتے۔

35۔ حافظ ابن حجر کی تشریح

[illegible]

1 [illegible] ربك في [illegible] على [illegible]
على [illegible] ذلك الجمهور لأن القول بذلك يفضي إلى
[illegible] تعالى الله عن ذلك. وقد اختلف في معنى النزول على

... فمنهم من حمله على ظاهره وحقيقته وهم المشبهة تعالى الله عن قولهم ومنهم من أنكر صحة الأحاديث الواردة في ذلك جملة وهم الخوارج والمعتزلة وهو مكابرة والعجب أنهم أولوا ما في القرآن من نحو ذلك وأنكروا ما في الحديث إما جهلا وإما عنادا ومنهم من أجراه على ما ورد مؤمنا به على طريق الإجمال منزّها لله تعالى عن الكيفية والتشبيه وهم جمهور السلف ونقله البيهقي وغيره عن الأئمة الأربعة والسفيانين والحمادين والأوزاعي والليث وغيرهم ومنهم من أوله على وجه يليق مستعمل في كلام العرب ومنهم من أفرط في التأويل حتى كاد أن يخرج إلى نوع من التحريف ومنهم من فصّل بين ما يكون تأويله قريبا مستعملا في كلام العرب وبين ما يكون بعيدا مهجورا فأوّل في بعض وفوّض في بعض وهو منقول عن مالك وجزم به من المتأخرين ابن دقيق العيد قال البيهقي وأسلمها الإيمان بلا كيف والسكوت عن المراد إلا أن يرد ذلك عن الصادق فيصار إليه ومن الدليل على ذلك اتفاقهم على أن التأويل المعين غير واجب فحينئذ التفويض أسلم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وقال ابن العربي حكي عن المبتدعة رد هذه الأحاديث وعن السلف إمرارها وعن قوم تأويلها وبه أقول فأما قوله ينزل فهو راجع إلى أفعاله لا إلى ذاته بل ذلك عبارة عن ملكه الذي ينزل بأمره ونهيه

[illegible] في الاجسام يكون في المعاني [illegible] حمله في

الحديث على [illegible] فتلك صفة المسك [illegible]

[illegible]

[illegible] 3

[illegible] حدثنا أبو إسحاق، حدثنا أبو مسلم الأغر [illegible]

[illegible] الله عز وجل [illegible] حتى يمضي شطر [illegible]

[illegible] يقول هل من داع يستجاب له، هل من مستغفر يغفر له [illegible]

[illegible]

[illegible] ورواه [illegible]

[illegible] وقد [illegible] وفيه ضعف

وعن عثمان بن أبي العاص الثقفي عن النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible] رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح

(مجمع الزوائد، باب أوقات الإجابة [illegible])

6 [illegible]

[illegible] إلى السماء الدنيا فيقول لا يسأل عن [illegible]

(فتح الباري شرح صحيح بخاري [illegible])

حضرت امام [illegible] فرماتے ہیں ان احادیث سے [illegible]

[illegible] حدیث ہے جو حضرت [illegible] کی روایت [illegible]

آسمان دنیا پر اترتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے میرے علاوہ کسی

[illegible]

کار دکر دیں۔

6 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الرأفة والرحمة

[illegible]

[illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ کی ذات [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

3.6: علامہ نوویؒ کی تشریح

[illegible]

[illegible]

[illegible] من أحاديث الصفات

[illegible] مشهوران للعلماء [illegible] في كتاب الإيمان

[illegible]

[illegible] حق على ما يليق بالله تعالى وأن ظاهرها

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لاستعارة [illegible] الإقبال على الداعي بالإجابة واللطف والله أعلم

[illegible] دار إحياء التراث العربي بيروت [illegible]

[illegible]

[illegible] نازل ہونے کی حدیث میں اور اس جیسی دوسری حدیثوں اور آیتوں میں جو صفات (متشابہات) مذکور ہیں۔ ان میں دو مشہور مذہب ہیں۔

1 جمہور سلف کا اور بعض متکلمین کا مذہب یہ ہے [illegible] ان پر ایمان ہے اور یہ کہ صفات کا ظاہری معنی جو ہمارے [illegible] کہتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ حدوث کی [illegible]

2 [illegible] اول۔

[illegible]

1 پہلی تاویل حضرت امام مالک وغیرہ کی ہے۔ معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت [illegible] جب وہ کلام اس کے حکم کے تحت کیا گیا ہو۔

2 [illegible] شرف قبولیت اور لطف و کرم سے نوازتا ہے۔

3.7 علامہ ابن جوزیؒ کی تحقیق

[illegible]

تعالى ﴿وأنزلنا الحديد فيه بأس شديد﴾ (الحديد: ٢٥) وإن كان [illegible] (الزمر: ٦)

ومن لم يعرف كيف نزول [illegible] فكيف يتكلم في تفصيل هذه الجمل

[illegible] وروى أبو عيسى الترمذي عن مالك بن أنس وسفيان بن عيينة وابن المبارك إنهم قالوا أمروا هذه الأحاديث بلا كيف

[illegible]

جسم عالٍ، وهو مكان للساكن، وجسم سافل، وجسم ينتقل من علو إلى سفل، وهذا لا يجوز على الله تعالى قطعاً

فإن قال العامي: فما الذي أراد بالنزول؟ قيل: أراد به معنى يليق بجلاله لا يلزمك التفتيش عنه. فإن قال: كيف حدّث بما لا أفهمه؟ قلنا: قد [illegible] ولا يعقله كقرب الأجسام

قال ابن حامد (المجسم) هو على العرش بذاته مماس له وينزل من مكانه الذي هو فيه فيزول وينتقل

وهذا رجل لا يعرف ما يجوز على الله تعالى

وقال القاضي أبو يعلى (المجسم): النزول صفة ذاتية ولا نقول نزوله انتقال

وهذه مغالطة ومنهم من قال: "يتحرك إذا نزل" ولا يدري أن الحركة لا تجوز على الخالق

وقد حكوا عن أحمد ذلك وهو كذب عليه ولو كان النزول صفة

(الامر ۱)

(A)

ری تعالیٰ کا اعتقاد رکھتے

(مجسم عقیدہ رکھنے والا) کہتا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات عرش پر

ہے اور نیچے اس مکان سے جس میں وہ رہتی ہے نزول کرتی ہے

3.8 ۔ ملا علی قاریؒ کی تحقیق

قال النووي في شرح مسلم في هذا الحديث وشبهه من حديث الصفات [illegible] مذهب جمهور السلف وبعض المتكلمين [illegible] على ما يليق به تعالى وأن ظاهرها المتعارف في حقنا غير مراد ولا نتكلم في تأويلها مع اعتقاد [illegible] سمات الحدوث والثاني مذهب أكثر المتكلمين وجماعة من السلف وهو محكي عن مالك والأوزاعي [illegible] أبي إسحاق [illegible] [illegible] المطلق تستلزم أشياء يحكم بكفرها بالإجماع [illegible] تأويل تفصيلي [illegible] في تأويل شيء من ذلك [illegible] ولا الحديث [illegible]

[illegible] جعفر الصادق [illegible] والباقلاني [illegible]

[illegible]

1. جمہور سلف کا اور بعض متکلمین کا مذہب یہ ہے کہ ان صفات [illegible]

2. [illegible] مالکؒ اور امام اوزاعیؒ سے بھی منقول ہے [illegible] اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق [illegible]

[illegible] امام الحرمین امام عراقی اور ہمارے دیگر ائمہ کلام

[illegible]

میں ہوتا وغیرہ میں ظاہری معنی مراد نہیں ہیں [illegible]

[illegible] جو قطعی طور پر باطل ہیں اور جو بے [illegible]

[illegible]

1 [illegible]

[illegible] جو اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان ہے)۔

2 [illegible] چھوڑ کر ہم ان کا کوئی اور معنی [illegible]

[illegible]

[illegible] اور باطل لوگ [illegible] ہوتے تو ہم بھی ان صفات [illegible]

[illegible]

[illegible]

1 وهو معكم أين ما كنتم (الحديد ٤)

اور تم جہاں کہیں ہو وہ (اللہ) تمہارے ساتھ ہے۔

2 ما يكون من نجوى ثلاثة إلا هو رابعهم ولا خمسة إلا هو سادسهم ولا أدنى من ذلك ولا أكثر إلا هو معهم أين ما كانوا (المجادلة ٧)

[illegible] میں کوئی سرگوشی ایسی نہیں ہوتی جس میں چوتھا [illegible] سرگوشی ایسی ہوتی ہے جس میں چھٹا وہ نہ ہو۔ اور چاہے سرگوشی کرنے والے اس سے کم ہوں یا زیادہ وہ جہاں بھی ہوں، اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔

3 فأينما تولوا فثم وجه الله (البقرة ١١٥)

ترجمہ [illegible]

4 ونحن أقرب إليه من حبل الوريد (ق ١٦)

ترجمہ اور ہم [illegible] کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

5 قلب المؤمن بين إصبعين من أصابع الرحمن

ترجمہ مومن کا دل رحمن کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔

6 الحجر الأسود يمين الله في الأرض

ترجمہ [illegible]

[illegible]

وما يعلم تاويله الا الله والراسخون في العلم [illegible]

ترجمہ: [illegible]
کا علم رکھتے ہیں۔

[illegible] فی العلم [illegible] الا اللہ پر [illegible] بھی درست ہے۔

3.9: قول بالجہت کے بارے میں علامہ کوثریؒ کی تحقیق

[illegible] بالجهة [illegible]
عن القول بالتجسيم [illegible]
کیے جاتے ہیں

1 [illegible]
[illegible]
ہیں

قال جميع [illegible] محمد الجهة كافر كما صرح به
العراقي وقال [illegible] لابي حنيفة ومالك والشافعي والاشعري
والباقلاني

مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح [illegible] المؤلف علي بن
سلطان محمد ابو الحسن نور الدين [illegible]
[illegible] الناشر دار الفكر بيروت لبنان الطبعة الاولى [illegible]

2 علامہ [illegible] کی کتاب اشارات المرام من عبارات الامام [illegible]
[illegible] کراچی) میں فرماتے ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
نہیں جانتا کہ وہ آسمان میں ہے یا زمین میں"۔

[illegible] کہ اس قول کا قائل اللہ تعالیٰ کو جہت اور حیز کے ساتھ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] على مذهب الفقهاء
[illegible] ابي حنيفة [illegible] ابي يوسف ومحمد بن الحسن [illegible]
[illegible]

[illegible] ولا [illegible] والاعضاء ولا [illegible] لا
تحويه الجهات الست كسائر المبتدعات

[illegible]
[illegible] اعضاء ارکان اور آلات سے بلند و برتر ہے۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] ونزول عيسى بن مريم
عليه السلام من السماء

[illegible]

ترجمہ: [illegible] ہم قیامت کی نشانیوں مثلاً دجال کے خروج پر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
آسمان سے نزول پر ایمان رکھتے ہیں۔

تنبیہ: [illegible]

4 [illegible]
[illegible]

[illegible]

و [illegible] مكفرهم [illegible] عباد [illegible]

والصور

[illegible]

5 [illegible]

[illegible] لا [illegible]

ہے۔ آیت "ليس كمثله شئ" میں مجسمہ اور معطلہ دونوں کا رد موجود ہے۔

علامہ [illegible] فرماتے ہیں

[illegible]

[illegible]

صريح القرآن [illegible] المجسمة والمعطلة [illegible] على مخالفة

[illegible] وهو السميع البصير [illegible]

الفريقين والله اعلم

وكفاية الأخيار في حل غاية الاختصار ص٤٩٥ المؤلف ابو بكر بن محمد

بن عبد المؤمن [illegible] الحصني [illegible]

[illegible] المحقق [illegible]

سليمان الناشر دار الخير، دمشق، الطبعة الأولى، [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ليس كمثله شئ

وهو السميع البصير [illegible]

آیت میں ان دونوں فرقوں کا رد موجود ہے۔

☆ [illegible] "الارشاد" (ص [illegible]) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] میں کی مدلل بحث کی ہے۔

6 [illegible] "مرهم العلل المعضلة" [illegible]

[illegible] دفع شبه التشبيه [illegible]

مرهم العلل المعضلة في الرد على ائمة المعتزلة، المؤلف ابو محمد

عفيف الدين عبد الله بن اسعد بن علي بن سليمان اليافعي

[illegible] المحقق محمود محمد محمود حسن نصار الناشر

دار الجيل، لبنان، بيروت الطبعة الأولى [illegible]

7 [illegible] کے رد میں سب سے بہترین [illegible] کی کتاب

"الفصل" میں ہے۔

[illegible]

والأهواء [illegible] المؤلف ابو محمد علي بن احمد بن سعيد بن

حزم [illegible]

[illegible]

8 فرمان باری تعالیٰ ہے

1 قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ قُلْ لِّلّٰهِ (الانعام ۱۲)

ترجمہ [illegible] آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے [illegible]

لتستووا على ظهوره

واستوت على الجودی (هود ۴۴)

هو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا ثم استوی الی السماء فسواهن سبع سماوات وهو بکل شیء علیم (البقرہ ۲۹)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲ جاہلیت کے دور کا شاعر امیہ بن ابی الصلت [illegible]

فسبحان من لا يقدر الخلق قدره ومن هو فوق العرش فرد موحد
مليك على عرش السماء مهيمن لعزته تعنو الوجوه وتسجد

[illegible] قدر و منزلت کو مخلوق پہچان ہی نہیں سکتی [illegible]

[illegible]

[illegible] کی جہالت کی وجہ سے معاملات کو [illegible]

[illegible]

عارضة الأحوذي بشرح صحيح الترمذي ج۲ ص۲۳۵ المؤلف القاضي محمد بن عبد الله ابو بكر بن العربي المعافري الاشبيلي المالكي (المتوفى ۵۴۳ھ) الناشر دار الكتب العلمية بيروت لبنان

(۱) والذي يجب ان يعتقد في ذلك أن الله كان ولا شئ معه، ثم خلق المخلوقات من العرش الى الفرش فلم يتعين بها ولا حدث له جهة منها ولا كان له مكان فيها، فانه لا يحول ولا يزول قدوس لا يتغير [illegible]

۲ [illegible] اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کو عرش سے [illegible]

[illegible]

11 [illegible]

إن الأشعري وأكثر المتكلمين قالوا بتكفير كل مبتدع كانت بدعته كفرا أو أدت إلى الكفر كمن زعم أن لمعبوده صورة أو أن له حدا [illegible]

[illegible]

[illegible] 50 [illegible]

3.10 ۔ صفت نزول باری تعالیٰ کے بارے میں علمائے امت کی تحقیقات

[illegible]

عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ينزل ربنا تبارك وتعالى كل ليلة إلى السماء الدنيا حين يبقى ثلث الليل الآخر يقول من يدعوني فأستجيب له من يسألني فأعطيه من يستغفرني فأغفر له [illegible]

[illegible]

1 [illegible]

[illegible]

[illegible] ہو سکے

أخبرني أبو العباس بن يعقوب، حدثنا عمر بن حفص بن غياث، حدثني أبي، حدثنا الأعمش، حدثنا أبو إسحاق، حدثنا أبو مسلم الأغر

سمعت أبا هريرة وأبا سعيد يقولان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله عز وجل يمهل حتى يمضي شطر الليل الأول ثم يأمر مناديا ينادي يقول هل من داع يستجاب له هل من مستغفر يغفر له هل من سائل يعطى"

[illegible]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابوسعید خدریؓ دونوں جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں [illegible] عطا کروں"۔

[illegible]

متن: أصح من هذا ما روى الأغر عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال "ينزل الله عز وجل إلى سماء الدنيا كل ليلة حين يمضي ثلث الليل الأول فيقول أنا الملك أنا الملك من ذا الذي يدعوني فأستجيب له من ذا الذي يسألني فأعطيه من ذا الذي يستغفرني فأغفر له فلا يزال كذلك حتى يضيء الفجر" وفي رواية "حتى ينفجر الصبح" لفظ مسلم وقد اختلف في تأويله وروى فيه ما جاء في كتاب النسائي مفسرا عن أبي هريرة وأبي سعيد رضي الله عنهما قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله عز وجل يمهل حتى يمضي شطر الليل الأول ثم يأمر مناديا فيقول هل من داع يستجاب له هل من مستغفر يغفر له هل من سائل يعطى صححه أبو محمد عبد الحق وهو يرفع الإشكال ويوضح كل احتمال وأن الأول من باب حذف المضاف أي ينزل ملك

ربنا فيقول وقد روي ينزل بضم الياء وهو يبين ما ذكرنا وبالله توفيقنا وقد أتينا على ذكره في الكتاب الأسنى في شرح أسماء الله الحسنى وصفاته العلى

(الجامع لأحكام القرآن (تفسير القرطبي) سورة آل عمران، ج ٤ ص ٣٩،
المؤلف: أبو عبد الله محمد بن أحمد بن أبي بكر بن فرح الأنصاري الخزرجي شمس الدين القرطبي (المتوفى: ٦٧١هـ) تحقيق: أحمد البردوني وإبراهيم أطفيش الناشر: دار الكتب المصرية، القاهرة، الطبعة الثانية، ١٣٨٤هـ)

ترجمہ: [illegible] مجھ سے بخشش طلب کرے؟ تو میں اسے بخش [illegible] یہاں تک کہ فجر (صبح) طلوع ہو جاتی ہے۔

[illegible] رسول اللہ ﷺ سے [illegible] کرنے والا ہے کہ اسے عطا کروں؟"۔

[illegible]

[illegible]

يسأل الله عما بعدها، فهو أعلم سبحانه بما كان وما يكون

[illegible]

[illegible] الأوزاعي، عن يحيى عن هلال، عن عطاء بن يسار عن [illegible] الجهني [illegible] صلى الله عليه وسلم: "إذا مضى من الليل نصفه أو ثلثاه، هبط الله إلى السماء الدنيا [illegible] لا أسأل عن عبادي غيري، من ذا الذي يستغفرني أغفر له [illegible] يدعوني [illegible] حتى ينفجر الصبح" ([illegible] الكبرى للنسائي ج ٩ ص ١٤٨، رقم ١٠٢٣٦)

[illegible]

[illegible]

ولكن [illegible] المعنى في ذلك واحدا

[illegible] ص ٤٩١ المؤلف محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية [illegible] تحقيق [illegible]

المحقق ... [illegible] ... الطبعة الأولى ...

4 [illegible] ... کہاں ہے ... [illegible] ... مستوی ... [illegible]

[illegible] ... کا معنی ... [illegible]

5 [illegible] ... اور انتقال کا معنی تو دونوں کے ہاں ہی اور درست ہے ... [illegible]

[illegible] ... اللہ تعالیٰ ... [illegible]

6 [illegible] ... دوسری غلطی ... علمائے کرام نے اس [illegible]

[illegible] ... مخالف ... [illegible]

ہے ان ائمہ میں حضرت امام ابن جریر طبری، حضرت [illegible]

قطانی، حضرت امام ابو عمرو دانی، حضرت امام عبد القاهر بن طاہر بغدادی، حضرت علامہ

ابن [illegible] ... حضرت ابو یعلیٰ حنبلی، حضرت علامہ ابن جوزی حنبلی،

حضرت حافظ ابن رجب حنبلی شامل ہیں۔

7 [illegible] ... طبری فرماتے ہیں

فلَّا علا عليها علو مُلك وسُلطان، لا علوّ انتقال وزوال

(جامع البيان في تأويل القرآن ج [illegible] ص [illegible]، المؤلف محمد بن جرير بن

يزيد بن كثير بن غالب الآملي، أبو جعفر الطبري [illegible] المحقق

أحمد محمد شاكر الناشر مؤسسة الرسالة الطبعة الأولى، [illegible])

ترجمہ: [illegible] ... اللہ تعالیٰ کی ذات عرش پر ملک اور بادشاہی سے بلند ہوئی

حرکت و انتقال سے بلند ہوا۔

8 امام اسماعیلی فرماتے ہیں

قال الشيخ الحافظ أبو بكر الإسماعيلي رحمه الله تعالى في [illegible]

اعتقاد أهل السنة ويعتقدون جواز الرؤية من العباد المتقين لله عز

وجل في القيامة دون الدنيا ... وذلك من غير اعتقاد التجسيم في

الله عز وجل، ولا التحديد له، ولكن يرونه جل وعز بأعينهم على ما

[illegible] ... بلا كيف

(اعتقاد أهل السنة جزء ۸ ص ۲ المؤلف عبد الله بن عبد الرحمن بن

عبد الله بن جبرين مصدر الكتاب دروس صوتية قام بتفريغها موقع

الشبكة الإسلامية http://www.islamweb.net الكتاب مرقم آليا،

ورقم الجزء هو رقم الدرس 17 درسا المكتبة الشاملة)

[illegible] ... لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی

[illegible] ... رویت باری تعالیٰ عقیدۂ تجسیم اور حد و نہایت کے

[illegible] ... تعالیٰ کی زیارت [illegible] ... ہیں گے جیسے اللہ تعالیٰ

چاہے گا وہ رویت بلا کیف ہوگی۔

9 [illegible] ... اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ امام ابو سلیمان خطابی فرماتے ہیں

[illegible] ... حديث

[illegible] ... في ذلك [illegible]

[illegible] ... وانتقال من

[illegible] ... من لا

[illegible] ... فيه

[illegible] ... وصحابته

[illegible] ... كيفية ولا

على [illegible] ... وهو [illegible]

(السنن الكبرى ج [illegible] ص [illegible] تحت رقم [illegible] المؤلف أحمد بن الحسين بن

علي بن موسى الخسروجردي الخراساني، أبو بكر البيهقي

(المتوفى ۴۵۸ھ) المحقق محمد عبد القادر عطا الناشر دار الكتب

العلمية، بيروت، لبنان الطبعة الثالثة، [illegible])

ترجمہ: [illegible] ... دوسری احادیث کا وہ لوگ انکار کرتے ہیں جو ان امور کو

مشاہدات پر قیاس کرتے ہیں جیسے نزول جو اوپر کی طرف سے نیچی جگہ پر [illegible]

[illegible]

[illegible]

10 امام الصابونی [illegible]

ومن قولهم (اهل السنة) ان الله جل جلاله وتقدست اسماؤه ينزل في كل ليلة الى السماء الدنيا [illegible] من ذا الذي يدعوني فاستجيب له، وهل من سائل يسألني فاعطيه، وهل من مستغفر يستغفرني فاغفر له حتى ينفجر الصبح، على ما صحت به الاخبار، وتواترت به الآثار عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ونزوله تبارك وتعالى كيف شاء، بلا حد، ولا تكييف، ولا وصف بالانتقال، ولا زوال

(الرسالة الواضحة بمذهب اهل السنة في الاعتقادات واصول الديانات ج ... ص ۱۳۵،۱۳۴ المؤلف عثمان بن سعيد بن عثمان بن عمر ابو عمرو الداني (المتوفى ۴۴۴ھ) المحقق دغش بن شبيب العجمي الناشر دار الامام احمد، الكويت الطبعة الاولى ۱۴۲۱ھ)

اہل السنت والجماعت کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

1 [illegible]

واجمعوا (اهل السنة) على انه لا يحويه مكان ولا يجري عليه زمان خلاف قول من زعم من الشهامية والكرامية انه مماس لعرشه

2 [illegible] رضي الله عنه [illegible] الله تعالى خلق العرش اظهارا لقدرته لا مكانا لذاته وقال ايضا قد كان ولا مكان وهو الآن على ما كان

3 [illegible]

(الفرق بين الفرق وبيان الفرقة الناجية ص۳۲۱ المؤلف عبد القاهر بن طاهر [illegible] التميمي الاسفراييني ابو منصور (المتوفى ۴۲۹ھ) الناشر دار الآفاق الجديدة بيروت الطبعة الثانية، ۱۹۷۷ء)

[illegible] اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ [illegible] کسی مکان میں [illegible]

4 [illegible]

[illegible] ان کے نظریہ کی موجود ہے۔

۳ اہل سنت والجماعت کا اس پر بھی اجماع ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے آفت [illegible]
[illegible] پوری امت میں اختلاف مرقہ باطنی فرقہ کے ایک
[illegible]

12 [illegible]

[illegible] والاستدلال [illegible] تشبیه [illegible] لله تعالى عنا [illegible] المعظمة لصفاته، والمشبه به [illegible]
[illegible]

(السنن الكبرى ج ۳ ص ۳ رقم ۲۶۵۵ المؤلف محمد بن الحسين بن علي بن موسى الخسروجردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (المتوفى ۴۵۸ھ) المحقق محمد عبد القادر عطا الناشر دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان الطبعة الثالثة، ۱۴۲۴ھ)

۳ نزول اور آمد کی صفات اللہ تعالیٰ کی ذات سے [illegible]
[illegible] معطلہ اور مشبہہ لوگ جو اس بارے میں گئے
[illegible]

12 [illegible]

ولا [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] ولا جوهر [illegible] يكون محجبة حركة ولا [illegible]

(التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد ج ۷ ص ۱۳۲ المؤلف أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي (المتوفى ۴۶۳ھ) تحقيق مصطفى بن أحمد العلوي، محمد عبد الكبير البكري الناشر وزارة عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية، المغرب ۱۳۸۷ھ)

[illegible]

۱۹ [illegible] حقیقۃ مانتے ہیں

[illegible] وعقده حقيقة [illegible] كافر لأنه [illegible]
[illegible]
سبحانه وجب أن يكون كافرا"

طبقات الحنابلة ج ۲ ص ۲۱۲ المؤلف أبو الحسين ابن أبي يعلى محمد بن محمد (المتوفى ۵۲۶ھ) المحقق محمد حامد الفقي الناشر دار المعرفة، بيروت

ترجمہ [illegible]
[illegible]

[illegible]

ہوگیا۔

14 [illegible] حنبلی فرماتے ہیں

[illegible]

حمل الصفات على مقتضى الحس

[illegible]

[illegible]

صرف [illegible]

ان لوگوں نے نزول کو امر حسی پر محمول کیا ہے، جس کے ساتھ اجسام کو موصوف [illegible] ہیں جو صفات [illegible]

ہیں۔

15 [illegible]

[illegible] مکان کنٹرول

[illegible]

[illegible] المؤلف زين الدين عبد الرحمن بن أحمد بن رجب بن [illegible]

[illegible] جو ایک مکان سے دوسرے مکان [illegible]

[illegible]

16 [illegible]

نزل. النزول الحلول. وفي المحيط [illegible] الله تعالى وتقدس

[illegible] والألطاف الإلهية، وقربها من العباد

[illegible] الأمر منه، لأنه [illegible]

[illegible]

والإجابة

[illegible]

الناشر دار صادر بيروت الطبعة الثالثة

نزل کا مصدر نزول ہے جس کا معنی ہے اترنا۔

[illegible]

[illegible] قریب ہونا [illegible] صلوٰۃ تہجد کا وقت [illegible]

17 [illegible]

[illegible]

وزلوعه وبرل عن تيه نزولا

(معجم مقاييس اللغة ج٥ ص٤١٦ المؤلف احمد بن فارس بن زكرياء القزويني الرازي، ابو الحسين (المتوفى ٣٩٥هـ) المحقق عبد السلام محمد هارون الناشر دار الفكر بيروت ١٣٩٩هـ)

[illegible]

18 اہل زبان لغت عرب میں دو معانی و مثال ہے

اونچی جگہ سے نیچی جگہ حل ہونا، یعنی اوپر سے نیچے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باب 4

صفتِ فوق باری تعالیٰ

4.1۔ حضرت امام رازی کی تحقیق

[illegible] الفوق في الرتبة والقدرة قال الله تعالى

وفوق كل ذي علم عليم

وانا فوقهم قاهرون

يد الله فوق أيديهم

[illegible] الفوق عنها الفوق بالقدرة والملكة، ونحوه

[illegible]

[illegible] الله تعالى وصف نفسه بأنه مع عبده فقال

١ إن الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون

٢ إن الله مع الصابرين

٣ وهو معكم اين ما كنتم

٤ ونحن اقرب اليه من حبل الوريد

٥ واذا سألك عبادي عني فانّي قريب

٦ ما يكون من نجوى ثلاثة الا هو رابعهم

[illegible] على الفوقية بالقهر والقدرة والسلطنة

ثالثها [illegible]

[illegible] العذاب عليهم من جانب فوقهم

(اساس التقديس في علم الكلام ص١٢٢،١٢١ المؤلف: ابو عبد الله محمد بن عمر بن الحسن بن الحسين التيمي الرازي الملقب بفخر الدين الرازي خطيب الري (م ٦٠٦ھ) الناشر مؤسسة الكتب الثقافية، بيروت الطبعة الأولى ١٤١٥ھ)

ترجمہ: ان لوگوں (قائلین جہت فوق) نے ان آیات سے [illegible]

[illegible]

فوق قدرت اور غلبہ پر ہی دلالت کرتا ہے [illegible]

وهو القاهر فوق عباده [illegible]

[illegible]

[illegible] وہ فوقیت قدرت [illegible] والی ہے [illegible]

[illegible] (حفاظت کرنے والا)

[illegible] ہے لیکن اس کے بارے میں

[illegible]

2 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے ساتھ اپنی اس طرح کی معیت کو بیان کیا [illegible] ہے:

- إن الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون (النحل ۱۲۸)
- بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ساتھی ہے جو تقویٰ [illegible] عمل کرتے ہیں۔
- إن الله مع الصابرين (البقرة ۱۵۳)
- بیشک اللہ [illegible] کے ساتھ ہے۔
- وهو معكم أين ما كنتم (الحديد ۴)
- تم جہاں کہیں ہو [illegible] ہے۔
- ونحن أقرب إليه من حبل الوريد (ق ۱۶)
- اور ہم [illegible]

5 وإذا سألك عبادي عني فإني قريب أجيب دعوة الداع إذا دعان فليستجيبوا لي وليؤمنوا بي لعلهم يرشدون (البقرة ۱۸۶)

- اور اے حبیب ﷺ [illegible] (آپ ﷺ [illegible]) میں پکارنے والے کی پکار سنتا ہوں [illegible] اور مجھ پر ایمان لائیں [illegible]

- ما يكون من نجوى ثلاثة إلا هو رابعهم ولا خمسة إلا هو سادسهم ولا أدنى من ذلك ولا أكثر إلا هو معهم أين ما كانوا (المجادلة ۷)
- کبھی تین [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

3 [illegible]

[illegible] لہٰذا آیت کو اسی معنی پر محمول کرنا اولیٰ ہے۔

[illegible] فوقیت کے طور پر بیان ہوا ہے:

يخافون ربهم من فوقهم ويفعلون ما يؤمرون (النحل ۵۰)

[illegible] ہیں جو ان کے اوپر ہے، اور وہی کام کرتے [illegible]

[illegible]

4.2: باری تعالیٰ سے جسم و جہت کی نفی

[illegible] کے درمیان سب سے [illegible] جہت [illegible] [illegible] کے قائل تھے کہ اللہ عرش پر ہے اور اسی کو [illegible] اختیار کیا [illegible] جسم [illegible] حادث ہیں

[illegible] ...کو بھی فانی کہنا پڑے گا... [illegible]

[illegible]

[illegible] ...آسمان کی طرف ہاتھوں کا اٹھانا اس لیے... [illegible]

...اللہ تعالیٰ کا استقرار اور جلوس لازم ہے اور... [illegible]

[illegible]

4.3: جسم و جہت کی نفی

[illegible]

[illegible]

حافظ ابن تیمیہ کی رائے

[illegible]

[illegible] ...تاج الدین عبد الوہاب بن تقی... [illegible] ...المحقق: د. محمود محمد الطناحی د. عبد الفتاح محمد... [illegible] ...هجر للطباعة والنشر والتوزيع، الطبعة الثانية... [illegible]

[illegible]

4.3.1: علامہ شہاب الدین ابن جہبل کلابی کی تحقیق

حضرت علامہ احمد بن یحییٰ بن اسماعیل الشیخ شہاب الدین ابن... [illegible]

حتى الكلابي [illegible]

ومن [illegible] صلى الله عليه
وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وقول المدعي إنهم [illegible] ويقول علم النبي صلى الله عليه وسلم كل شيء [illegible]
[illegible]
[illegible] من التوحيد قد تبين في حديث [illegible] الناس

ثم [illegible]
علم [illegible] وما علم الناس أن الله تعالى في جهة العلو

[illegible] في الاستواء، فقد بين المدعي [illegible]
[illegible] صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible] الله صلى الله عليه وسلم.

وأما نحن فالذي نقوله أنه لا يخاض في مثل هذا ويسكت عنه كما سكت رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه ويسعنا ما وسعهم ولذلك

[illegible] في [illegible] وقد جعفر [illegible] والأمر [illegible] من الأشبه بالسلف

ونحن نذكر عقيدة أهل السنة فنقول

[illegible] لا يشبهه شيء [illegible] ليس له [illegible] ولا [illegible] ولا مكان كون المكان ودبر الزمان وهو الآن على ما عليه كان

[illegible] رضي الله عنهم

[illegible] لا نظير له [illegible] شبيه وظهير

وكما قيل ليحيى بن معاذ الرازي: أخبرنا عن الله عز وجل

قال: إله واحد

فقيل له: كيف هو؟

قال: ملك قادر

فقيل له: أين هو؟

قال: بالمرصاد

فقال السائل: لم أسألك عن هذا؟!

فقال: ما كان غير هذا كان صفة المخلوق، فأما صفته فما أخبرت عنه

وكما [illegible] على معنى مع [illegible] مع [illegible] قال الله تعالى [illegible] بالعلم والإحاطة [illegible] الله تعالى: "ما يكون من نجوى ثلاثة إلا هو رابعهم"

فقال أبو شاهين: مثلك يصلح دالا للأمة على الله

4 [illegible] الرحمن
على العرش استوى

[illegible]
كما شاء

5 وسُئل عنهُ الشبلي رضي الله عنه، فقال: الرّحمن لم يزل، والعرش
مُحدث، والعرش بالرحمن استوى

6 وسُئل عنهُ جعفر بن نصير، فقال: استوى علمه بكل شيء، وليس
شيءٌ أقرب إليه من شيء

7 وقال جعفر الصادق رضي الله عنه: من زعم أن الله في شيء، أو من
شيء، أو على شيء، فقد أشرك، إذ لو كان في شيء لكان
محصوراً، ولو كان على شيء لكان محمولاً، ولو كان من شيء لكان
محدثاً

8 وقال محمد بن محبوب [illegible] أبي عثمان المغربي: قال لي أبو عثمان
المغربي [illegible] يا محمد، لو قال لك قائل: أين معبودك، [illegible]
تقول؟

قلت: أقول حيث لم يزل

قال: فإن قال لك: فأين كان في الأزل [illegible]؟

[illegible]

قال: فارتضى ذلك مني، ونزع قميصه وأعطانيه

9 وقال أبو عثمان المغربي: كنت أعتقد شيئاً من حديث الجهة، فلما
قدمت بغداد زال ذلك عن قلبي، فكتبت إلى أصحابي بمكة: إني
أسلمت جديداً. قال: فرجع كل من كان تابعه عن ذلك

فهذه كلمات أعلام أهل التوحيد، وأئمة جمهور الأمة سوى هذه

[illegible] على هذه القواعد لا يكاد
[illegible]
[illegible] ذلك ليعلم أن مذهب أهل السنة ما قدمناه

[illegible] من يسمعها وطائفة
[illegible] الله عليه وسلم
[illegible] لله تعالى، وغيره رسوله صلى الله عليه وسلم، والتصديق
والاعتراف بالعجز، والسكوت، والإمساك عن التصرف في الألفاظ الواردة
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

1 في أي شيء نخالف السلف؟
هل هو في قولنا: كان ولا مكان؟
أو في قولنا: إنه تعالى كوّن المكان؟
أو في قولنا: وهو الآن على ما عليه كان؟
أو في قولنا: تنزيه الحق عن الجسمية ومشابهتها؟
[illegible] الذي
[illegible]

7 أو في قولنا يجب الاعتراف بالعجز؟
8 أو في قولنا نسكت عن السؤال والخوض فيما لا طاقة لنا به؟
9 [illegible] بالزيادة
[illegible]

[illegible]

1 في هذا والقول هم السلف؟

2 هل في دعاتهم إلى الخوض في هذا، والحث على بحث مع [illegible]

[illegible]

3 [illegible]

4 [illegible] الله تعالى بجهة العلو؟

5 [illegible] واليونان؟

[illegible]

سلف صالحین کا طریقہ

[illegible]

[illegible]

مدعی کا دعویٰ اور اس کا رد

[illegible]

[illegible] فإذا فعلوا ذلك عصموا مني دماءهم وأموالهم إلا بحق الإسلام وحسابهم على الله

(بخاری کتاب الایمان رقم ۲۵)

طریق سکوت ہی سلامتی والا طریقہ ہے

مذہب اہل السنت والجماعت

مشائخ طریقت رحمہم اللہ تعالیٰ کا عقیدہ

پھر ان سے پوچھا گیا وہ کہاں ہے؟

فرمایا وہ سب کو نظر میں رکھے ہوئے ہے۔

3 [illegible]

4 [illegible] (المتوفی [illegible]ھ) نے اللہ تعالیٰ کے فرمان

الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى (سورۃ طٰہٰ 5)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آیات صفات کے متعلق اہل السنت والجماعت کا موقف

[illegible]

[illegible] (۳) اس حق کے ساتھ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مراد ہے تصدیق کرنا، (۴) اپنی عاجزی کا اعتراف کرنا، (۵) سکوت [illegible] حدیث کے الفاظ و معانی میں تصرف کرنے سے احتراز [illegible] کے بارے میں فکر سے اپنے آپ کو بچانا، اور (۸) [illegible] وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے مخفی نہیں ہے

سلف صالحینؒ کا مخالف کون؟

ناشی [illegible] مجھے بتائے

1 [illegible] مخالف ہیں؟

2 [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible]

وہ لوگ جو اس قول "جس کی [illegible] کے حلول اور اس میں [illegible] سے مخالف ہیں؟

[illegible] کے ساتھ تعبیر کرنے سے ان کو [illegible] سے مخالف ہیں؟

[illegible] مجھے بتائے

[illegible] میں سلف سے موافقت رکھتے ہیں؟

[illegible] مسائل میں اجتہاد [illegible] غسل، طہارت اور نماز کے [illegible]

[illegible]

4 [illegible] سلف صالحینؒ کے علم میں سے کوئی دلیل [illegible] ہے کہ [illegible]

5 [illegible] ہے جو کوئی اللہ تعالیٰ کو اس سے متصف نہیں جانتا ہے جو انہوں نے فلسفیوں کے علوم اور یونانی فلسفہ سے اخذ کیا ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے

انظر كيف يفترون على الله الكذب وكفى به إثما [illegible]

(النساء [illegible])

ترجمہ: دیکھو یہ کس طرح اللہ تعالیٰ پر [illegible]

کے لیے یہی بات کافی ہے۔

4.3.2: علامہ بدرالدین ابن جماعہ کی تحقیق

1 فإن قيل لفظة المعراج تدل على الجهة والحيز؟

قلنا لفظة المعراج [illegible]

[illegible] في [illegible] العلى [illegible]

[illegible] ولذلك قال تعالى [illegible]

آياتنا"

2 فإن قيل [illegible] الكلم الطيب [illegible] في الجهة

وكذلك قوله تعالى: تعرج الملائكة والروح [illegible]

يعرج إليه) الآية

قلنا ليس المراد [illegible]

تعالى [illegible] الأمور" [illegible]

إبراهيم الخليل عليه السلام "إني ذاهب إلى ربي سيهدين"

[illegible]

[illegible] والملائكة من [illegible]

والمنزلة

[illegible] استحالة [illegible] في حقه تعالى [illegible] تأويل هذه الآيات [illegible]

المراد [illegible] إلى محل [illegible] المعارج

[illegible]

[illegible] من سفل إلى علو الرتبة، والمنزلة عنده

[illegible]

[illegible] محل كرامته [illegible] رفع

[illegible] ليس [illegible] ولا جهة [illegible] قرب

ومنزلة

[illegible] وهو القاهر فوق عباده [illegible] يخافون ربهم من

فوقهم"

[illegible] فوق [illegible]

[illegible] الرتبة [illegible]

[illegible] وهو القاهر فوق عباده [illegible]

[illegible]

[illegible] والقدرة

والرتبة

[illegible] الجهة في حق الرب تعالى

[illegible] القهر [illegible] ولذلك [illegible]

القهر [illegible]

[illegible]

[illegible] ولا [illegible]

[illegible] لم يكن فيه

[illegible] بل الفوقية المفهومة فوقية القهر والغلبة والرتبة [illegible]

[illegible] يخافون ربهم من فوقهم" لأنه إنما يخاف الخائف من [illegible]

[illegible] يخافون ربهم القادر

[illegible] يخافون [illegible] لأن حقيقة [illegible]

[illegible] لا [illegible] في الحقيقة عذابه وبطشه

وانتظامه وإذا ثبت ذلك فلا جهة

وله وجه آخر وهو أن يكون "من فوقهم" مختصا بعذاب ... [illegible]

... [illegible] يبعث عليكم عذابا من فوقكم" الآية

[illegible]

والرتبة أو فوقية جهة العذاب لا فوقية المكان له

(العذر ... في إبطال حجج ... ص ... المؤلف: أبو عبد الله محمد بن إبراهيم بن سعد الله بن جماعة الكناني الحموي الشافعي ... [illegible])

[illegible]

[illegible]

عالم علوی میں اپنی معلومات کے عجائبات دکھلانا چاہتے تھے تاکہ اللہ تعالیٰ کی صفات کی تکمیل ہو اور اس کی آیات ... [illegible]

سے گزر دیا ہے

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ (بنی اسرائیل ۱)

ترجمہ: پاک ہے وہ ... [illegible]

[illegible]

إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ (فاطر ۱۰)

[illegible]

[illegible]

يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ (السجدہ ۵)

[illegible]

[illegible]

صِرَاطِ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ أَلَا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ (الشوریٰ ۵۳)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ... [illegible] ... یاد رکھو کہ سارے معاملات آخرکار اللہ تعالیٰ ہی کی ... [illegible]

وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ (ہود ۱۲۳)

[illegible] عربی کلام میں کئی معانی کے لیے استعمال [illegible]

[illegible]

وھو القاھر فوق عبادہ [illegible]

ترجمہ: اور وہ اپنے بندوں کے اوپر مکمل اقتدار رکھتا ہے۔

[illegible]

وفوق کل ذی علم علیم (یوسف ۷۶)

ترجمہ: ان سب کے اوپر ایک بڑا علم رکھنے والا موجود ہے۔

[illegible] قہر، قدرت اور رتبہ مراد ہے۔

[illegible]

یخافون ربھم من فوقھم (النحل ۵۰)

[illegible]

[illegible] عذاب تمہارے اوپر [illegible] تمہیں الگ الگ ٹولیوں میں [illegible] دوسرے کی طاقت کا مزہ چکھ [illegible]

[illegible]

44۔ ائمہ اربعہ اللہ تعالیٰ کے لیے جہت و جسم کی نفی کرتے تھے

[illegible]

قال جميع [illegible] محمد بن جهم كافر كما صرح به [illegible] وقال [illegible] قول لابي حنيفة ومالك و [illegible] و [illegible] والقاضي

(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح [illegible] المؤلف علي بن (سلطان) محمد، ابو الحسن نور الدين الملا الهروي القاري [illegible]

2 امام طحاوی [illegible] عقيدة اهل السنة والجماعة على مذهب فقهاء الملة ابي حنيفة وأبي يوسف ومحمد بن الحسن [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] خبيثان، جهم معطل ومقاتل مشبه

وقال محمد بن سماعة عن أبي يوسف عن ابي حنيفة "افرط جهم [illegible] جعل الله تعالى مثل خلقه"

وقال الحسن بن أشكاب عن ابي يوسف بخراسان صنفان ما على الارض ابغض الي منهم المقاتلية والجهمية

(تهذيب التهذيب، ج ١٠، ص ٢٨١ المؤلف ابو الفضل احمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى ٨٥٢ھ) الناشر مطبعة دائرة [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میں اترا دی کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی مخلوق جیسا قرار دے دیا"۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بما يخبرون عنا من التحليل والتحريم، والاوامر والنذب، فهو كافر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

والجماعة بهذه الاصول يكفر جاحدها بلا [illegible]

٣ وكقول المعتزلة إن العباد يخلقون افعالهم وانهم يفعلون ما لا يريده الله، وإن نفوذ القضاء والقدر على الخلق بالنار [illegible]
وكقول المشبهة إن الباري جسم، وانه يختص بجهة [illegible] على المحال، وانه تعالى قد نص على كل حادثة من الاحكام

[illegible]

(احكام القرآن، ج ٢، ص ٢٥، ٤٢٥ المؤلف القاضي محمد بن عبد الله ابو بكر بن العربي [illegible] راجع اصوله وخرج احاديثه وعلق عليه محمد عبد القادر عطا الناشر دار الكتب العلمية [illegible] الطبعة الثالثة، ١٤٢٤ھ)

[illegible] کا انکار کر دے، دین احکام کی جن کے بارے میں

[illegible]

[illegible] کا قول ہے اللہ تعالیٰ جسم ہے [illegible] اللہ تعالیٰ محال پر بھی قادر ہے۔ باری تعالیٰ نے [illegible]

5 علامہ قرطبی نے الاذکار (ص ۲۰۸) میں [illegible] سے متعلق لکھا

[illegible]

6 [illegible]

السیف الصقیل [illegible]

[illegible] حضرت امام مالک سے بھی منقول [illegible] علی یونس بن متی [illegible]

[illegible]

[illegible] کی سمت تک تعالیٰ کی [illegible] مکان کی وجہ سے ہوتی تو حضور ﷺ اللہ تعالیٰ سے زیادہ قریب اور [illegible] اس [illegible] سے روک دیا گیا تو معلوم ہوا کہ مکان اور جہت کی وجہ سے فضیلت کا وجود نہیں ہے۔

(السیف الصقیل [illegible] ایچ ایم سعید کراچی)

[illegible] کے بارے میں حضرت امام شافعی کی رائے شرح المہذب [illegible]

[illegible]

(المجموع شرح المہذب ج [illegible] ص ۲۵۳ المؤلف ابو زکریا محیی الدین [illegible])

[illegible]

6 [illegible]

أن النووي جزم في صفة الصلاة من شرح المهذب بتكفير المجسمة [illegible] وهو الصواب الذي لا محيد عنه [illegible] فيه مخالفة صريح [illegible] فمعطله [illegible] على مخالفة من ليس كمثله شيء، وهو السميع البصير [illegible] وفي هذه الآية رد على الفريقين والله أعلم

(كفاية الأخيار في حل غاية الاختصار ص٦٩٥ المؤلف: أبو بكر بن محمد بن عبد المؤمن بن حريز بن معلى الحسيني الحصني، تقي الدين الشافعي (المتوفى ٨٢٩هـ) المحقق: علي عبد الحميد بلطجي ومحمد وهبي سليمان الناشر: دار الخير، دمشق الطبعة الأولى، ١٩٩٤)

علامہ نووی اپنی کتاب "شرح مہذب" [illegible]

9 [illegible]

10 [illegible] مرہم العلل المعضلہ [illegible] ابن جوزی کی "دفع شبہ التشبیہ" میں مذکور ہے ملاحظہ فرمائیں

(مرهم العلل المعضلة في الرد على أئمة المعتزلة المؤلف: أبو محمد عفيف الدين عبد الله بن أسعد بن علي بن سليمان اليافعي (المتوفى ٧٦٨هـ) المحقق: محمود محمد محمود حسن نصار الناشر: دار الجيل، لبنان، بيروت الطبعة الأولى ١٤١٢هـ)

11 [illegible]

[illegible] في ذلك [illegible] ولا شيء معه [illegible] ولا حدث له جهة منها ولا كان له مكان فيها، فإنه لا يحول ولا يزول القدوس لا يتغير [illegible]

[illegible]

12 [illegible]

[illegible]

بمجرد الإطلاق أيضا وهو حسن بل أولى بالتكفير

[illegible]

التساهل والاستخفاف بذلك

(تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي [illegible]
عثمان بن علي بن محجن البارعي فخر الدين الزيلعي الحنفي
(المتوفى ٧٤٣ھ) الحاشية: شهاب الدين أحمد بن محمد بن أحمد بن
يونس بن إسماعيل بن يونس الشلبي (المتوفى ١٠٢١ھ) الناشر: المطبعة
الكبرى الأميرية، بولاق، القاهرة، الطبعة الأولى ١٣١٣ھ)

[illegible] جب یوں کہے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ اور پاؤں ہیں [illegible]

[illegible]

13 [illegible]

[illegible]

[illegible] على خلاف ما يعتقده أهل السنة والجماعة
وإنما يجوز الاقتداء به مع الكراهة إذا لم يكن ما يعتقده يؤدي إلى
الكفر عند أهل السنة

[illegible]

ومن قال الله تعالى لا يرى لجلاله وعظمته

(البحر الرائق شرح كنز الدقائق، ج١ ص٣٧١ المؤلف: زين الدين بن
إبراهيم بن محمد، المعروف بابن نجيم المصري (المتوفى ٩٧٠ھ) وفي
آخره: تكملة البحر الرائق لمحمد بن حسين بن علي الطوري الحنفي
القادري (ت بعد ١١٣٨ھ) وبالحاشية: منحة الخالق لابن عابدين الناشر
دار الكتاب الإسلامي)

[illegible]
ایسے شخص کی اقتداء میں کراہت کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] ... تعالیٰ ... [illegible]
[illegible] ... ہے۔

14 علامہ شامی فرماتے ہیں

(قوله يكفر بقوله جسم كالأجسام) وكذا لو لم يقل كالأجسام، وأما لو قال لا كالأجسام فلا يكفر لأنه ليس فيه إلا إطلاق لفظ الجسم الموهم للنقص فرفعه بقوله لا كالأجسام، فلم يبق إلا مجرد الإطلاق وذلك معصية

(رد المحتار على الدر المختار، ج١ص٥٦٢ المؤلف ابن عابدين محمد أمين بن عمر بن عبد العزيز عابدين الدمشقي الحنفي (المتوفى ١٢٥٢هـ) الناشر دار الفكر-بيروت الطبعة الثانية ١٤١٢هـ)

ترجمہ: [illegible] ... (جسم ... کالاجسام) ... [illegible]
[illegible]
... ہے۔

15 علامہ نفراوی مالکی فرماتے ہیں

ووقع نزاع في تكفير المجسم فقال ابن عرفة الأقرب كفره واختار العز عدم كفره لعسر فهم العوام برهان نفي الجسمية

(الفواكه الدواني على رسالة ابن أبي زيد القيرواني ج١ص٩٣ المؤلف أحمد بن غانم (أو غنيم) بن سالم ابن مهنا، شهاب الدين النفراوي الأزهري المالكي (المتوفى ١١٢٦هـ) الناشر دار الفكر)

ترجمہ: مجسمہ (اللہ کے لیے جسم ماننے والا) کی تکفیر کے بارے میں نزاع واقع ہوا ہے۔ ابن عرفہ فرماتے ہیں وہ کفر کے زیادہ قریب ہے۔ حضرت عز نے اس کے عدم کفر کو اختیار کیا ہے کیونکہ جسمیت کی نفی کے دلائل کا سمجھنا عوام کے لیے مشکل ہے۔

16 [illegible] ... فرماتے ہیں

[illegible] ... قد كفر المجسمة بوجوه

الأول: أن المجسمة جاهلون به

ولقد عرفت جوابه وهو أن الجهل بالله من بعض الوجوه لا يضر

الثاني: أنه عابد لغير الله، فيكون كافرا كعابد الصنم

قلنا: ليس المجسم عابدا لغير الله بل هو معتقد في ذلك [illegible] ... لا يجوز عليه [illegible] ... أنه عابد لغير الله حقيقة

الثالث: [illegible] ... هو المسيح بن مريم [illegible] ... الكفر إلا لأنهم خصصوا غير الله بالإله وهو الشرك

وهذا لازم للمجسمة كذلك لأنهم جعلوا الجسم الذي هو غير الله إلها

قلنا: [illegible] ... ما لا يجوز عليه فلم يجعل غير الله إلها حتى يكون مشركا

(كتاب المواقف، ج٣ص٥٦٥ المؤلف عبد الرحمن بن أحمد بن عبد الغفار عضد الدين الإيجي (المتوفى ٧٥٦هـ) المحقق عبد الرحمن عميرة الناشر دار الجيل، بيروت. الطبعة الأولى ١٩٩٧م)

ترجمہ: [illegible] ... وجوہ سے [illegible] ... ہے

[illegible] جیسا کہ مجسمہ جہالت کی وجہ سے ہے۔

[illegible] ... کی صفات [illegible] ... حاصل ہونا بعض وجوہ سے ضرر نہیں ہے۔

ثانی [illegible]

[illegible]

ثالث [illegible] لقد كفر الذين قالوا إن الله هو المسيح ابن مريم (المائدہ ۷۲)

ترجمہ [illegible]

[illegible]

[illegible] یہاں ممنوع ہے اس بارے میں متعدد بات [illegible]

[illegible]

17 علامہ ابن حجر ہیتمی (المتوفی ۹۷۴ھ) فرماتے ہیں:

واعلم أن القرافي وغيره حكوا عن الشافعي ومالك وأحمد وأبي حنيفة رضي الله عنهم القول بكفر القائلين بالجهة والتجسيم وهم حقيقون بذلك

(المنهاج القويم، ص۱۴۴ المؤلف: أحمد بن محمد بن علي بن حجر الهيتمي السعدي الأنصاري، شهاب الدين شيخ الإسلام، أبو العباس (المتوفى ۹۷۴ھ) الناشر: دار الكتب العلمية الطبعة: الأولى ۱۴۲۰ھ)

ترجمہ [illegible] شہاب الدين أبو العباس أحمد بن أبي العلاء إدريس بن عبد الرحمن بن عبد الله الصنهاجي البهفشيمي القرافي المالكي (ولد سنة ۶۲۶ھ، وتوفي سنة ۶۸۴ھ) [illegible]

[illegible]

18 [illegible]

ومن العجب أن أئمة الحنابلة يقولون بمذهب السلف ويصفون الله تعالى بما وصف به نفسه وبما وصفه به رسوله من غير تحريف ولا تعطيل ومن غير تكييف ولا تمثيل ومع ذلك فنجد من لا يحتاط في دينه ينسبهم للتجسيم ومذهبهم أن المجسم كافر بخلاف مذهب الشافعية فإن المجسم عندهم لا يكفر فقوم يكفرون المجسمة فكيف يقولون بالتجسيم!!

(أقاويل الثقات في تأويل الأسماء والصفات والآيات المحكمات والمشتبهات ص۶۲ المؤلف: مرعي بن يوسف بن أبي بكر بن أحمد الكرمي المقدسي الحنبلي (المتوفى ۱۰۳۳ھ) المحقق: شعيب الأرناؤوط الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت الطبعة: الأولى ۱۴۰۶ھ)

ترجمہ [illegible] بیان کرتے ہیں [illegible] بغیر تعطیل، بغیر کیفیت اور بغیر تمثیل کے بیان [illegible] نے بیان [illegible] تجسیم کی طرف [illegible] حنابلہ کا مذہب مجسم کی تکفیر کا ہے۔ اس کے علاوہ شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ ان کے ہاں مجسم کی تکفیر نہیں ہے۔ پس ایک قوم جو مجسم کی تکفیر کرتی ہے وہ کیسے تجسیم کا عقیدہ رکھ سکتی ہے!!

19 حضرت ابن ابی یعلیٰ حنبلی متوفی ۵۲۶ھ اپنی کتاب الاعتقاد میں فرماتے ہیں

۱ **تشبيه الله بخلقه كفر**

فإن اعتقد معتقد في هذه الصفات ونظائرها مما وردت به الآثار الصحيحة التشبيه في الجسم والنوع والشكل والطول فهو كافر

۲ **تعطيل الصفات مذهب الجهمية**

وإن تأولها على مقتضى اللغة وعلى المجاز فهو جهمي

۳ **منهج أهل السنة في الأسماء والصفات**

وإن أمرها كما جاءت من غير تأويل ولا تفسير ولا تجسيم ولا تشبيه، كما فعلت الصحابة والتابعون فهو الواجب عليه

(الاعتقاد ص ۳ المؤلف: أبو الحسين ابن أبي يعلى محمد بن محمد (المتوفى ۵۲۶ھ) المحقق: محمد بن عبد الرحمن الخميس الناشر: دار أطلس الخضراء، الطبعة الأولى ۱۴۲۳ھ)

ترجمہ ۱ اگر کوئی ان صفات میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے ان صفات میں جن کے بارے میں آثار صحیحہ وارد ہیں ایسا اعتقاد رکھے جس سے جسم، نوع، شکل اور طول کی تشبیہ والا عقیدہ ثابت ہو، تو وہ کافر ہے۔

۲ اگر کوئی ان صفات کی لغت اور مجاز کے معنی میں تاویل کرے تو وہ جہمی ہوگا

۳ اور اگر کوئی ان صفات کو ایسے ہی بیان کرتا ہے جیسا کہ وہ منقول ہیں یعنی ان صفات میں کوئی تحریف، تاویل، تفسیر، تجسیم اور تشبیہ نہ کرے اور اس سے تجسیم و تشبیہ والا عقیدہ نہ رکھتا ہو جیسا کہ حضرات صحابہ کرام اور تابعین عظام کا طریقہ رہا ہے تو یہی عقیدہ رکھنا واجب ہے

20 حضرت ابن ابی یعلیٰ حنبلی متوفی ۵۲۶ھ اپنی کتاب طبقات حنابلہ میں فرماتے ہیں

قال الوالد السعيد: فمن اعتقد أن الله سبحانه جسم من الأجسام، وأعطاه حقيقة الجسم من التأليف والانتقال فهو كافر لأنه غير

عارف بالله عز وجل، لأن الله سبحانه يستحيل وصفه بهذه الصفات، وإذا لم يعرف الله سبحانه وجب أن يكون كافرا

(طبقات الحنابلة، ج ۲ ص ۲۱۲ المؤلف: أبو الحسين ابن أبي يعلى، محمد بن محمد (المتوفى ۵۲۶ھ) المحقق: محمد حامد الفقي الناشر: دار المعرفة - بيروت)

ترجمہ حضرت والد سعید فرماتے ہیں: جس شخص نے یہ عقیدہ رکھا کہ اللہ تعالیٰ بھی اجسام میں سے ایک جسم ہے، اور اس کو جسم کے حقائق میں سے جیسے تالیف (ترکیب) اور انتقال ہونے والی صفات بھی اس (جسم) کی طرف منسوب کر دیں، تو وہ کافر ہے، کیونکہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت نہیں رکھتا، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ان صفات سے متصف ہونا محال ہے، اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت ہی نہیں رکھتا تو اس کا کافر ہونا واجب ہے۔

21 حافظ ابن تیمیہ حنبلی متوفی ۷۲۸ھ فرماتے ہیں

وقد لا يختلف أهل السنة أن الله تعالى ليس كمثله شيء لا في ذاته ولا في صفاته ولا في أفعاله بل أكثر أهل السنة من أصحابنا وغيرهم يكفرون المشبهة والمجسمة

(مجموع الفتاوى ج ۶ ص ۳۵۶ المؤلف: تقي الدين أبو العباس أحمد بن عبد الحليم بن تيمية الحراني (المتوفى ۷۲۸ھ) المحقق: عبد الرحمن بن محمد بن قاسم الناشر: مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، المدينة النبوية، المملكة العربية السعودية عام النشر ۱۴۱۶ھ)

ترجمہ اہل سنت کا اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ لیس کمثلہ شیء ہے، کوئی چیز اس کے مثل نہیں ہے، نہ اس کی ذات میں، نہ صفات اور افعال میں کسی سے، بلکہ اہل سنت کی اکثریت ہمارے اصحاب وغیرہ میں سے مشبہہ اور مجسمہ کی تکفیر کرتے ہیں۔

4.5: حضرت امام غزالیؒ کے ارشادات

1 آپؒ نے کتاب الاقتصاد فی الاعتقاد میں لکھا

لأن القائل بأن الله سبحانه جسم وعابد الوثن والشمس واحد

(الاقتصاد فی الاعتقاد ص[illegible] طبع مکتبہ [illegible])

ترجمہ اللہ تعالیٰ کو جسم ماننے والا اور بت اور سورج کی پوجا کرنے والا ایک ہی ہے۔

2 وأما المعتزلة فإنهم نفوا الجهة ولم يتمكنوا من إثبات الرؤية دونها وخالفوا به قواطع الشرع وظنوا أن في إثباتها إثبات الجهة فهؤلاء تحاشوا عن التشبيه فأفرطوا والحشوية أثبتوا الجهة احترازاً من التعطيل فشبهوا فوفق الله تعالى أهل السنة للقيام بالحق فتفطنوا للمسلك القصد وعرفوا أن الجهة منفية لأنها للجسمية تابعة وتتمة وأن الرؤية ثابتة لأنها رديف العلم وقرينه وهي له تكملة فانتفاء الجسمية أوجب انتفاء الجهة التي هي من لوازمها وثبوت العلم أوجب ثبوت الرؤية التي هي من روادفه وتكملاته ومشاركة له في خاصيتها وهي أنها لا توجب تغيراً في ذات المرئي بل تتعلق به على ما هو عليه كالعلم ولا يخفى على عاقل أن هذا هو الاقتصاد في الاعتقاد

(الاقتصاد فی الاعتقاد ص[illegible] طبع مکتبہ [illegible])

ترجمہ معتزلہ نے اللہ کی جہت کی اور روئیت باری کی بھی منکر ہوئے۔ انہوں نے خیال کیا کہ روئیت کے ثبات سے جہت کا ثبات لازم آتا ہے۔ تب وہ قطعیات شرع کے منکر ہو گئے۔ وہ اس طرح تشبیہ سے تو بچ گئے مگر تعطیل میں افراط کر دیا۔ یہ تو ایک جانب ہوئی دوسری طرف حشویہ نے ثابت جہت کیا۔ اس طرح وہ تعطیل سے تو بچ گئے مگر تشبیہ کے مرتکب ہوئے۔ ان دونوں کی افراط و تفریط کے علاوہ اہل سنت کا مسلک ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے قیام بالحق کی توفیق دی۔ اور انہوں نے معتدل راہ اختیار کی۔ اور

[illegible] جہت کی نفی ہے [illegible] کیونکہ وہ علم کی ردیف و تکملہ ہے۔ پس انتفاءِ جسمیت سے انتفاء [illegible] اور ثبوتِ علم [illegible] ثابت کر دیا [illegible] ہے [illegible]

١ نعلم أن الله تعالى منزه الذات عن الاختصاص بالجهات فإن الجهة إما فوق وإما أسفل وإما يمين وإما شمال أو قدام أو خلف وهذه الجهات هو الذي خلقها وأحدثها بواسطة خلق الإنسان إذ خلق له طرفين أحدهما يعتمد على الأرض ويسمى رجلاً والآخر يقابله ويسمى رأساً

٢ فحدث اسم الفوق لما يلي جهة الرأس واسم السفل لما يلي جهة الرجل حتى إن النملة التي تدب منكسة تحت السقف تنقلب جهة الفوق في حقها تحتاً وإن كان في حقنا فوقاً

٣ وخلق للإنسان اليدين وإحداهما أقوى من الأخرى في الغالب فحدث اسم اليمين للأقوى واسم الشمال لما يقابله وتسمى الجهة التي تلي اليمين يميناً والأخرى شمالاً وخلق له جانبين يبصر من أحدهما ويتحرك إليه فحدث اسم القدام للجهة التي يتقدم إليها بالحركة واسم الخلف لما يقابلها فالجهات حادثة بحدوث الإنسان ولو لم يخلق الإنسان بهذه الخلقة بل خلق مستديراً كالكرة لم يكن لهذه الجهات وجود البتة

٤ فكيف كان في الأزل مختصاً بجهة والجهة حادثة وكيف صار مختصاً بجهة بعد أن لم يكن له أبأن خلق العالم فوقه ويتعالى عن أن

يكون له فوق [illegible] يكون له رأس [illegible] يكون جهة [illegible] الرأس [illegible] تعالى [illegible] يكون [illegible] تعالى [illegible] مختص بحيز اختصاص الجواهر أو مختص بالجواهر اختصاص العرض وقد ظهر استحالة كونه جوهرا أو عرضا فاستحال كونه مختصا بالجهة [illegible] العالم [illegible] محاذيا له وكل محاذ لجسم فإما أن يكون مثله أو أصغر منه أو أكبر وكل ذلك [illegible] حد المقدر

۵ [illegible] موجود بالقهر والاستيلاء

(احياء علوم الدين ج۱ ص۱۰۸، المؤلف ابو حامد محمد بن محمد الغزالي الطوسي (المتوفى ۵۰۵ھ) الناشر دار المعرفة بيروت)

[illegible] جہت کی خصوصیت سے پاک ہے اس لیے کہ [illegible] اللہ تعالیٰ نے انسان کی دو طرفیں ایسی بنائی ہیں کہ ایک زمین پر لگے اس کو [illegible] اور دوسری اس کے بالمقابل [illegible] جہت کے لیے ہوتا جو سر کی طرف ہے اور نیچا اس کا نام [illegible] پاؤں کی طرف ہے یہاں تک کہ چیونٹی کہ چھت میں الٹی ہو کر چلے تو اس [illegible]

[illegible] جہت [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible] کس طرح کسی خاص جہت کے ساتھ مختص ہو سکتا ہے؟ انسان کی [illegible] اور اللہ تعالیٰ منزہ ہے اس بات سے کہ [illegible] اس کا سر ہو اور فوق اس کی جہت ہو [illegible] مختص ہو [illegible] چونکہ اس کا جوہر ہونا و عرض ہونا دونوں محال ہو چکے اس لیے [illegible] بھی محال ہے اور اگر [illegible] اللہ تعالیٰ عالم کے اوپر ہو تو اس کے مقابل ہوگا [illegible]

[illegible]

کے ادھر ہے

4 علامہ شبلی نے "الغزالی" میں لکھا

[illegible]

قرآن مجید اور احادیث میں کثرت سے تشبیہ کے (موہم) الفاظ کیوں آئے؟" [illegible]

[illegible]

کی بیسیوں مثالیں ہیں، جو قرآن مجید واحادیث صحیحہ میں وارد ہیں [illegible] ہے کہ شریعت اسلامی خدا کی طرف سے نہیں بلکہ انسان نے اپنے [illegible] کے موافق خدا کی ذات و صفات ٹھہرا لیے ہیں۔

[illegible]

چلی گی

[illegible]

[illegible]

حقیقت میں مجازات اور استعارے ہیں۔

[illegible]

[illegible] مستعمل [illegible] صاحب [illegible] میں لکھتے ہیں۔

[illegible] الرحمن علی العرش استوی) (طٰہٰ ۵) یعنی استویٰ

[illegible] علی بن اسماعیل بن اسحاق بن سالم بن اسماعیل بن عبد اللہ بن [illegible] بن ابی بردہ [illegible] ابی موسی الاشعری (المتوفی ۳۲۴ھ) [illegible] الطبعۃ الاولی [illegible]

[illegible] میں استواء کے کئی احتمالات کئے ہیں۔

[illegible] احیاء العلوم [illegible] میں لکھتے ہیں [illegible]

[illegible]

لیکن امام غزالی نے [illegible]

8 ان تمام مسائل کے متعلق جو کچھ امام غزالی نے [illegible] تمام اشاعرہ [illegible] مسلمانوں [illegible]

[illegible]

امام غزالی کا [illegible]

کیف یجری من علی العرش استوی [illegible] کیف استوی کیف النزول

(انوار الباری ج ۱۳ ص ۵۰)

46۔ حضرت علامہ عبد الوہاب شعرانی کے ارشادات

[illegible] محمد بن [illegible] الیواقیت و الجواہر فی عقائد الاکابر [illegible] کے مسئلہ پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔

[illegible]

[illegible] کا اطلاق [illegible] کے لحاظ سے کیا [illegible]

(الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر، المبحث الثامن [illegible])

دار احیاء التراث العربی، بیروت)

[illegible] استواء علی العرش [illegible]

[illegible] کما یلیق بشانہ تعالیٰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

4.7 ۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے ارشادات

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ نے [illegible] شیء محیط [illegible]

وکان اللّٰہ بکل شیء محیطا" کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جہات [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رزاق اکیڈمی، لاہور)

4.8 ۔ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی تحقیق

سوال: [illegible] اقرب الیہ من حبل الورید [illegible] وھو معکم

[illegible] القرب باعتبار الذات [illegible]

[illegible] القرب بحسب الوصف فقط [illegible]

[illegible] وان کان اللہ قریبا بالذات

[illegible] علی العرش ام لا [illegible]

[illegible] بالقرب الذاتی [illegible]

[illegible]

[illegible]

جواب: [illegible] المعیۃ الذاتیۃ [illegible]

[illegible]

[illegible]

([illegible])

حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں۔

اول: [illegible] المعیۃ الذاتیۃ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] والمعیۃ [illegible]

[illegible]

بالمعیۃ الوصفیۃ فقط

([illegible])

[illegible] تو [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دوم "[illegible]" میں حضرت تھانوی [illegible] دوسری جگہ فرماتے ہیں

سوال [illegible]

تعالیٰ کسی مقام پر جلوہ فرما نہیں ہے۔ وہ ہر جگہ موجود ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

جواب یہ مسئلہ نازک ہے۔ [illegible]

[illegible] دونوں فریق کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اس کے قائل ہونے کی گنجائش ہے۔ [illegible]

[illegible] وهو معكم اينما كنتم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

([illegible])

([illegible] مکتبہ دار العلوم کراچی [illegible])

سوم [illegible]

[illegible] سلف کے مسلک پر ہوں کہ نصوص اپنی حقیقت پر ہیں مگر کہ [illegible]

[illegible] حقیقت سے منکر [illegible]

[illegible] نفی نقل و عقل دونوں سے ثابت ہے

اما النقل فقوله تعالى ليس كمثله شئ

[illegible] والله تعالى [illegible] عن الاتصاف

بالحادث لان محل الحادث حادث

[illegible]

[illegible] سلف کے خلاف ہے [illegible]

[illegible] حیثیت میں۔

[illegible] الحكم [illegible] [illegible]

[illegible] مذہب [illegible]

[illegible]

[illegible]

مقابلہ میں آگئی جہت [illegible] ہے۔

([illegible]

مکتبہ دار العلوم کراچی ۱۳۹۳ھ)

وضیح

[illegible]

نہیں بلکہ اللہ عرش [illegible]

[illegible] جالس علی العرش ہے مستقر

علی العرش ہے۔

[illegible] وهو معكم [illegible]

یعنی معیت ذاتی ہے۔

تطبیق

حضرت تھانوی [illegible] تحقیق [illegible] بھی عیب نہیں [illegible]

[illegible] بھی عیب نہیں۔

جو لوگ کہتا ہے [illegible] بھی عیب [illegible] اور جو کہتے ہیں [illegible]

ہے وہ بھی ٹھیک [illegible]

اس جہاں میں [illegible]

[illegible]

مسئلہ پیدا ہو [illegible] چھوٹی سی جگہ میں بھی حاضر ہو گا جس طرح [illegible]

ہر جگہ ہے۔ اس طرح تو اللہ کی ذات کی [illegible] مکان کا محتاج ہو

[illegible]

[illegible] استوى [illegible] العرش [illegible]

[illegible]

(الفتاوی الحدیثیة، علامہ ابن حجر الهیتمی ص ۵۹ [illegible])

[illegible]

[illegible] معکم [illegible]

[illegible]

وهو معکم [illegible]

[illegible]

اس میں اور صوفیاء کے مسلک میں کوئی منافات نہیں۔ [illegible] کا یہی مسلک ہے۔

[illegible]

4.9۔ حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہیؒ کی تحقیق

[illegible]

الجواب۔ حامداً ومصلیاً

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے [illegible] ہے۔ کوئی ذرہ اس سے مخفی نہیں۔ نصوص صریحہ اور دلائل [illegible] قال تعالیٰ

لا یعزب عنہ مثقال ذرۃ فی السموات ولا فی الارض ولا اصغر من ذلک ولا اکبر الا فی کتاب مبین۔ (سورت سبا:۳)

مگر اللہ تعالیٰ کے لیے دوسری اشیاء کی طرح کوئی مخصوص مکان [illegible]

[illegible]

[illegible]

ولا محدود ولا معدود ولا متبعض ولا متجز ولا متركب منها ولا متناہ ولا یوصف بالماہیۃ ولا بالکیفیۃ ولا یتمکن فی مکان ولا یجری علیہ زمان

(شرح عقائد نسفیۃ [illegible])

[illegible] سوال میں جو خاص مکان کی طرف اشارہ ہے تو وہاں یہ مراد نہیں کہ وہ مکان [illegible]

[illegible] واللہ [illegible]

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

([illegible])

سوال۔ کیا خدا کے لیے بھی زمان ومکان، یا کوئی دیگر قید [illegible]

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حررہ العبد محمود گنگوہی عفی عنہ دار العلوم دیوبند [illegible]

(فتاویٰ محمودیہ ج ا ص ۲۳۶)

علامہ عینی فرماتے ہیں

[illegible]

[illegible]

اللہ عن ذلک علوا کبیرا

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب: وکان [illegible])

4.10۔ فوقیت باری تعالیٰ کے بارے میں اہل السنت والجماعت اور غیر مقلدین کے مسلک میں فرق

[illegible] غیر مقلدین کے مسلک میں [illegible]

[illegible]

[illegible] غیر مقلدین کا بھی یہی مسلک ہے۔

1 [illegible]

وھو فی جھۃ الفوق، ومکانہ العرش

[illegible]

ترجمہ [illegible]

2 [illegible]

غیر مقلدین خلو عرش (عرش کے خالی ہونے) کے قائل ہیں

وقال الحافظ عبد الرحمن بن مندة [illegible] تعالى اذا نزل [illegible] [illegible] العرش [illegible] [illegible] نزل من العرش [illegible] (هدية المهدي [illegible] جمعيت اہل سنت لاہور)

حافظ عبد الرحمن بن مندہ کہتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ عرش سے اترتے ہیں تو عرش [illegible] تعالیٰ کی ذات سے خالی ہو جاتا ہے اور یہی انتقال [illegible] بیان کی گئی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ [illegible] نزول فرماتے ہیں [illegible] نیچے اترتا ہوں۔

3 [illegible]

[illegible] السلف انه تعالى [illegible] عن الحركة والانتقال

[illegible]

ترجمہ [illegible]

4 غیر مقلدین [illegible] اور عرش خالی ہو جاتا ہے تو باری تعالیٰ کا نزول بھی ذاتی ہوگا۔

[illegible] (صفحہ ۴۳)

[illegible] علی العرش [illegible] استواء علی العرش [illegible] لکن مع الحکم بعدم [illegible] اہل السنت والجماعت

[illegible] مع الحکم بعدم [illegible] لا بشرط الشیء کے درجہ میں ہے

[illegible] غیر مقلدین کہتے ہیں کہ [illegible] نہیں۔

[illegible]

[illegible] الاول فلیس قبلک شیء، وانت الآخر فلیس بعدک شیء، وانت الظاهر فلیس فوقک شیء، وانت الباطن فلیس دونک شیء (مسلم رقم [illegible] ترقیم محمد فؤاد عبد الباقی)

"اللهم انت الاول فليس قبلك شيء"۔

اے اللہ تیری ذات ہی سب سے پہلے ہے۔ تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں ہے۔

[illegible]

"وانت الآخر فليس بعدك شيء"۔

اے اللہ تو ہی سب سے آخر میں ہوگا۔ تیرے بعد میں کوئی چیز نہیں ہے۔

[illegible] ہوگا۔

2 "وانت الظاهر فليس فوقك شيء"

ترجمہ: اے اللہ ہر چیز کے اوپر تو ہی ہے۔ تیرے اوپر کوئی چیز نہیں ہے۔

[illegible]

4 "[illegible] الباطن فليس دونك شيء"

[illegible]

([illegible] مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

یہ [illegible] آخری فقرہ کا ترجمہ کرتے ہیں کہ باطن کا علم رکھنے والا [illegible]

[illegible]

قرآن مجید کی آیت مبارکہ ہے

هو الاول والآخر والظاهر والباطن وهو بكل شيء عليم [illegible]

اس آیت کی تفسیر "اللباب" میں شیخ ابن عادل حنبلی فرماتے ہیں

[illegible]

وهو بكل شيء عليم، بما كان أو يكون"

(اللباب فی علوم الکتاب ابن عادل حنبلی سورت الحدید [illegible])

[illegible] رکھنے والا ہے" [illegible] وهو بكل

شيء عليم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] الله محيط بالامكنه

[illegible] "وكان الله بكل شيء

محيطا" [illegible]

[illegible]

باب5

أَللّٰهُ مَوْجُوْدٌ بِلَا مَكَانٍ

اللہ تعالیٰ بغیر مکان کے موجود ہیں

51 - یہ کہنا جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر مکان میں موجود ہے

[illegible]

[illegible] لا يجوز أن [illegible]

[illegible]

"وهو الله في السماوات وفي الأرض"

[illegible] مذهب المعتزلة وهذا التأويل عندنا منكر من أجل أنه لا يجوز أن [illegible] ظاهر معنى [illegible] لا يصح إلا في الأجسام والجواهر

3 [illegible] وهو الله في السموات وفي الأرض [illegible]

ان الله جل ذكره يعلم سركم وجهركم [illegible] في محل السموات والأرض [illegible] سركم وجهركم

(مشكل الحديث وبيانه [illegible] المؤلف محمد بن الحسن بن فورك الأنصاري الأصبهاني أبو بكر (المتوفى ۴۰۶ھ) المحقق موسى محمد علي الناشر عالم الكتب، بيروت الطبعة الثانية ۱۹۸۵م)

[illegible] "وهو الذي في السماء اله وفي الأرض اله" [illegible] "وهو الله في السموات وفي الأرض" [illegible]

[illegible]

3 [illegible]

[illegible] "وهو الله في السموات وفي الأرض" [illegible] جو آسمانوں اور زمین میں ہے) پر وقف کرنا درست نہیں [illegible] "يعلم سركم وجهركم" [illegible]

[illegible] کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا عالم ہے [illegible]

[illegible] صحيحا و [illegible]

[illegible]

(مشكل الحديث وبيانه [illegible] المؤلف محمد بن الحسن بن فورك الأنصاري الأصبهاني أبو بكر (المتوفى ۴۰۶ھ) المحقق موسى محمد علي الناشر عالم الكتب، بيروت الطبعة الثانية ۱۹۸۵م)

[illegible] اگرچہ اس کا معنی تو صحیح ہے مگر یہ الفاظ [illegible] جائز نہیں کہ یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ ہر مکان میں [illegible]

[illegible]

[illegible] "أين ما كنتم" (الحديد ۴)، إنما أراد به بعلمه لا بذاته

(الاعتقاد والهداية إلى سبيل الرشاد على مذهب السلف وأصحاب الحديث، [illegible] المؤلف أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخسروجردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (المتوفى ۴۵۸ھ) المحقق: أحمد

عصام الكاتب الناشر: دار الآفاق الجديدة بيروت الطبعة الأولى [illegible])

ترجمہ: [illegible] ساتھ ہر مکان میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے [illegible]

4 [illegible] ابی جہم بن صفوان، جس کی طرف جہمیہ فرقہ منسوب [illegible] ہوئے فرماتے ہیں

ولا [illegible] في كل مكان [illegible]

[illegible]

وأول درجات الإيمان مجاورتها [illegible] بصير الإنسان [illegible] بصير مؤمن

الأربعين في أصول الدين ص [illegible]

ترجمہ: [illegible] کسی نے بھی اللہ تعالیٰ کو [illegible] پہلا [illegible] ایمان کا پہلا درجہ ان سے آگے [illegible] اس کے بعد ہی وہ مومن [illegible]

5 [illegible]

[illegible] تفسير القرآن العظيم، ج [illegible] المؤلف أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (المتوفى [illegible]) المحقق سامي

بن محمد سلامة الناشر: دار طيبة للنشر والتوزيع الطبعة الثانية [illegible])

ترجمہ: مفسرین اس آیت کی تفسیر میں اس بات [illegible] ہر مکان میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ [illegible]

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں

[illegible] الله في كل مكان وهو جهل [illegible] ولكن [illegible] وفيه الرد على من زعم أنه على العرش بذاته

فتح الباري شرح صحيح البخاري [illegible] أحمد بن علي بن حجر أبو الفضل العسقلاني الشافعي الناشر: دار المعرفة، بيروت [illegible])

ترجمہ: باب فی حدیث [illegible] حدیث میں ہے کہ وہ اپنے پاؤں تلے تھوک سکتا [illegible] اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے ساتھ [illegible]

[illegible]

لا يجوز أن يقال إن الله تعالى في كل مكان كما تقول المعتزلة والقدرية

(اليواقيت والجواهر في بيان عقائد الأكابر، المبحث السابع عشر، ج1

ص95 طبع مصطفى البابي الحلبي، مصر)

ترجمہ: [illegible] ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مکان میں موجود ہیں جیسا کہ معتزلہ [illegible]

ہیں۔

5.1.1۔علامہ بدرالدین ابن جماعۃ کی تحقیق

قوله تعالى: [illegible] في السماوات وفي الأرض يعلم سركم

وجهركم" الآية

اعلم [illegible]

[illegible]

الأول [illegible] في حقه تعالى محال

الثاني [illegible]

[illegible]

[illegible]

تعالى الله عن ذلك كله

الثالث [illegible]

يكون مالكا لنفسه، وانه يسجد لنفسه، وهو محال

[illegible] لا يصح التخصيص [illegible]

[illegible]

الرابع [illegible] كل مظروف محدود، وكل محدود [illegible]

[illegible] مخصص [illegible]

مُحدث له وذلك على الله محال.

الخامس قوله تعالى: وهو الذي في السماء إله وفي الأرض إله

فليس تخصيص أحدهما بأولى من الآخر، لأن الظرفية في [illegible]

سواه فيلزم أن يكون في الأرض [illegible]

[illegible]

[illegible]

ذلك لأن تحكم

[illegible]

كما تقدم

السابع [illegible] ويكون متحيزا في

جهتين كما تقدم وهو محال

إذا ثبت هذا وجب حمل الآية على ما يليق بجلاله تعالى

وفيه لأهل التأويل وجوه

الأول [illegible]

[illegible] في السموات وفي الأرض

[illegible] وفي الأرض إله

الثاني [illegible] في السموات وفي الأرض، كما يقال

[illegible]

الثالث [illegible] ثم

[illegible]

بسرهم وجهرهم

[illegible] وهو الله يعلم

سركم وجهركم [illegible] في السموات وفي الأرض

[illegible] المؤلف: أبو عبد الله

محمد بن إبراهيم بن سعد الله بن جماعة الكناني الحموي الشافعي، بدر

الدين (المتوفى 733ھ) المحقق: محمد [illegible]

الناشر: [illegible] القاهرة مصر الطبعة: الأولى [illegible] إيضاح الدليل في

فطبع صحیح من المعطی ص۱۸۸/۱۹۱ [illegible] عبد الله محمد بن
إبراهيم بن سعد الله بن جماعة الكناني الحموي الشافعي،
بدر الدين (المتوفى ۷۳۳ھ) المحقق وهبي سليمان غاوجي الألباني
الناشر دار السلام للطباعة والنشر والتوزيع [illegible] الطبعة الأولى [illegible]

فرمان باری تعالیٰ ہے

وهو الله في السماوات وفي الأرض يعلم سركم وجهركم ويعلم ما تكسبون (الانعام ۳)

[illegible]
عمل کے مطابق تم کو جزا اور سزا دے گا)۔

[illegible] کرنا جائز نہیں ہے اس کی کئی وجوہ ہیں

دلیل عقلی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے تحیز اور جہت کا ہونا محال ہے

ثانی [illegible] في السماوات [illegible]
[illegible]
ایک ہی وقت میں موجود ہونا لازم آئے گا۔ [illegible]
حصہ ایک آسمان میں ہے وہ دوسرے میں نہیں ہے [illegible]
[illegible]

ثالث فرمان باری تعالیٰ ہے

لله ملك السماوات والأرض وما فيهن وهو على كل شيء قدير (المائدہ ۱۲۰)

ترجمہ تمام آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کی ہے

[illegible] پوری قدرت رکھتا ہے

۲ لله ما في السماوات وما في الأرض (البقرۃ ۲۸۴)

[illegible]

۳ ولله يسجد ما في السماوات وما في الأرض من دابة والملائكة وهم لا يستكبرون (النحل ۴۹)

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible] ہوگا اور یہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر محال ہے۔

[illegible] باری تعالیٰ ہے

وهو الذي في السماء إله وفي الأرض إله وهو الحكيم العليم (الزخرف ۸۴)

[illegible]
ہے جو حکمت کا بھی مالک ہے، علم کا بھی مالک ہے۔

[illegible]
زمین میں بھی ایسے ہی ہیں جیسے وہ آسمان میں ہیں۔

فرمان باری تعالیٰ ہیں

۱ وهو معكم أين ما كنتم (الحديد ۴)

[illegible] وہ اللہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی تم ہو۔

2 [illegible]

[illegible]

3 [illegible]

فليستجيبوا لي وليؤمنوا بي لعلهم يرشدون (بقرہ ۱۸۶)

[illegible]

4 [illegible]

[illegible]

5 [illegible]

[illegible]

6 اسی طرح فرمان باری تعالیٰ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] الحكيم العليم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وفي الأرض

[illegible]

5.1.2:۔ مولانا ابو محمد عبدالحق حقانی کی تحقیق

1 ثم استوى على العرش (الاعراف:54)۔ عرش پر قائم ہوا۔ اس جملہ کو [illegible]

[illegible] سورت یونس، سورت رعد، سورت طٰہٰ، سورت فرقان، سورت سجدہ اور سورت حدید میں ہے اور [illegible]

[illegible] کا قائل [illegible]

2 [illegible] في السموات وفي الارض [illegible]

[illegible]

[illegible] ثابت ہوگا جس کا کوئی بھی اہل اسلام قائل نہیں۔

[illegible] ان کے ایک یہ ہے کہ اگر خدا عرش پر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] دیگر مقامات میں [illegible] تو صاف معنی اس کے یہ ہوں گے کہ اس نے [illegible] استوى على العرش، اي حصل له تدبير [illegible] استوى على عرش الملک [illegible] عرش یعنی تخت ملک و جلال پر ہے۔

2 [illegible] وكيفيته مجهول

3 [illegible] على العرش استوى [illegible] الاعراف پر [illegible]

[illegible] رکھتے ہیں کہ عرش سے مراد [illegible] جس سے مراد تخت حکومت ہے۔ استویٰ سے مراد اس پر اس کا [illegible] ہے۔ مخلوق کو پیدا کیا، آسمان و زمین سب کچھ بنایا۔ پھر ان پر حکومت و

[illegible]

اور ایسے باریک اسرار استعاروں و کنایوں اور تشبیہوں سے [illegible]

[illegible] قصور ہے اور سمجھے تو اس کی جو کمی ہے۔

([illegible])

5.2: آسمان قبلۂ دعا ہے

[illegible] بطور قبلہ ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے لیے مکان اور مسکن نہیں ہے۔

1 قال الفقيه أبو منصور الماتريدي رحمه الله

وأما رفع الأيدي إلى السماء [illegible] شاء [illegible] وإن ظن من يظن [illegible] الأبصار إلى السماء لأن الله من ذلك [illegible] كظن من يزعم أنه إلى جهة أسفل الأرض [illegible] وجهه متوجها في الصلاة ونحوها وكظن من يزعم أنه في شرق الأرض وغربها بما يتوجه إلى ذلك في الصلاة أو نحو مكة لخروجه إلى الحج

(التوحيد ص٧٥،٧٦ المؤلف: محمد بن محمد بن محمود، أبو منصور الماتريدي (المتوفى ٣٣٣ھ) المحقق: د. فتح الله خليف [illegible] الجامعات المصرية، الإسكندرية)

ترجمہ: حضرت امام ابو منصور ماتریدی فرماتے ہیں۔

دعا کے وقت آسمان کی طرف ہاتھ اٹھانا [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible] طریقہ مقرر [illegible]

[illegible] کوئی شخص یہ خیال [illegible]

[illegible] تعالیٰ کی سمت میں [illegible]

[illegible] کرے کہ اللہ تعالیٰ زمین کے نچلے

جانب ہے اس لیے کہ سجدے میں آدمی [illegible]

[illegible] شخص یہ خیال [illegible] کہ اللہ تعالیٰ [illegible] کے

[illegible]

لأن السماء قبلة الدعاء كما أن الكعبة قبلة الصلاة

(فتح الباري شرح صحيح البخاري ج [illegible] ص ٢٣٣ المؤلف: أحمد بن علي بن حجر [illegible] العسقلاني الشافعي الناشر: دار المعرفة بيروت [illegible])

اس لیے کہ دعا کا قبلہ آسمان ہے جیسا کہ کعبہ نماز کا قبلہ ہے۔

3 حضرت شیخ ملا علی قاری (المتوفی ۱۰۱۴ھ) فرماتے ہیں

السماء قبلة الدعاء بمعنى أنها محل نزول الرحمة التي هي سبب [illegible] وهو موجب دفع أصناف النقمة [illegible] وذكر الشيخ أبو المعين النسفي [illegible] في التمهيد [illegible] المحققين قرروا أن رفع الأيدي إلى السماء في حال الدعاء تعبد محض

(شرح الفقه الأكبر ص٩٩ المؤلف: ملا علي القاري، طبع دار الكتب العلمية، بيروت)

ترجمہ: آسمان دعا کا قبلہ ہے اس معنی سے کہ وہ رحمت کے نازل ہونے کی جگہ ہے کہ وہ انواع و اقسام کی نعمتوں کے نازل کا سبب ہے اور وہ مختلف قسم کے عذاب دفع کرنے کا سبب بھی ہے۔ حضرت شیخ ابو معین نسفی جو اس فن کے امام ہیں [illegible]

[illegible] میں [illegible] مختلف [illegible]
[illegible]

4 [illegible]

[illegible]؟

الجواب من وجهين ذكرهما الطرطوشي

[illegible] الكعبة في الصلاة [illegible]
[illegible]
السجود، فكان السماء قبلة الدعاء

[illegible]
وتوفرت الدواعي عليه

(المطالب العالية [illegible] ج ۵ ص ۳۴،۳۵ [illegible])

ترجمہ اگر کوئی اعتراض کرے [illegible] تو پھر دعا کے وقت آسمان کی طرف ہاتھ اٹھانا کس مقصد کے لیے ہے؟

جواب حضرت شیخ ابو بکر محمد بن الولید اندلسی طرطوشی مالکی (المتوفی [illegible]) نے [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

وانما خصت السماء برفع الايدي اليها عند الدعاء، لانها جعلت [illegible]
[illegible]
الصلاة ولا يقال ان الله تعالى في جهة الكعبة

[illegible]

[illegible]

[illegible]
فالسماء قبلة الدعاء كالبيت قبلة الصلاة

(المطالب العالية [illegible] ج ۳ ص ۳ [illegible])

[illegible]

5 [illegible]

[illegible]

[illegible]

5.3 ۔ لفظ "أین" سے اللہ تعالیٰ کی ذات کا سوال کرنا

5.3.1 ۔ غیر مقلدین کا ایک غلط استدلال

اشکال: [illegible]

جواب: [illegible]

1 [illegible]

2 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حدثنا أبو داود الطيالسي، نا حرب بن شداد، وأبان بن يزيد [illegible]

[illegible] وهذا صحيح قد [illegible]

[illegible]

مخالفة من خالف معاوية بن الحكم في لفظ الحديث

[illegible]

[illegible]

وهذا قد روي نحوه بألفاظ مختلفة

[illegible]

[illegible] أن لا إله إلا الله وأني رسول الله قالت نعم قال أعتقها

[illegible] وهذا قد روي نحوه بألفاظ مختلفة

[illegible]

مالك في الموطأ من حديث معاوية بن الحكم [illegible]

[illegible]

رسول الله «أين الله» قالت في السماء قال «من أنا» قالت أنت [illegible]

[illegible]

[illegible] أحمد عن عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن عبد الله عن رجل من الأنصار أنه جاء بأمة له سوداء فقال يا رسول الله إن علي

عن رقبة مؤمنة قال: كنت ترى هذه مؤمنة أعتقها فقال لها: "أتشهدين أن لا إله إلا الله" قالت: نعم قال: "أتشهدين أني رسول الله" قالت: نعم. قال: "أتؤمنين بالبعث بعد الموت" قالت: نعم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "أعتقها" وهذه الرواية تدل على [illegible] [illegible] كما قال الشافعي

٧ ورواه أبو داود من حديث عون بن عبد الله بن عتبة عن أبي هريرة أن رجلا أتى النبي صلى الله عليه وسلم بجارية سوداء فقال: يا رسول الله إن علي رقبة مؤمنة فقال لها: "أين الله؟" فأشارت إلى السماء بأصبعها فقال لها: فمن أنا؟ فأشارت إلى النبي صلى الله عليه وسلم وإلى السماء يعني أنت رسول الله فقال: أعتقها فإنها مؤمنة

٧ ورواه الحاكم في المستدرك من حديث عون بن عبد الله بن عتبة حدثني أبي عن جدي فذكره

وفي اللفظ مخالفة كثيرة وسياق أبي داود أقرب إلى ما ذكره المصنف إلا أنه ليس في شيء من طرقه أنها خرساء

٧١ وفي كتاب السنة [illegible] من طريق محمد بن زيد عن يحيى بن عبد الرحمن بن حاطب عن جده حاطب [illegible] رسول الله بجارية له فقال: يا رسول الله إن علي رقبة فهل يجزئ هذه عني قال: أين ربك فأشارت إلى السماء فقال: أعتقها فإنها مؤمنة

٧ وروى أحمد وأبو داود والنسائي وابن حبان من حديث الشريد بن سويد قال: "قلت يا رسول الله إن أمي أوصت أن يعتق عنها رقبة وعندي جارية سوداء قال: "ادع بها" الحديث

٧١١ وفي الطبراني الأوسط من طريق ابن أبي ليلى عن المنهال والحكم عن سعيد عن ابن عباس أن رجلا أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: إن علي رقبة وعندي جارية سوداء أعجمية، فذكر الحديث

وهو عند أحمد من حديث أبي هريرة نحوه

(التلخيص الحبير في تخريج أحاديث الرافعي الكبير ج٣ [illegible] رقم ١٦١٩) المؤلف أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني [illegible]

[illegible]

فحدثت الرواية بالمعنى في الحديث ما تراه من الاضطراب

[illegible]

[illegible]

5 [illegible] کی روایت سے استدلال کرتے ہیں

عن عائشة [illegible]
[illegible] (ترمذی رقم ۳۱۰۹)

[illegible]

جواب: یہ حدیث بھی بہت ضعیف ہے [illegible]

[illegible]

العقیدۃ و [illegible] ص ۲۹۸ [illegible] [illegible]

في الرد على أهل التشبيه في قوله تعالى: الرحمن على العرش استوى [illegible] على العرش" کے باب نمبر 5)

[illegible] [illegible] (مشکوٰۃ بتحقیق البانی [illegible]) [illegible] ابن ماجہ بتحقیق البانی رقم ۱۸۲)۔

5 [illegible]

[illegible]

تفصیل کے لیے دیکھیے

امام ابوبکر بن العربی مالکی کی عارضۃ الاحوذی ج ۱۱ ص ۲۷۳

۲ [illegible]

طبع دار المعرفۃ بیروت ۱۳۷۹ھ)

۳ امام ابن جوزی کی دفع شبہ التشبیہ ص ۱۸۹ طبع اردن

۴ [illegible] طبع بیروت

5 قاضی عیاض کی شرح مسلم ج ۵ ص ۲۳

۱ [illegible]

ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

6 [illegible]

[illegible]

مکان کے بغیر موجود ہے۔

باب 6

عقیدہ تجسیم اُمت مسلمہ میں کیسے داخل ہوا؟ اور بعض احادیث کی تحقیق

عقیدہ تجسیم کا فتنہ

[illegible]

6.1 ۔ یہود و نصاریٰ میں عقیدہ تجسیم

[illegible]

[illegible] کتاب التجسیم والمجسمۃ وحقیقۃ عقیدۃ السلف في الصفات الإلهية ص ۲۸۹-۲۹۹)

یہود و نصاریٰ میں یہ عقیدہ [illegible] داخل ہوا تھا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عقیدہ کا سبب بن گئے۔

2 اللہ تعالیٰ [illegible] فرمائیں

[illegible] مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ (المائدہ ۶۴)

[illegible] ہے خرچ کرتا ہے۔

لقد سمع [illegible] فقير ونحن [illegible]

(آل عمران:۱۸۱)

ترجمہ اللہ تعالیٰ [illegible] دار ہیں۔

3 اللہ تعالیٰ [illegible] فرمان باری تعالیٰ ہے

ولقد خلقنا [illegible]

لغوب (ق ۳۸)

[illegible] اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا، اور ہمیں ذرا سی تھکاوٹ بھی [illegible]

جب یہود کو اس پر کوئی روک ٹوک نہیں تھی کہ معبود ایک جسم والی شے ہو تو انہوں نے بچھڑے کے جسم کی عبادت شروع کر دی۔ [illegible] تعالیٰ ہے

[illegible] ظالمين

[illegible]

[illegible] بھول گئے ہیں

5 [illegible]

6 [illegible] تو نصاریٰ ان سے بھی زیادہ تشبیہ و تجسیم والا عقیدہ رکھتے ہیں [illegible]

[illegible]

لقد كفر الذين قالوا إن الله هو المسيح ابن مريم وقال المسيح يا بني إسرائيل اعبدوا الله ربي وربكم إنه من يشرك بالله فقد حرم الله عليه الجنة ومأواه النار وما للظالمين من أنصار [illegible]

ترجمہ [illegible]

۲ [illegible]

وقالت اليهود عزير ابن الله وقالت النصارى المسيح ابن الله ذلك قولهم بأفواههم يضاهئون قول الذين كفروا من قبل قاتلهم الله أنى يؤفكون (التوبة ۳۰)

ترجمہ [illegible]

۳ [illegible]

لقد كفر الذين قالوا إن الله ثالث ثلاثة وما من إله إلا إله واحد وإن لم ينتهوا عما يقولون ليمسن الذين كفروا منهم عذاب أليم (المائدة ۷۳)

[illegible]

واعلم ان جميع اليهود في أصول التوحيد فريقان

فريق منهم المشبهة، وهم الأصل في التشبيه، وكل من كان قولا في [illegible] بالإسلام بشيء من التشبيه فقد نسج على منوالهم واحط مقالة [illegible] ولهذا قال النبي صلى الله عليه وسلم [illegible] يهود هذه الأمة، لأنهم مصدر التشبيه من اليهود

الفريق الثاني منهم هم القدرية

[illegible] الفرق بين الفرق ص ۵۱ [illegible] المحقق كمال يوسف الحوت الناشر عالم الكتب، لبنان، الطبعة [illegible]

[illegible]

٢ [illegible]

[illegible] المقدسين لله تعالى [illegible] اختلفوا في المشبهة [illegible]
[illegible] المشبهة [illegible]
[illegible]
[illegible] الأصنام والكواكب والمسيح على الله تعالى وأما
[illegible]
لا لوازم

وذكر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
فهي عبادة الأصنام كالفرع من مذهب المشبهة

(أساس التقديس في علم الكلام، ص٢٣ المؤلف أبو عبد الله محمد بن عمر بن الحسن بن الحسين التيمي الرازي الملقب بفخر الدين الرازي خطيب الري (المتوفى ٦٠٦) الناشر مؤسسة الكتب الثقافية بيروت الطبعة الأولى ١٤١٥)

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

٢ [illegible]

[illegible] أن اليهود أكثرهم مشبهة وكان بدء ظهور التشبيه في الإسلام من الروافض مثل بيان بن سمعان الذي كان يثبت لله تعالى الأعضاء [illegible] هشام بن الحكم وهشام بن سالم الجواليقي ويونس بن عبد الرحمن القمي وأبو جعفر الأحول الذي كان يدعى شيطان الطاق وهؤلاء رؤساء علماء الروافض

(اعتقادات فرق المسلمين والمشركين، ص٦٣، ٦٤ المؤلف أبو عبد الله محمد بن عمر بن الحسن بن الحسين التيمي الرازي الملقب بفخر الدين الرازي خطيب الري (المتوفى ٦٠٦) المحقق علي سامي النشار الناشر دار الكتب العلمية، بيروت)

[illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ کے لیے اعضاء اور جوارح
[illegible]
[illegible]
[illegible]

6.2:۔ یہود و نصاریٰ سے یہ فتنہ اسلام میں کیسے آیا؟

[illegible]

منتقل ہو

[illegible]

1 [illegible]

2 [illegible]

[illegible] أبو جعفر محمد بن [illegible]

[illegible] محمد زهري النجار [illegible]

[illegible] يوسف عبد الرحمن المرعشلي، الباحث مركز [illegible] الطبعة الأولى [illegible]

[illegible]

[illegible] قتادة بن النعمان دخل على أبي سعيد [illegible]

[illegible] أبو سعيد سبحان الله يا ابن أخي [illegible] صلى الله عليه وسلم، قال "إن الله [illegible] ثم رفع إحدى رجليه على الأخرى ثم قال لا [illegible] لأحد من خلقي أن يفعل هذا" فقال أبو سعيد لا جرم والله لا أفعله

[illegible]

[illegible]

[illegible]

3 [illegible]

1 [illegible]

[illegible]

4 کتاب السنہ جو حضرت عبداللہ بن الامام احمد کی ہے

[illegible] عبد الكريم بن معقل بن منبه حدثني عبد الصمد بن معقل قال سمعت وهب يقول وذكر من عظمة الله عز وجل [illegible] السماوات السبع والبحار في الهيكل وان الهيكل في الكرسي

و قدميه يعني الكرسي وهو يحمل الكرسي وقد عاد الكرسي كالنعل في قدميه

[illegible]

ہوئے ہے اور کرسی ایسے ہو جاتی ہے جیسے جوتی اس کے قدموں میں۔

[illegible] والهيكل من وراء البحر

[illegible] المؤلف ابو عبد الله احمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن اسد الشيباني [illegible] المحقق د محمد سعيد سالم القحطاني الناشر دار ابن القيم الدمام الطبعة الأولى [illegible]

[illegible]

نوٹ [illegible]

[illegible]

[illegible]

حدثنا الوليد بن ابان، حدثنا يعقوب بن سفيان، حدثنا ابو صالح، حدثني الليث، حدثني [illegible] عن سعيد بن ابي هلال ان زيد بن اسلم حدثه عن عطاء بن يسار انه قال اتى كعبا [illegible] رجل وهو في نفر، فقال يا ابا اسحاق حدثني عن الجبار [illegible] فاعظم القوم، فقال كعب [illegible] [illegible] ذلك، ثم رفع العرش فاستوى عليه، فما من السماء [illegible] وتعالى فوقهن. قال ابو صالح الحراني: الحديد [illegible]

(العظمة [illegible] المؤلف: ابو محمد عبد الله بن محمد بن جعفر بن حيان الانصاري المعروف بابي الشيخ الاصبهاني [illegible] المحقق: رضاء الله بن محمد ادريس المباركفوري الناشر: [illegible] الرياض [illegible])

[illegible]

[illegible]

[illegible]

7 [illegible]

[illegible]

حدثنا [illegible] بن [illegible] قال [illegible] حماد بن سلمة، عن عاصم ابن بهدلة، عن زر بن حبيش، عن ابن مسعود قال [illegible] خمسمائة عام [illegible] خمسمائة عام، والعرش فوق الماء، [illegible] العرش وهو يعلم ما أنتم عليه

كتاب التوحيد وإثبات صفات الرب عز وجل، [illegible] المؤلف: أبو بكر محمد بن إسحاق بن خزيمة [illegible] النيسابوري [illegible] المحقق: عبد العزيز بن إبراهيم الشهوان الناشر: مكتبة الرشد، السعودية، الرياض الطبعة: الخامسة [illegible]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود [illegible] کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے [illegible] اور کرسی کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے [illegible]

8 [illegible]

حدثنا [illegible]

[illegible] محمد بن علي [illegible] أبو الحسن الدارقطني [illegible] حدثنا محمد بن يزيد أبو كريزويه، حدثنا وهب بن جرير، حدثنا أبي، سمعت ابن إسحاق، يحدث عن يعقوب بن عتبة عن جبير [illegible] عن جده قال أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم أعرابي فقال يا رسول الله جهدت الأنفس [illegible] فاستسق الله لنا فإنا نستشفع بالله عليك وبك على الله

[illegible] إنه لا يستشفع بالله على أحد من [illegible]

[illegible] قال بيده هكذا، وقال [illegible]

[illegible] المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قايماز الذهبي [illegible] المحقق: أبو محمد أشرف بن عبد المقصود الناشر: مكتبة أضواء السلف، الرياض الطبعة: الأولى [illegible]

[illegible]

9 [illegible]

حدثنا عبد الأعلى بن حماد ومحمد بن المثنى ومحمد بن بشار وأحمد بن سعيد الرباطي، قالوا: حدثنا وهب بن جرير قال أحمد كتبناه من نسخته، وهذا لفظه قال حدثنا أبي قال سمعت محمد بن إسحاق يحدث، عن يعقوب بن عتبة عن جبير بن محمد بن جبير بن مطعم عن أبيه عن جده قال أتى رسول الله صلى الله عليه

وسلّم أعرابيٌّ فقال: يا رسول الله جُهِدت الأنفس، وضاعت العيال، ونُهِكت الأموال، وهلكت الأنعام، فاستسق الله لنا فإنا نستشفع بك على الله ونستشفع بالله عليك. قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "ويحك أتدري ما تقول؟" وسبّح رسول الله صلى الله عليه وسلم فما زال يسبّح حتى عُرف ذلك في وجوه أصحابه ثم قال: "ويحك إنه لا يُستشفع بالله على أحد من خلقه، شأن الله أعظم من ذلك، ويحك أتدري ما الله؟ إن عرشه على سماواته لهكذا" وقال بأصابعه مثل القبة عليه "وإنه ليئط به أطيط الرحل بالراكب". قال ابن بشار في حديثه: "إن الله فوق عرشه وعرشه فوق سماواته" وساق الحديث. وقال عبد الأعلى وابن المثنى وابن بشار: عن يعقوب بن عتبة وجبير بن محمد بن جبير عن أبيه عن جده. والحديث بإسناد أحمد بن سعيد هو الصحيح، وافقه عليه جماعة منهم يحيى بن معين وعلي بن المديني، ورواه جماعة عن ابن إسحاق كما قال أحمد أيضا، وكان سماع عبد الأعلى وابن المثنى وابن بشار من نسخة واحدة فيما بلغني.

قال الألباني: ضعيف [illegible]

[illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ کو آپ ﷺ کے سامنے سفارشی [illegible]

[illegible] یہاں تک کہ اس کا اثر آپ ﷺ کے صحابہ [illegible] رسول اکرم ﷺ نے فرمایا [illegible] نہیں لایا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے [illegible]

[illegible]

قلت: هذا حديث غريب جدا فرد، وابن إسحاق حجة في المغازي إذا أسند، وله مناكير وعجائب، فالله أعلم أقال النبي صلى الله عليه وسلم هذا أم لا، والله عز وجل "ليس كمثله شيء" جل جلاله وتقدست أسماؤه ولا إله غيره.

الأطيط الواقع بذات العرش من جنس الأطيط الحاصل في الرحل، فذاك صفة للرحل وللعرش، ومعاذ الله أن نعده صفة لله عز وجل، ثم لفظ الأطيط لم يأت به نص ثابت.

وقولنا في هذه الأحاديث أنا نؤمن بما صح منها وبما اتفق السلف على إمراره وإقراره، فأما ما في إسناده مقال واختلف العلماء في قبوله وتأويله فإنا لا نتعرض له بتقرير بل نرويه في الجملة ونبين حاله، وهذا الحديث إنما سقناه لما فيه مما تواتر من علو الله تعالى فوق عرشه مما يوافق آيات الكتاب.

العلو للعلي الغفار في إيضاح صحيح الأخبار وسقيمها، ص ٣٣، ٣٥، رقم ٤٣

المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قايماز الذهبي (المتوفى ٧٤٨هـ) المحقق: د محمد [illegible] بن عبد [illegible] الناشر: مكتبة أضواء السلف، الرياض الطبعة الأولى ١٤١٦هـ)

[illegible]

ليس كمثله شيء، وهو السميع البصير (الشورى ١١)

[illegible] اس کی ذات تو بہت ہی بزرگی والی ہے اور اس کے نام بہت ہی مقدس ہیں [illegible] سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

2 [illegible] ان کو اللہ تعالیٰ کی صفت [illegible] کسی ثابت شدہ نص میں ہرگز نہیں آیا ہے۔

3 ان جیسی احادیث میں [illegible] قول و فعل [illegible]

11 [illegible]

[illegible]

حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي انا مروان الدمشقي عن الليث بن سعد حدثني بكير [illegible] الأشج قال: قال لنا بسر بن سعيد [illegible] فيحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم عن كعب وحديثنا كعب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

([illegible] المؤلف: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري (المتوفى ٢٦١هـ) المحقق: د. محمد مصطفى الأعظمي الناشر: مكتبة الكوثر، المربع، السعودية الطبعة الثالثة ١٤١٠هـ)

آگے کی حدیث [illegible]

2 حدثنا أبو القاسم محمود بن عبد الله السلمي، انا أبو عبد الله إسماعيل بن عبد الغافر بن محمد بن أحمد الفارسي، انا أبو حفص عمر بن أحمد بن مسرور، ح وأخبرنا أبو القاسم زاهر بن طاهر، أنا أبو حفص بن مسرور إجازة، أنا أبو بكر محمد بن عبد الله بن محمد [illegible] مسلم بن الحجاج، نا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي، نا مروان الدمشقي، عن الليث بن سعد، حدثني بكير بن الأشج، قال: قال لنا بسر بن سعيد [illegible] مجالس أبا هريرة، فيحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ويحدث عن كعب [illegible] يجعل حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كعب، وحديث كعب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

(تاريخ دمشق ج ٦٤ ص ٣٥٩ المؤلف: أبو القاسم علي بن الحسن بن هبة الله المعروف بابن عساكر (المتوفى ٥٧١هـ) المحقق: عمرو بن غرامة

[illegible] ... ثنا كل حديث من ستة ...

٣ بكير بن الأشج، عن بسر بن سعيد، قال: "اتقوا الله، وتحفظوا من الحديث، فوالله لقد رأيتنا نجالس أبا هريرة، فيحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ويحدثنا عن كعب، ثم يقوم، فأسمع بعض من كان معنا يجعل حديث رسول الله عن كعب، ويجعل حديث كعب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم"

(سير أعلام النبلاء، ج٢ ص٦٠٦ المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قايماز الذهبي (المتوفى: ٧٤٨هـ) المحقق: مجموعة من المحققين بإشراف الشيخ شعيب الأرناؤوط الناشر: مؤسسة الرسالة الطبعة: الثالثة ١٤٠٥هـ)

[illegible] ہم سے حضرت بسر بن سعید نے فرمایا: اللہ تعالیٰ [illegible]

12 [illegible]

وقد ذكر ابن أبي حاتم وابن مردويه في تفسير هذه الآية الحديث الذي رواه مسلم والنسائي في التفسير كلاهما عن [illegible] بن جريج قال: أخبرني إسماعيل بن أمية عن أيوب بن خالد عن عبد الله بن

رافع مولى أم سلمة عن أبي هريرة قال: أخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدي فقال: خلق الله التربة يوم السبت، وخلق الجبال فيها يوم الأحد، وخلق الشجر فيها يوم الاثنين، وخلق المكروه يوم الثلاثاء، وخلق النور يوم الأربعاء، وبث فيها الدواب يوم الخميس، وخلق آدم بعد العصر يوم الجمعة في آخر ساعة من ساعات الجمعة فيما بين العصر إلى الليل

(تفسير القرآن العظيم ج١ ص٢١٥ المؤلف: أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (المتوفى: ٧٧٤هـ) المحقق: سامي بن محمد سلامة الناشر: دار طيبة للنشر والتوزيع الطبعة: الثانية ١٤٢٠هـ - ١٩٩٩م)

[illegible]

6.2.1 ۔ حافظ ابن کثیرؒ اور حافظ ابن تیمیہؒ کا نقد

وهذا الحديث من غرائب صحيح مسلم، وقد تكلم عليه علي بن المديني والبخاري وغير واحد من الحفاظ، وجعلوه من كلام كعب، وأن أبا هريرة إنما سمعه من كلام كعب الأحبار، وإنما اشتبه على

محض تر [illegible] لحصره مو [illegible] وقد [illegible] ذلك [illegible]

(تفسير القرآن العظيم، ج١ص٢١٥ المؤلف: أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي [illegible] المحقق [illegible] محمد سلامة [illegible] طيبة [illegible] الطبعة الثانية [illegible]

[illegible]

13 [illegible]

ومثله حديث مسلم [illegible] الله خلق [illegible] السبت وخلق [illegible] يوم الاحد وخلق الشجر يوم الاثنين وخلق [illegible] يوم الثلاثاء وخلق [illegible] يوم [illegible] وبث فيها الدواب يوم الخميس، وخلق آدم يوم الجمعة" فان هذا طعن فيه من هو اعلم من مسلم مثل يحيى بن معين ومثل البخاري وغيرهما وذكر [illegible] من كلام كعب الاحبار وطائفة اعتبرت صحته مثل ابي بكر ابن الانباري وابي الفرج بن الجوزي وغيرهما والبيهقي وغيره [illegible] وهذا هو [illegible] لانه قد ثبت بالتواتر [illegible] خلق السموات والارض وما بينهما في ستة ايام. وثبت ان آخر الخلق كان يوم الجمعة، فيلزم [illegible] اول الخلق يوم الاحد وهكذا هو عند اهل الكتاب وعلى ذلك [illegible] وهذا هو [illegible] في [illegible]

(مجموع الفتاوى ج١٨ص١٨، المؤلف: تقي الدين أبو العباس أحمد بن عبد الحليم بن تيمية الحراني (المتوفى ٧٢٨هـ) المحقق عبد الرحمن

[illegible] محمد [illegible] مجمع الملك فهد لطباعة المصحف [illegible]

[illegible]

[illegible]

حدثنا ابو محمد عبد الله بن يحيى بن عبد الجبار ببغداد [illegible] اسماعيل بن محمد الصفار، نا سعدان بن نصر، نا علي بن عاصم ح وأخبرنا ابو عبد الله الحافظ، وابو بكر احمد بن الحسن القاضي قالا: نا ابو العباس محمد بن يعقوب، نا يحيى بن ابي طالب، انا علي بن عاصم، انا الفضل بن عيسى، نا محمد بن المنكدر، نا جابر بن عبد الله، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال "لما كلم الله موسى يوم الطور [illegible] بغير الكلام الذي كلمه به يوم ناداه فقال له موسى: يا رب هذا كلامك الذي كلمتني به يوم ناديتني؟" قال [illegible] لا [illegible] كلمتك بقوة عشرة آلاف لسان، ولي قوة الالسنة كلها [illegible] من ذلك" فلما رجع موسى الى بني

... قالوا: "يا موسى! اسمعنا كلام الرحمن" قال: "سبحان الله ومن يطيق؟" قالوا: "فشبهه لنا" قال: "ألم تروا إلى صوت الصواعق ..." [illegible]

[illegible]

[illegible]

... علي بن غالب ... حديث في مجلس عثمان بن ...

... علي الزهري، قال: عن سليمان، حدثني ...

[illegible]

[illegible]

أخبرنا أبو محمد السُكّري [illegible] محمد [illegible]

[illegible]

عبد الرحمن بن الحارث، عن جزء بن جابر الخثعمي، عن كعب

[illegible]

كلامه قال له موسى: أي رب هذا كلامك؟ قال: لا، لو

[illegible]

شيء يشبه كلامك؟ قال: لا، وأشد خلقي شبهاً بكلامي أشد ما

تسمعون من هذه الصواعق ورواه ابن أخي الزهري عن عمه عن أبي

بكر [illegible]

[illegible]

رجل مجهول

[illegible]

اللہ تعالیٰ نے ان [illegible] والوں کے ساتھ [illegible]

[illegible]

حضرت امام بیہقیؒ اس کے بعد [illegible]

[illegible] كعب الأحبار [illegible]

عن أهلها أنهم حرفوها وبدلوها، فليس من قوله ما يلزمنا توجيهه إذا

لم يوافق أصول الدين والله أعلم

الأسماء والصفات للبيهقي، ج ۱ ص [illegible] رقم ۵۰۲ المؤلف: أحمد بن

الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي

(المتوفى ۴۵۸ھ) حققه وخرج أحاديثه وعلق عليه: عبد الله بن محمد

[illegible] الناشر: مكتبة

[illegible] المملكة العربية السعودية، الطبعة الأولى [illegible]

[illegible]

63۔ عقیدۂ تجسیم کا سبب سوءِ فہم، غفلت اور غیروں کی سازش ہے

[illegible]

1 [illegible]

2 [illegible]

3 [illegible]

۳ ... (الفتح ۱۰)

۴ ونحن اقرب إليه من حبل الوريد (سورۃ ق ۱۶)

ترجمہ اور ہم اُس کی شہ رگ سے بھی ... ہیں۔

۵ ...

... تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے۔

۶ ... إنما يبايعون الله يد الله فوق أيديهم (الفتح ۱۰)

... جو لوگ تم سے بیعت کر رہے ہیں، وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ سے ...

... ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے

نوٹ ...

على العرش يغشى الليل النهار يطلبه حثيثا والشمس ...

... جلتی ہوئی اس کو آ دبوچتی ہے اور اس نے سورج، چاند اور ستارے پیدا ...

جو سب اس کے حکم کے آگے رام ہیں۔ یاد رکھو کہ پیدا کرنا اور حکم دینا سب اسی کا کام

ہے۔ بڑی برکت والا ہے اللہ جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے"

نوٹ ... باری تعالیٰ کے خلاف ہے۔ اس سے عقیدۂ تجسیم کا اثبات

3 بعض لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی اس حدیث سے

ان الله خلق آدم على صورته

... آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر بنایا ہے۔

... باتوں سے بہت بلند اور پاک ہیں۔

... بندھے ہوئے ہیں۔ اور جو بات انہوں نے کہی ہے اس کی وجہ سے ان پر لعنت لگ

... اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ پوری طرح کشادہ ہیں۔ وہ جس طرح چاہتا

... اور یہاں کے مالک بنے ...

... خلقت بيدي (ص ۷۵)

... جو سجدہ کرنے سے اس کو جس کو میں نے اپنے دونوں

ہاتھوں (اور قدرت خاصہ) سے بنایا۔

۴ فرمان باری تعالیٰ

[illegible]

5 [illegible]

[illegible] مبسوطتان ينفق كيف يشاء (المائدة ٦٤)

[illegible]

[illegible] اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ پوری طرح [illegible]

[illegible]

7 كل شيء هالك إلا وجهه (القصص ٨٨)

[illegible] اور معدوم ہے۔

[illegible]

9 ويبقى وجه ربك ذو الجلال والإكرام (الرحمن ٢٧)

اور (صرف) تمہارے پروردگار ہی کی ذات [illegible] باقی رہے گی [illegible]

10 تجري بأعيننا جزاء لمن كان كفر (القمر ١٤)

وہ ہماری آنکھوں کے سامنے چلتی ہے

کہ اللہ تعالیٰ کے اجزاء، ابعاض اور جوارح ہیں، [illegible]

جوارح کے الفاظ کا کیا معنی ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

6 اس میں کوئی شک ہی نہیں [illegible] اور بہت سی اقوام اسلام کے [illegible] مسلمانوں سے ان کے [illegible] قرن اول کے مسلمانوں میں [illegible] بہت [illegible] اللہ تعالیٰ کے [illegible]

[illegible]

6.3.1 ۔ حضرت امام بدر الدین بن جماعۃ الشافعی کی تحقیق

[illegible] (متوفی ۷۳۳ھ) اپنی کتاب [illegible]

[illegible]

[illegible] تعالى ثم استوى على العرش [illegible] وهو معكم أينما كنتم [illegible] ومن الآيات ومن السنة ينزل ربنا كل يوم إلى سماء الدنيا [illegible] الحجر الأسود يمين الله

في الأرض [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

يليق بجلال الرب تعالى لسألوا عنه، ونحوه

وكيف لا [illegible]

[illegible]

المعولين قبل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لقوله: واقسموا إلى [illegible]

1 [illegible]

[illegible]

لما اظهر كل منهم بدعته ودعا إليه

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الباطل بحججه ودلائله

2 [illegible]

[illegible]

[illegible]

لمعاني تليق بجلال الله تعالى

[illegible]

المحدثين غير مراد وكل منهما على الحق

[illegible]

عن اهل التأويل للحاجة اليه والله اعلم

[illegible]

[illegible]

يري عن قول السلف واعتقاده

التنزيه في ابطال حجج التشبيه ص ۳۲۳ المؤلف أبو عبد الله

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کسی بھی قسم کے شک میں مبتلا نہیں

[illegible] جو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں ہیں

1 ثم استوى على العرش (الاعراف ۵۴)

ترجمہ: پھر اس نے عرش پر استوا فرمایا۔

2 [illegible]

ترجمہ: [illegible]

3 [illegible]

[illegible] (متفق علیہ، بخاری رقم [illegible] مسلم [illegible])

[illegible] عجب بات کا تعالیٰ [illegible]

4 الحجر الاسود [illegible]

رقم [illegible] ... البانی لکھتے ہیں حدیث منکر سلسلۃ الضعیفۃ رقم [illegible])

ترجمہ: حجر اسود زمین میں اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے۔

5 القلب بین اصبعین من اصابع الرحمٰن

[illegible]

[illegible] کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے۔

6 [illegible] اللہ [illegible] وجہہ

(بخاری رقم [illegible] مسلم رقم [illegible])

[illegible]

[illegible]

احادیث کے وہ معنی سمجھتے جو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں ہیں [illegible] آپ ﷺ [illegible]

بارے سوال کرتے اور بحث و تجسس بھی کرتے

[illegible]

[illegible]

پس وہ اللہ رب العزت کی صفات کے بارے میں سوال کو [illegible]

[illegible] جب اسلام دور دراز کے مختلف حصوں میں پھیل گیا اور اس

میں ایسے لوگ بھی داخل ہو گئے جو عجمی اور غیر عرب لوگ تھے جو عربی زبان و ادب کی [illegible]

[illegible] سے ناواقف تھے اس لیے معروف اور منقول عربی زبان [illegible]

[illegible]

[illegible]

اہل حق نے ان سے دو گروہوں میں ہو کر مقابلہ کیا

اہل تاویل [illegible]

[illegible] کا ظہور ہوا اور وہ اس

[illegible] اور دین کی نصرت اور اس

میں بدعتوں کے پیدا کرنے والوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور ان معانی کا رد

[illegible]

[illegible]

2 کل تفویض [illegible]

[illegible]

اختیار کیا۔ واللہ اعلم!

پھر جس کسی نے سلف صالحین کے قول کو اپنی رائے کی طرف منسوب [illegible]

[illegible]

صالحین کے قول اور ان کی راہ اعتدال سے ہٹی اور ہٹا ہوا ہو گا۔

6.3.2 ۔ حضرت امام غزالی کی تحقیق

[illegible]

[illegible]

باب 7

استواء علی العرش اور جہتِ فوق کے بارے میں نواب صدیق حسن خانؒ اور دوسرے غیر مقلدین کا عقیدہ اور اس کا ردّ

[illegible]

[illegible]

7.1۔ ایسا کہنا جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے ساتھ عرش پر مستوی ہیں

[illegible]

1 [illegible]

علا علیها علو ملک وسلطان لا علو انتقال وزوال

[illegible]

المؤلف محمد بن جرير بن يزيد بن كثير بن غالب الآملي، ابو جعفر الطبري (المتوفى ۳۱۰ھ) المحقق احمد محمد شاكر الناشر مؤسسة الرسالة الطبعة الأولى ۱۴۲۰ھ)

2 [illegible]

[illegible]

الرحمٰن علی العرش استوی (سورت طٰہٰ ۵) [illegible]

[illegible]

شیء، وانت الظاهر فلیس فوقک شیء، وانت الباطن فلیس دونک شیء (مسلم رقم [illegible])

[illegible]

8 [illegible]

[illegible] دونک شیء [illegible] لم یکن فوقه شیء ولا دونه شیء لم یکن فی مکان (کتاب [illegible])

[illegible]

9 [illegible]

10 [illegible]

[illegible]

وقد حمل قوم من المتأخرین هذه الصفة علی مقتضی الحس [illegible]

[illegible]

[illegible] صفت (مستوی علی العرش) [illegible]

[illegible]

تنبیہ [illegible] اجسام کی صفات میں سے [illegible] عرش کے اوپر جگہ پکڑنے سے متصف ہے۔ اللہ تعالیٰ [illegible] پاک ہے۔ ان اہل تشبیہ کی باتوں سے اللہ تعالیٰ بہت بلند [illegible]

[illegible]

واما استواءه تعالی علی العرش فحمله علی ظاهره من الاستقرار [illegible] علواً کبیراً

(النهر الماد ج۱ ص۸۰۵ المؤلف ابو حیان طبع دار الجنان بیروت)

ترجمہ [illegible]

13 [illegible]

لو كان الأمر على ما توهمه الجهلة من أنه استواء بالذات لأشعر
ذلك بالتغير [illegible] البارى تعالى
كان موجودا قبل العرش ومن أنصف علم أن قول من يقول "العرش
بالرب استوى" أمثل من قول من يقول "الرب بالعرش [illegible]
[illegible]
المكان وعن المحاذاة

[illegible]

14 [illegible]

إن الرحمن لم يزل والعرش محدث والعرش بالرحمن استوى

الرسالة القشيرية، ج١ ص٢٩ المؤلف: عبد الكريم بن هوازن بن عبد
الملك القشيري (المتوفى ٤٦٥هـ) تحقيق: الإمام الدكتور عبد الحليم
محمود [illegible]

[illegible]

[illegible] موجود ہے۔ عرش تو محدث ہے۔ عرش تو اللہ

[illegible]

إذا ثبت ذلك فمن جعل الاستواء في حقه ما يفهم من صفات
[illegible]
[illegible]
[illegible]
محمد بن إبراهيم بن سعد الله بن جماعة الكناني الحموي الشافعي، بدر
[illegible]

[illegible]

سير أعلام النبلاء ج١٥ ص٣٦٣ المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد
بن أحمد بن عثمان بن قايماز الذهبي (المتوفى ٧٤٨هـ) الناشر: دار
الحديث القاهرة الطبعة [illegible]

[illegible]

"بل نقول هو بذاته على العرش وعلمه محيط بكل شيء"

[illegible]

[illegible]

"لولک بذاته من [illegible]"

(العلو للعلي الغفار في ايضاح صحيح الاخبار وسقيمها [illegible]

۵۹۴ المؤلف: شمس الدين ابو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قايماز الذهبي المتوفى (۷۴۸ھ) المحقق ابو محمد اشرف بن عبد المقصود الناشر مكتبة اضواء السلف، الرياض الطبعة الاولى (۱۴۱۶ھ)

[illegible] نے اپنی عقل سے نکالا ہے

امام ابن [illegible] اسماعیل بن محمد کے حالات میں لکھتے ہیں

[illegible]

[illegible] فرحت ان المعنى صحيح، فليس لنا ان نعزه بشيء لم يأذن

[illegible]

[illegible]

(سير اعلام النبلاء، ج ۱۴ ص ۲۶۷ المؤلف شمس الدين ابو عبد الله محمد بن احمد بن عثمان بن قايماز الذهبي المتوفى (۷۴۸ھ) الناشر دار الحديث القاهرة الطبعة (۱۴۲۷ھ)

[illegible]

[illegible]

بھی ہم ایسا لفظ منہ سے نہ نکالیں جس کی [illegible]

[illegible]

17 [illegible]

[illegible] اهل السنة استوى على عرشه بذاته [illegible] العرش [illegible] عليه"

(الصواعق المرسلة في الرد على الجهمية والمعطلة، ج ۴ ص ۱۲۸۵ المؤلف محمد بن ابي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية (المتوفى ۷۵۱ھ) المحقق علي بن محمد الدخيل الله الناشر دار العاصمة، الرياض، المملكة العربية السعودية الطبعة الأولى، ۱۴۰۸ھ)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

18 [illegible]

[illegible] محقق عبد الواحد مغل نے اپنی کتاب

صفات متشابہات اور سلفی عقائد" (ص ۲۲۶ تا ۲۴۰) میں کیا ہے۔

[illegible] جہت فوق کے ساتھ اس کا تعلق

[illegible]

[illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے

[illegible] کوئی عالی شان تجلی قائم ہوا اور اس کے

[illegible] اللہ تعالیٰ عالم کے امور کی تدبیر کرتے ہیں۔ جب یہ احتمال موجود ہے اور

[illegible]

[illegible]

[illegible]

19 [illegible]

جناب رسول اللہ ﷺ نے نکیر نہیں فرمائی۔ اس [illegible]
ذات آسمانوں پر بھی عرش پر ہے درست اور حق نہیں کیونکہ

1 اس حدیث میں ذات کی قید مذکور نہیں ہے۔

2 قرآن پاک میں ہے:

وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْأَرْضِ (الانعام ۳)

3 وہ اللہ آسمانوں پر بھی ہے اور زمین پر بھی ہے۔

[illegible]

دلیل: غیر مقلدین [illegible]

1 إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ (آل عمران ۵۵)

2 بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ [illegible]

3 تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ (المعارج ۴)

4 إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ (فاطر ۱۰)

5 ءَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَآءِ (الملک ۱۶)

جواب: [illegible]
سمیت عرش کے اوپر [illegible]
سنیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ عرش [illegible]
[illegible]
[illegible]
جہت تحت میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

7.2۔ ایسا کہنا جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے جدا ہیں

[illegible] مقلد کہتے ہیں
[illegible] ذات پاک کے اعتبار سے بالائے عرش مخلوق سے جدا اور
[illegible]
تمام غیر مقلدین اسی عقیدہ کے قائل ہیں۔

جواب: [illegible] سے کی ائمہ کرام کے ان اقوال کی کیا مراد ہے

1 [illegible] ہے اللہ تعالیٰ مخلوق سے جدا ہے۔

2 بعض کا قول ہے اللہ تعالیٰ مخلوق سے جدا نہیں ہے۔

[illegible]

[illegible] تیمیہ کا قول ہے تو وہ راہ صواب سے دور چلا گیا اور
ائمہ کرام کی طرف اس قول کو منسوب [illegible] ان ائمہ کرام نے نہیں فرمایا ہے۔ لہٰذا اس
سے آپ کو بچانا چاہئے۔
حضرت امام [illegible] فرماتے ہیں

1 [illegible] ولا مماس ولا مباين [illegible]

[illegible]

2 [illegible]

[illegible]

تعالیٰ پر ان کا اطلاق جائز کیا۔

2 [illegible]

[illegible] سے بہت بلند ہے۔

7.3۔ کیا استواء علی العرش کا معنی جلوس و استقرار ہے؟

1 [illegible]

ولا تنكروا الله قاعدا ولا تنكروا الله يقعده

(بدائع الفوائد ج [illegible] المؤلف محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية (المتوفى [illegible]) الناشر دار الكتاب العربي، بيروت، لبنان)

[illegible]

2 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جو استواء بمعنی استقرار و قعود [illegible] کوئی حرج نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے [illegible]

[illegible]

[illegible] اس سلسلے میں پوری بحث ملاحظہ فرمائیں

[illegible] انه إذا وصف بالاستواء على العرش كان استواؤه [illegible] على ظهر [illegible] كقعوده [illegible]

من السفن والأنعام ما تركبون، لتستووا على ظهوره، فيتخيل أنه إذا كان مستويا على العرش كان محتاجا إليه كحاجة المستوي على الفلك والأنعام، فلو غرقت السفينة لسقط المستوي عليها، ولو عثرت الدابة لخر المستوي عليها، فقياس

هذا أنه لو عدم العرش لسقط الرب تبارك وتعالى، ثم يريد بزعمه أن ينفي هذا فيقول: ليس استواؤه بقعود ولا استقرار

ولا يعلم أن مسمى القعود والاستقرار يقال فيهما ما يقال في مسمى الاستواء، فإن كانت الحاجة داخلة في ذلك فلا فرق بين الاستواء والقعود والاستقرار، وليس هو بهذا المعنى مستويا ولا مستقرا ولا قاعدا، وإن لم يدخل في مسمى ذلك إلا ما يدخل في مسمى الاستواء فإثبات أحدهما ونفي الآخر تحكم

وقد علم أن بين مسمى الاستواء والاستقرار والقعود فروقا معروفة، ولكن المقصود هنا أن يعلم خطأ من ينفي الشيء مع إثبات نظيره

وكان هذا الخطأ من خطئه في مفهوم استوائه على العرش حيث ظن أنه مثل استواء الإنسان على ظهور الأنعام والفلك

وليس في هذا اللفظ ما يدل على ذلك، لأنه أضاف الاستواء إلى نفسه الكريمة، كما أضاف إليه سائر أفعاله وصفاته، فذكر أنه خلق ثم استوى، كما ذكر أنه قدر فهدى، وأنه بنى السماء بأيد، وكما ذكر أنه مع موسى وهارون يسمع ويرى، وأمثال ذلك. فلم يذكر استواء مطلقا يصلح للمخلوق، ولا عاما يتناول المخلوق، كما لم يذكر مثل ذلك في سائر صفاته، وإنما ذكر استواء أضافه إلى نفسه الكريمة فلو قدر -على وجه الفرض الممتنع- أنه هو مثل خلقه -تعالى الله عن ذلك- لكان استواؤه مثل استواء خلقه، أما إذا كان هو ليس

مثل خلقه، بل قد علم أنه غني عن الخلق، وأنه الخالق للعرش ولغيره، وأن كل ما سواه مفتقر إليه، وهو الغني عن كل ما سواه، وهو لم يذكر إلا استواء يخصه، لم يذكر استواء يتناول غيره ولا يصلح له، كما لم يذكر في علمه وقدرته ورؤيته وسمعه وخلقه إلا ما يختص به، فكيف يجوز أن يتوهم أنه إذا كان مستويا على العرش كان محتاجا إليه، وأنه لو سقط العرش لخر من عليه، سبحانه وتعالى عما يقول الظالمون والجاحدون علوا كبيرا

هل هذا إلا جهل محض وضلال ممن فهم ذلك أو توهمه أو ظنه ظاهر اللفظ ومدلوله، أو جوز ذلك على رب العالمين الغني عن المخلوقات؟ بل لو قدر أن جاهلا فهم مثل هذا أو توهمه لبين له أن هذا لا يجوز، وأنه لم يدل اللفظ عليه أصلا، كما لم يدل على نظائره في سائر ما وصف به الرب نفسه

فلما قال سبحانه وتعالى: "والسماء بنيناها بأيد" فهل يتوهم متوهم أن بناءه مثل بناء الآدمي المحتاج الذي يحتاج إلى زنبيل ومجارف وأعوان وضرب لبن وجبل طين؟

ثم قد علم أن الله تعالى خلق العالم بعضه فوق بعض، ولم يجعل عاليه مفتقرا إلى سافله، فالهواء فوق الأرض وليس مفتقرا إلى أن تحمله الأرض، والسحاب فوق الأرض وليس مفتقرا إلى أن تحمله، والسموات فوق الأرض وليست مفتقرة إلى حمل الأرض لها، فالعلي الأعلى رب كل شيء ومليكه إذا كان فوق جميع خلقه كيف يجب أن يكون محتاجا إلى خلقه أو عرشه؟ أو كيف يستلزم علوه على خلقه هذا الافتقار، وهو ليس بمستلزم في المخلوقات؟ وقد علم أن ما ثبت للمخلوق من الغنى عن غيره فالخالق سبحانه أحق به وأولى

[illegible] حقیقۃ الجمع [illegible]

والشرع، ص ۸۵۲۸، المؤلف: تقي الدين أبو العباس أحمد بن عبد الحليم

بن عبد السلام بن عبد الله بن أبي القاسم بن محمد ابن تيمية الحراني

[illegible] محمد [illegible]

الناشر: مكتبة العبيكان، الرياض، الطبعة السادسة [illegible]

7.3.1۔ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کی تحقیق

اللہ تعالیٰ کی صفات وافعال کے متعلق [illegible]

[illegible]

[illegible] بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ

[illegible]

[illegible] قرآن دونوں مواقع میں استعمال کی [illegible]

[illegible]

[illegible] یعنی وہ خاص علم جو رویت بصری سے حاصل ہوا [illegible]

[illegible]

[illegible] وتخلوق کے خواص میں سے ہیں اور جن سے اللہ

تعالیٰ [illegible] اعتقاد رکھنا ہوگا کہ ابصار (دیکھنے) کا مبدا اس کی ذات

[illegible]

[illegible] ہیں؟

[illegible]

[illegible] (کل طولیات وطفیات) کو پیدا

[illegible] وتشبیہات تصرفات کا حق

[illegible]

[illegible] ہم تم کو بھی دھیان نہیں

ثم استوى على العرش [illegible]

[illegible]

إن ربكم الله الذي خلق السماوات والأرض في ستة أيام ثم استوى على العرش [illegible] والنجوم مسخرات بأمره ألا له الخلق والأمر [illegible]

[illegible]

ثم استوى على العرش کے بعد [illegible]

[illegible]

ہیں جو حق جل مجدہ کی صفت مخلوقین اور سمات حدوث [illegible]

ہے؟ اس کا جواب دیں ہے

[illegible]

ليس كمثله شيء وهو السميع البصير (الشورى)

[illegible]

74 ۔ اللہ تعالیٰ کی صفت استواء متشابہات میں سے ہے

[illegible]

741 ۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کی تحقیق

سوال: کیا یہ مسئلہ متشابہات میں داخل ہے

جواب: [illegible]

هو الذي أنزل عليك الكتاب منه آيات محكمات هن أم الكتاب [illegible] ابتغاء الفتنة وابتغاء تأويله وما يعلم تأويله إلا الله والراسخون في العلم يقولون آمنا به كل من عند ربنا وما يذكر إلا أولو الألباب

[illegible]

[illegible]

... بعض الصفات الخبرية من الاستواء واليد و ... في السماء الدنيا والضحك والتعجب وامثالها من المتشابه ومذهب السلف والأشعري رحمه الله تعالى من اعيانهم كما ابان عن حاله الإبانة - انها صفات ثابتة وراء العقل ما كلف الا اعتقاد ثبوتها مع اعتقاد عدم التجسيم والتشبيه لئلا يضاد النقل العقل وذهب الخلف الى تاويلها، الخ

- المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني ج ٣ ص ٩٥ المؤلف شهاب الدين محمود بن عبد الله الحسيني الآلوسي (...) المحقق علي عبد ... [illegible]

[illegible]

... باعتبار اصل حق کے، اور جنھوں نے ... باعتبار کیف معنی کے ... [illegible]

مذہب اور امام ابو الحسن اشعری ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

ثم ... لا يجعلون به علما، وفوضوا علمه إلى الله تعالى، مع القول بغاية التنزيه والتقديس له تعالى شانه

- المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني ج ٣ ص ١١ المؤلف شهاب الدين محمود بن عبد الله الحسيني الآلوسي (...) المحقق علي عبد الباري عطية الناشر دار الكتب العلمية ...

[illegible]

... باعتبار اصل حق کے، اور جنھوں نے ... باعتبار کیف معنی کے تو ... [illegible]

[illegible]

نعم لو قيل إن تصوير العظمة على هذا الوجه دال على ... عير مستقل ... المتشابه الذي دلت الآية عليه ويجب الإيمان به كان حسنا، وجمعا بين ما عليه السلف ومشى عليه الخلف وهو الذي يجب ان يعتقد ... لا ... العريض ... حتى ... لام

لاسمعربه كتوب بيهودية أعاذنا الله تعالى من ذلك

(روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني ج٣ ص[illegible] المؤلف: شهاب الدين محمود بن عبد الله الحسيني الآلوسي (المتوفى: ١٢٧٠هـ) المحقق: علي عبد الباري عطية الناشر: دار الكتب العلمية بيروت الطبعة الأولى ١٤١٥هـ)

[illegible]

[illegible]

[illegible] ومساواة [illegible] فلا بد فيه في إفهامنا معانيه من [illegible] يستقصر من أن يسمى بتلك الأسماء المشتهرة عندنا فيسمى عندنا مثلا [illegible] لا دراة ولا قلما، وقسم ليس كذلك وهو المشار إليه بقوله صلى الله تعالى عليه وسلم: أو استأثرت به في علم الغيب عندك، فقد يذكر له أسماء مشوقة لأن منه [illegible] للإنسان تكامل فيه بحسب مطرين التحلي وتحقق فيه كرتبة [illegible] ونحو ذلك من المجليات مع المعاني والشهود الوجداني بتنزهه تعالى عن كل كمال يتصوره الإنسان ويحيط به فضلا عن نقص.

[illegible]

کبھی ان صفات کو ذکر کیا جاتا ہے جیسے "ید" "نزول" "مجیء" "قدم" وغیرہ۔ یہ تجلیات علم ربانی اور وجدانی شہود کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہر اس کمال سے بلند سمجھتا ہے جہاں تک انسان کا تصور و خیال پہنچ سکتا ہے اور اس کو نقص و عیب سے منزہ سمجھتا ہے۔

☆ مگر صاحب روح المعانی نے مناسبت وعدم مناسبت کی کوئی وجہ بیان نہیں کی۔ میرے ذہن میں صفات قسم اول کی مناسبت کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ علم وقدرت وغیرہ اپنے حقیقی مفہومات متبادرہ کے اعتبار سے مادیت کو مقتضی نہیں اور "ید وقدم" وغیرہ مادیت کو مقتضی ہیں۔ قسم اول تنزیہ کے منافی نہیں اور دوسری قسم اس کے منافی ہے۔ واللہ اعلم۔ (بوادر النوادر ص ۹۱۵ جلد ۲ طبع ادارہ اسلامیات لاہور)

7.5: نواب صدیق حسن خان کا ضعیف احادیث سے استدلال

نواب صدیق حسن خان نے اپنے عقیدہ کے اثبات میں جن احادیث سے استدلال کیا ہے:

1 جمعہ کے دن کی فضیلت سے متعلق مروی ہے:
یوم جمعہ وہی دن ہے جس دن تیرا برکت والا رب عرش پر بلند ہوا (رواہ الشافعی فی مسندہ)
اس حدیث میں استواء کی کمال صراحت ہے، بلکہ اس میں استواء کے دن کی قید بھی مذکور ہے۔ (مجموعہ رسائل عقیدہ ج ۳ ص ۱۳۵)

تنبیہ جس حدیث پر یہاں عقیدہ کا مدار ہے۔ اسی کتاب کے محشی نے بھی خود ہی لکھ دیا ہے کہ اس کی سند میں "ابراہیم بن محمد" راوی انتہائی ضعیف ہے۔

1 سنن ابی داود کی یہ حدیث نقل کی ہے:
تجھ پر افسوس ہے! کیا تو جانتا ہے کہ اللہ کی کیا شان ہے؟ بلاشبہ اس کا عرش اس کے

آسمانوں پر اس طرح ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں سے قبے کی سی شکل بنائی اور فرمایا: بے شک عرش الٰہی چرچراتا ہے جیسے پالان اپنے سوار سے چرچراتا ہے۔

☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرش الٰہی تمام آسمانوں کو محیط ہے اور اللہ تعالیٰ عرش پر ہے۔ یہ حدیث گویا آیت استواء کی تفسیر ہے۔ (مجموعہ رسائل عقیدہ ج ۳ ص ۱۳۵)

تنبیہ خود محشی نے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اس کی سند میں "جبیر بن محمد" مستور اور ضعیف ہے۔

۳ حدیث جس میں ان بکریوں کا ذکر ہے جس پر عرش رکھا گیا ہے۔ اس حدیث میں آسمانوں کی تحتی حد و مسافت بیان کرنے کے بعد فرمایا:
پھر اللہ اس سے اوپر ہے۔

☆ اس حدیث میں بھی جہت فوق اور استواء کی کمال صراحت ہے۔
(مجموعہ رسائل عقیدہ ج ۳ ص ۱۳۵، ۱۳۶)

تنبیہ محشی نے یہاں بھی فرمایا ہے کہ اس کی سند میں "عبداللہ بن عمیرہ" ضعیف ہے اور سلسلہ سند میں انقطاع ہے۔ نیز اس کی سند میں "سماک بن حرب" بھی اختلاط ہے۔ لہٰذا یہ حدیث ضعیف ہے۔

نوٹ ان دونوں احادیث پر مفصل تحقیق میری دوسری کتاب "القرينة في الرد على أهل التشبيه في قوله تعالى الرحمن على العرش استوى" "استواء علی العرش" کے باب نمبر 5 میں بیان کردی گئی ہے۔

۱۷ اسی طرح کے عقائد نواب صدیق حسن خان نے ایک دوسری کتاب "قطف الثمر في بيان عقيدة أهل الأثر" لکھی ہے۔ یہاں صرف ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے:

۱ وقد ثبت بالأدلة الصحيحة أن الله خلق سبع سماوات بعضها فوق بعض، وسبع أرضين بعضها أسفل من بعض، وبين الأرض العليا والسماء الدنيا مسيرة خمسمائة عام وبين كل سماء إلى سماء مسيرة خمسمائة عام والماء فوق السماء العليا السابعة وعرش الرحمن عز وجل فوق الماء، والله عز وجل على العرش والكرسي موضع

قدميه.

٢ وهو على العرش فوق السماء السابعة، دونه "حجب من نار ونور وظلمة" وما هو أعلم به.

٣ فإن احتج مبتدع ومخالف بقول الله عز وجل: "وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ" (ق:١٦)، وبقوله: "مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَى مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا" (المجادلة:٧) ونحو هذا من متشابه القرآن فقل إنما يعني العلم لأن الله عز وجل فوق السماء السابعة العليا يعلم ذلك كله وهو بائن من خلقه، لا يخلو عن علمه مكان، وليس معنى ذلك أن الله في جوف السماء، وأن السماء تحصره وتحويه فإن هذا لم يقله أحد من سلف الأمة وأئمتها بل هم متفقون على أن الله فوق سماواته على عرشه، بائن من خلقه ليس في مخلوقاته شيء من ذاته، ولا في ذاته شيء من مخلوقاته.

(قطف الثمر في بيان عقيدة أهل الأثر، ص٣٥، ٣٦، المؤلف: أبو الطيب محمد صديق خان بن حسن بن علي ابن لطف الله الحسيني البخاري القِنَّوجي (المتوفى ١٣٠٧هـ)، الناشر: وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد، المملكة العربية السعودية، الطبعة: الأولى، ١٤٢١هـ)

ترجمہ: دلائل سے یہ ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کو بنایا جو ایک دوسرے کے اوپر ہیں۔ اور سات زمینوں کو بھی بنایا جو ایک دوسرے کے لحاظ سے نیچے ہیں۔ اوپر والی زمین اور آسمان دنیا کے درمیان فاصلہ پانچ سو سال کی مسافت کا ہے۔ ہر آسمان کا دوسرے آسمان کے لحاظ سے پانچ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ اوپر والے ساتویں آسمان کے اوپر پانی ہے۔ پانی کے اوپر رحمٰن عزوجل کا عرش ہے۔ اللہ عزوجل عرش پر ہیں اور کرسی اس کے قدموں کی جگہ ہے۔

٢ اور وہ اللہ تعالیٰ ساتویں آسمان کے اوپر عرش پر ہیں۔ اس کے نیچے آگ، نور اور ظلمت

کا حجاب ہے۔ اور وہ کچھ ہے جس کو وہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

تنبیہ: جیسا کہ پچھلے باب میں یہ بیان کر دیا گیا کہ یہ عقیدہ تجسیم یہود و نصاریٰ سے اخذ کیا گیا ہے۔ یہ مضامین یہود و نصاریٰ میں سے مسلمان ہونے والے لوگوں، خصوصاً حضرت کعب احبار نے بیان کیے تھے۔ بعض راویوں کے سوءِ فہم اور غفلت کے سبب یہ مرفوع یا موقوف اقوال بنا دیے گئے۔ محدثین کرام میں سے محتاط علماء خصوصاً حضرت امام بخاری نے اس پر تنبیہ بھی کر دی ہے۔ لہٰذا عقائد کے معاملے میں ان سے بالکلیہ اجتناب ضروری ہے۔

6.7: نواب صدیق حسن خانؒ کا ضعیف اقوال سے استدلال

١ نواب صدیق حسن خانؒ نے اپنے مسلک کی تائید میں امام ابن خزیمہ کا قول نقل کیا ہے۔ جو کوئی اس بات کا اقرار نہ کرے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے جدا ساتوں آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر ہے تو وہ کافر ہے۔ اس سے توبہ کروائیں۔ اگر وہ توبہ کر لے تو بہت اچھا ورنہ اس کی گردن مار دیں۔ (مجموعہ رسائل عقیدہ ج ٣ ص ١٣٩)

تنبیہ: امام ابن خزیمہ کا یہ عقیدہ اور اس کے علاوہ کئی عقائد جو جمہور امت سے ہٹ کر ہیں، ان کی مفصل تحقیق اور ان کا اپنے عقائد پر نادم ہونا میری دوسری کتاب "اَلتَّنْزِيْهُ فِي الرَّدِّ عَلَى عَقَائِدِ أَهْلِ التَّجْسِيْمِ وَالتَّشْبِيْهِ: "صفات متشابہات اور غیر مقلدین کے عقائد" کے باب نمبر 4 میں بیان کر دیا گیا ہے۔

٢ نواب صاحبؒ نے (مجموعہ رسائل عقیدہ ج ٣ ص ١٣٥، ١٣٦) لکھا ہے کہ امام رازیؒ نے کہا ہے: "میں اللہ تعالیٰ .... تو وہ میرے پہچاننے کی طرح پہچان لے گا"۔

اس سے شاید یہ تاثر دے رہے ہیں کہ حضرت امام فخر الدین رازیؒ مفسر قرآن نے یوں کہا ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ امام رازیؒ نے تو عقیدہ تشبیہ و تجسیم کے خلاف اپنی

تفسیر میں بہت ہی مفصل کلام کیا ہے۔ اور اپنی کتاب اساس التقدیس تو اسی عقیدۂ تجسیم وتشبیہ کے رد میں ہی لکھی ہے۔ محشی نے حاشیہ میں اس کے حوالہ کے لیے کتاب العلو امام الذہبیؒ (ج ۱ ص ۱۸۷ تا ۱۸۹) کا حوالہ دیا ہے۔ وہاں بیان کردہ مضمون بالکل نہیں ہے۔ وہاں امام ابوزرعہ رازیؒ کے اقوال ہیں جن میں یہاں بیان کردہ عقیدہ بالکل نہیں ہے۔

iii سید محمد یوسف بلگرامیؒ نے لکھا ہے: اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے ساتھ عرش پر ہیں۔ یہی جمہور محدثین کا مذہب ہے۔ (مجموعہ رسائل عقیدہ، ج ۳ ص ۱۴۲)

تنبیہ یہاں کس طرح جمہور اُمت کے خلاف عقیدہ اپنایا گیا ہے۔ اس میں "بذاتہ" (اپنی ذات کے ساتھ) کی قید خودساختہ اور جمہور اُمت کے خلاف ہے۔ کیسی صراحت سے عقیدۂ تجسیم کا اقرار کرلیا ہے۔ تفصیل کے لیے اسی باب نمبر کا حصہ 7.1 اور 7.2 ملاحظہ فرمائیں۔

نوٹ نواب صاحبؒ نے اس طرح کے بے شمار چیزیں لکھ دی ہیں۔ یہاں اتنے پر ہی اکتفاء کیا جاتا ہے۔

نواب صاحبؒ نے اپنے جملہ عقائد شیخ عثمان بن سعید السجزی دارمی (المتوفی ۲۸۲ھ)، شیخ عبداللہ بن امام احمدؒ (المتوفی ۲۹۰ھ)، شیخ ابن خزیمہؒ (المتوفی ۳۱۱ھ)، حافظ ابن تیمیہؒ (المتوفی ۷۲۸ھ) اور حافظ ابن قیمؒ (المتوفی ۷۵۱ھ) کی کتابوں سے اخذ کیے ہیں۔ ان کی مفصل تفصیل اور ان کا رد میری دوسری کتاب: **اَلتَّفْرِيْقَةُ فِي الرَّدِّ عَلٰى عَقَائِدِ أَهْلِ التَّجْسِيْمِ وَالتَّشْبِيْهِ**: "صفات متشابہات اور غیر مقلدین کے عقائد" میں مذکور ہے۔

وهذا آخر ما اوردته. ربنا تقبل منا. انك انت السميع العليم. وتب علينا. انك انت التواب الرحيم. وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وعلى آله واصحابه اجمعين

اعجاز احمد اشرفی

منگل، ۱۵۔ صفر ۱۴۳۶ھ بمطابق ۸۔ دسمبر ۲۰۱۴ء

دار النعیم

0301-4441805